مَنْ يُّرِدِ اللّٰهُ بِهٖ خَيْرًا يُّفَقِّهْهُ فِي الدِّيْنِ

اللہ تعالیٰ جس کی بھلائی چاہتا ہے اس کو دین میں سمجھ عطا کرتا ہے

لڑکے اور لڑکیوں کے لیے

ابتدائی تعلیم، نماز و روزے کے طریقے

اور ضروری مسائل کا بہترین مجموعہ

اول

احکام شافعی

مصنف

شیخ سالم بن سمیر الحضری

باہتمام

امامِ شافعی فاؤنڈیشن ممبئی

سلسلۂ اشاعت ۱۶

کتاب کا نام	:	احکام شافعی (اول، دوم)
تالیف	:	شیخ سالم بن سمیر الحضری (اول)
		عزان بن عبود جابری، حیدر آباد (دوم)
اشاعت اول	:	۱۴۱۸ھ
اشاعت دوم	:	۱۴۲۹ھ، ۲۰۰۸ء
کمپوزنگ	:	واجد علی علیمی ممبئی امام پوری 9224185819
صفحات	:	۹۶
تعداد	:	ایک ہزار (۱۰۰۰)
قیمت	:	۳۰/روپے
باہتمام	:	امامِ شافعی فاؤنڈیشن ممبئی

کتاب ملنے کے پتے

۱۔ دفتر امام شافعی فاؤنڈیشن۔ 4/7 امیر باغ نمبر۲، چیمبور ممبئی۔۸۹ 9892204755

۲۔ مفتی عصمت بوبیرے، کھاتی میٹی لین، بوبیرے منزل، کلیان، ضلع تھانہ۔

۳۔ نیو سلور بک ایجنسی 14 محمد علی روڈ، بھنڈی بازار، ممبئی۔۳۔

۴۔ اقراء بکڈپو، محمد علی روڈ، ممبئی۔۳، ۵۔ ناز بکڈپو، بھنڈی بازار، ممبئی۔۳

عرض ناشر

نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

وعلی آلہ واصحابہ اجمعین

امابعد۔اللہ جس کے ساتھ بھلائی چاہتا ہے اسے دین میں فقیہ بناتا ہے۔فقہ ایک عظیم الشان اور اہم علم ہے جو انسانی زندگی کے تمام شعبوں پر محیط ہے۔اسی پر عبادت کی صحت کا دارومدار۔معملات کی درستی کا انحصار ہے۔اس لئے علم فقہ جاننا ہر مسلمان مرد عورت پر فرض ہے تا کہ ان کی عبادات و معاملات صحیح ہوں۔انہیں حرام وحلال کی تمیز حاصل ہو۔وہ خدا اور رسول ﷺ کے احکام کے موافق عمل کرسکیں۔ ملت اسلامیہ میں علوم دینیہ سے غفلت بڑھتی جارہی ہے۔یہاں تک کے علوم شریعت سے ناواقفیت کے باعث ادائیگی فرائض وتقاضۂ دین و مذہب کی تکمیل عوام الناس کیلئے مشکل ہو چکی ہے اس کی ایک اہم وجہ یہ ہے کہ اردو، ہندی زبان میں دینی کتب خصوصاً فقہ شافعی کی کتابیں کمیاب ہیں جب کہ عربی زبان میں شافعی فقہ کی کتابوں کا ذخیرہ ہزاروں کی تعداد میں موجود ہیں۔اسی ضرورت کے پیش نظر مسلک شافعی کی ترویج واشاعت کیلئے چند اصحاب خیر نے جمادی الآخر ۱۴۲۷ھ میں ایک انجمن کی بنا ڈالی اور اس کا نام ''امام شافعی فاؤنڈیشن'' تجویز کیا گیا اسکے اغراض ومقاصد میں اشاعتِ دینیہ خصوصاً مسلکِ شافعیہ کی ترویج واشاعت کا کام کیا جائے۔

سفینۃ النجا ایک مختصر سا معتبر رسالہ ہے۔ جسے شافعیوں کے پاس قبولِ عام شہرتِ تمام حاصل ہے۔ترجمہ میں مندرجہ ذیل امور ملحوظ ہیں۔ترجمہ بطور سوال وجواب ہے تا کہ مبتدی کو مسائل کے سمجھنے اور ازبر کرنے میں آسانی ہو۔حتی الامکان عبارت سلیس لکھی گئی ہے تا کہ مطلب سمجھنے میں دقت نہ ہو۔اصل عبارت میں زیادتی کی ضرورت لاحق ہوتی ہے تو زائد عبارت قوسین میں لکھی گئی ہے تا کہ اصلیت فوت نہ ہو۔احکام شافعی دوم یہ رسالہ فقہ شافعی سے ماخوذ ہے جو کمی سفینۃ النجا میں رہ گئی تھی اس کو پورا کرنے کی کوشش کری گئی ہے۔ دوسرے حصے کے ہر مضمون کے اخیر میں سوالات دیئے گئے ہیں تا کہ بچوں کو دونوں طریقے سے مسائل معلوم کرنے میں آسانی ہو مزید خداوند کریم سے دعا ہے کہ وہ ہماری اس ناچیز محنت کو قبول فرمائے اور اس سے مسلمان بھائیوں کو فائدہ پہنچائے اور آئندہ ان کاموں میں مدد و نصرت فرمائے اور ہر مشکل کو آسان کرے۔

طالبِ دعا

قاضی اشفاق احمد قاسم ٹھاکر شریفی شافعی

9892204755

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اللہ کے نام سے شروع جو بہت مہربان نہایت رحم والا

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَ بِهٖ نَسْتَعِیْنُ عَلٰی اُمُوْرِ الدِّیْنِ وَالدُّنْیَا وَصَلَّی اللّٰهُ وَسَلَّمَ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ. خَاتَمِ النَّبِیِّیْنَ وَآلِهٖ وَصَحْبِهٖ اَجْمَعِیْنَ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ O

سب تعریف اللہ کے لئے ہے جو تمام جہاں کا پروردگار ہے اور ہم دنیوی و دینی کاموں میں اسی سے مدد چاہتے ہیں اور اللہ سیدنا محمد پر رحمت وسلام بھیجے جو (تمام) انبیاء کے ختم کرنے والے ہیں۔ اور آپ کے تمام آل واصحاب پر (بھی) اللہ کی مدد کے بغیر کوئی قوت وطاقت نہیں ہے جو بلند بزرگ ہے۔

سوال۔ ارکان اسلام کتنے ہیں بیان کرو۔

جواب۔ ارکان اسلام پانچ ہیں۔ ۱) شَهَادَةُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ. یعنی اس بات کی گواہی دینا کہ اللہ ہی عبادت کے لائق ہے اور سیدنا محمد ﷺ اللہ کے رسول ہیں۔

۲) اِقَامُ الصَّلٰوةِ. یعنی نماز قائم کرنا (پابندی سے)۔

۳) اِیْتَآءُ الزَّکٰوةِ. یعنی زکوٰۃ دینا۔

۴) صَوْمُ رَمَضَانَ. یعنی رمضان کے روزے رکھنا۔

۵) حَجُّ الْبَیْتِ مَنِ اسْتَطَاعَ اِلَیْهِ سَبِیْلاً. یعنی کعبہ شریف تک جانے کی قدرت ہو تو حج کرنا۔

سوال۔ ارکان ایمان کتنے ہیں بیان کرو۔

جواب۔ ارکان ایمان سات ہیں۔ (۱) اللہ پر ایمان لانا (۲) اللہ کے فرشتوں پر ایمان لانا (۳) اس کی کتابوں پر ایمان لانا (۴) اس کے رسولوں پر ایمان لانا (۵) قیامت کے دن پر ایمان لانا (۶) تقدیر پر ایمان لانا یعنی یہ ماننا کہ بھلائی برائی اللہ کے حکم واجازت سے ہے۔ (۷) مرنے کے بعد زندہ ہونا۔

سوال۔ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ کے معنی بیان کرو۔

جواب۔ اللہ کے سوا کوئی برحق معبود موجود نہیں ہے۔

سوال۔ بالغ ہونیکی کتنی علامتیں ہیں بیان کرو۔

جواب۔ بالغ (یا جوان) ہونے کی علامتیں تین ہیں (۱) بچہ یا بچی کی عمر پورے پندرہ سال کی ہونا (۲) بچہ یا بچی کو نو سال کی عمر میں احتلام ہونا (ایسا خواب دیکھنا جس میں منی نکلے) (۳) نو سالہ بچی کو حیض آنا۔ (یعنی ایام جاری ہونا۔)

سوال۔ پاخانے پیشاب کے بعد پتھر ڈھیلے سے نجاست دور کرنے کی کتنی شرطیں ہیں بیان کرو۔

جواب۔ آٹھ شرطیں ہیں۔ (۱) پتھر (کم از کم) تین ہوں (۲) مقام (نجاست سے) پاک ہوجائے (ورنہ پتھر زیادہ لے) (۳) نجاست نہ سوکھے (۴) (نجاست) دوسری جگہ نہ لگے (۵) نجاست پر دوسری نجاست نہ گرے (۶) پاخانہ اپنی حد سے اور پیشاب سرِ ذکر سے باہر نہ ہو (۷) نجاست کو پانی نہ لگے (۸) پتھر پاک ہوں۔ نوٹ: ان شرائط کے پورا ہونے پر پانی نہ لے تو مضائقہ نہیں مگر پانی کا استعمال سنت ہے۔

پائخانہ کے آداب: پاخانے میں جاتے وقت جوتا پہننا، سرڈھانکنا۔ بائیں پیر سے

داخل ہونا سیدھے پیر سے نکلنا، اپنے ساتھ اللہ کا ذکر المعظم نام نہ لیجانا، داخل ہونے کے پہلے یہ دعا پڑھنا۔ بِسْمِ اللّٰہِ اَللّٰھُمَّ اِنِّی اَعُوْذُبِکَ مِنَ الْخُبُثِ وَالْخَبَائِثِ ((میں اللہ کے نام سے داخل ہوتا ہوں یا اللہ میں شیطان اور شیطانیوں سے تیری پناہ چاہتا ہوں۔ باہر نکلنے کے بعد یہ دعا پڑھنا اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ اَذْھَبَ عَنِّی الْاَذٰی وَعَافَانِیْ ۔(سب تعریف اللہ کے لئے ہے جس نے مجھ سے تکلیف دور کی اور مجھے آرام بخشا) یہ سب باتیں سنت ہیں۔ میدان میں پیشاب یا پاخانہ کے وقت قبلہ کی طرف منہ یا پیٹھ کرنا حرام ہے۔ پاخانہ (Toilet) میں حرام نہیں ہے کھڑے رہے اس وقت چوتڑ کا جو حصہ نظر نہ آئے وہ پاخانہ کی حد ہے۔

سوال۔ وضو کے فرض کتنے ہیں بیان کرو۔

جواب۔ وضو کے فرض چھ ہیں۔ (۱) چہرہ دھوتے وقت نیت کرنا وضو کی نیت نَوَیْتُ فَرْضَ الْوُضُوْءِ میں فرض وضو کی نیت کرتا ہوں (۲) منہ دھونا ایک کان سے دوسرے کان تک اور سر کے بال سے تھوڑی کے نیچے تک۔ (۳) دونوں ہاتھ کہنیوں سمیت دھونا (۴) کچھ سر کا مسح کرنا (۵) دونوں پاؤں ٹخنوں سمیت دھونا (۶) ترتیب۔

سوال۔ وضو کی سنتیں بیان کرو۔

جواب۔ وضو کی سنتیں یہ ہیں۔ قبلہ کی طرف منہ کرنا۔ تعوذ (اعوذ باللہ) اور بسم اللہ پڑھنا۔ وضو کی سنتوں کی نیت کرنا۔ ہاتھ پہنچوں تک دھونا۔ کلی اور مسواک کرنا۔ ناک میں پانی لینا۔ تمام سر کا مسح کرنا۔ کانوں کا مسح اندر باہر سے کرنا۔ اعضاء پر ہاتھ پھیرنا۔ گھنی داڑھی کا خلال اور ہاتھوں اور پاؤں کے انگلیوں کا خلال کرنا۔ ہاتھ کے ساتھ بازو کا اور پاؤں کے ساتھ پنڈلی کا کچھ حصہ دھونا۔ دائیں کو پہلے بائیں کو بعد کرنا۔ وضو پے در پے کرنا یعنی ایک

عضو سوکھنے کے پہلے دوسرا دھونا۔ ہر کام تین بار کرنا۔ وضو کے بعد یہ دعا پڑھنا۔

اَشْھَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ وَاَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ اَللّٰھُمَّ اجْعَلْنِیْ مِنَ التَّوَّابِیْنَ وَاجْعَلْنِیْ مِنَ الْمُتَطَھِّرِیْنَ وَاجْعَلْنِیْ مِنْ عِبَادِکَ الصَّالِحِیْنَ سُبْحَانَکَ اللّٰھُمَّ وَبِحَمْدِکَ اَشْھَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اَنْتَ اَسْتَغْفِرُکَ وَاَتُوْبُ اِلَیْکَ.

ترجمہ: میں گواہی دیتا ہوں صرف اللہ ہی معبود ہے وہ ایک ہے اس کا کوئی شریک نہیں اور میں گواہی دیتا ہوں کہ سیدنا محمد ﷺ اللہ کے بندے اور رسول ہیں یا اللہ مجھے توبہ کرنے والوں میں داخل فرما اور مجھے پاکیزہ لوگوں میں داخل فرما اور مجھے اپنے نیک بندوں میں داخل فرما یا اللہ میں تیری پاکی اور تعریف بیان کرتا ہوں گواہی دیتا ہوں کہ تیرے سوا کوئی معبود نہیں ہے میں تجھ سے بخشش چاہتا ہوں اور تیری طرف متوجہ ہوتا ہوں۔

سوال۔ نیت اور ترتیب کی کیفیت بیان کرو۔

جواب۔ نیت کسی کام کا وہ ارادہ ہے جو کام سے ملا ہوا ہو۔ نیت کا مقام دل ہے۔ نیت زبان سے کہنا سنت ہے (وضو کی) نیت منہ کا پہلا حصہ دھوتے وقت کرے ترتیب یہ ہے کہ آگے کا فرض پیچھے اور پیچھے کا آگے نہ ہو۔

سوال۔ پانی کی کتنی قسمیں ہیں بیان کرو۔

جواب۔ پانی کی دو قسمیں ہیں ۱۔ تھوڑا ۲۔ بہت

سوال۔ تھوڑے پانی کی تعریف و کیفیت بیان کرو۔

جواب۔ تھوڑا پانی وہ ہے جو دو قلّہ سے کم ہو۔ (اگر چار کوئی چیز کی لمبائی

چوڑائی گہرائی ہر ایک سوا ہاتھ ہو یا گول چیز کی چوڑائی ایک ہاتھ گہرائی ڈھائی ہاتھ ہو تو اس میں دو قلہ پانی سماتا ہے۔) اس میں ذرا سی نجاست گرنے سے نجس ہوتا ہے اگرچہ رنگ، بو، مزہ نہ بدلے۔

سوال۔ بہت پانی کی تعریف وکیفیت بیان کرو۔

جواب۔ بہت پانی وہ ہے جو دو قلہ یا زیادہ ہو اس میں نجاست گرنے سے نجس نہیں ہوتا مگر نجاست سے رنگ یا بو یا مزہ ذرا بھی بدلے تو نجس ہوتا ہے۔

سوال۔ غسل کتنی چیزوں سے واجب ہوتا ہے۔

جواب۔ غسل چھ چیزوں سے واجب ہوتا ہے۔(۱) سرِ ذکر شرمگاہ میں داخل ہونا (۲) منی نکلنا (۳) حیض (حیض وہ خون ہے جو عورت کو ہر مہینے جاری ہوتا ہے۔ (۴) نفاس (نفاس وہ خون ہے جو زچگی کے بعد نکلتا ہے)۔(۵) زچگی (۶) موت۔

سوال۔ غسل کے فرض کتنے ہیں بیان کرو۔

جوال۔ غسل کے فرض دو ہیں

(۱) نیت (غسل کی نیت نَوَیْتُ فَرْضَ الْغُسْلِ (میں فرض غسل کی نیت کرتا ہوں) یہ نیت حیض وغیرہ سب قسم کے غسل کیلئے کافی ہے۔) (۲) تمام جسم پر پانی بہانا۔

سوال۔ غسل کی سنتیں بیان کرو۔

جواب۔ غسل کی سنتیں یہ ہیں۔ غسل کے وقت قبلہ کی طرف منہ کرنا بسم اللہ پڑھ کر غسل کی نیت کرنا۔ دونوں ہاتھ پہنچوں تک دھونا۔ نجاست دھونا۔ وضو کرنا۔ جہاں پانی نہ پہونچنے کا گمان ہو وہاں ہاتھ سے ملنا۔ پہلے سر پر پھر سیدھے بازو پر پھر بائیں

بازو پر پانی ڈالنا۔ جسم ملنا۔ ہر کام تین بار کرنا۔ غسل کے بعد وضو کی دعا پڑھنا۔

سوال۔ وضو صحیح ہونے کی شرطیں کتنی ہیں بیان کرو۔

جواب۔ وضو صحیح ہونے کی شرطیں دس ہیں (۱) اسلام (۲) تمیز (۳) حیض ونفاس سے پاکی (۴) عضو پر ایسی چیز نہ ہو جو پانی کو جلد تک پہنچنے نہ دے (۵) عضو پر ایسی چیز نہ ہو جو پانی کو بدل دے (۶) وضو فرض ہونے کا علم ہو (۷) وضو کے کسی فرض کو سنت نہ سمجھے۔(۸) پانی پاک کرنے والا ہو (۹) دائم الحدث (دائم الحدث وہ شخص ہے جسے وضو نہ ٹھہرتا ہو جیسے پیشاب ٹپکنا استحاضہ کی بیماری کی وجہ سے خون بہتا رہنا۔) کے لئے نماز کا وقت داخل ہونا (۱۰) وضو پے در پے کرنا۔

سوال۔ وضو کتنی چیزوں سے ٹوٹتا ہے بیان کرو۔

جواب۔ وضو چار چیزوں سے ٹوٹتا ہے (۱) پیشاب یا پاخانہ کی راہ سے ہوا یا دوسری چیز نکلنا۔ مگر منی نکلنے سے وضو نہیں ٹوٹتا (۲) نیند یا دوسری چیز سے عقل زائل ہونا مگر کوئی بیٹھک زمین سے جمائے ہوئے بیٹھ کر سو جائے تو وضو نہیں ٹوٹتا۔ (۳) اجنبی (اجنبی وہ ہے جس کے ساتھ نکاح جائز ہو۔) بڑے مرد وعورت کا جسم بغیر حائل کے آپس میں لگنا ناخن، دانت، بال کو چھونے سے وضو نہیں ٹوٹتا۔ جس بچہ کو دیکھنے سے معتدل مزاج والی پرہیزگار عورت کو اور جس بچی کو دیکھنے سے معتدل مزاج والے پرہیزگار مرد کو خواہش نہ ہو وہ چھوٹے ہیں اگر خواہش ہو تو وہ بڑے ہیں۔ (۴) ہتھیلی یا انگلیوں کا پیٹ آدمی کی پیشاب کی جگہ (عضو) یا پاخانہ کا مقام (مقعد) کو لگنا۔

سوال۔ بے وضو پر کتنی چیزیں حرام ہیں بیان کرو۔

جواب۔ بے وضو پر چار چیزیں حرام ہیں۔(۱) نماز (۲) طواف (۳) قرآن شریف چھونا (قرآن شریف کی جلد، تھیلی، صندوق جس میں قرآن شریف ہے، کو چھونا حرام ہے۔)(۴) قرآن شریف اٹھانا۔

سوال۔ جُنُب پر کتنی چیزیں حرام ہیں۔

جواب۔ جُنُب پر چھ چیزیں حرام ہیں

(جُنُب وہ ہے جس پر منی نکلنے یا صحبت کرنے سے غسل واجب ہو۔)۔(۱) نماز (۲) طواف (۳) قرآن شریف چھونا (۴) قرآن شریف اٹھانا (۵) قرآن شریف پڑھنا (۶) مسجد میں ٹھہرنا (ضرورت کیلئے مسجد میں ٹھہرنا حرام نہیں۔ جیسے باہر نکلنے سے جان یا مال کا خوف ہو یا دروازہ بند ہو مسجد سے گذرنا حرام نہیں۔)۔

سوال۔ حیض سے کتنی چیزیں حرام ہیں بیان کرو۔

جواب۔ دوران حیض دس چیزیں حرام ہیں ۔ چھ وہ چیزیں جو جُنُب پر حرام ہیں۔(۷) روزہ (حیض والی پر روزہ کی قضا فرض ہے نماز کی قضا فرض نہیں ۔) (۸) طلاق (۹) مسجد غلیظ ہونے کا خوف ہو تو اس میں سے گذرنا (۱۰) ناف اور گھٹنوں کے درمیان کے حصہ سے لذت حاصل کرنا۔ (حیض والی کے ناف اور گھٹنوں کے درمیان کے حصہ کو بغیر حائل کے لذت کیلئے چھونا یا اس سے صحبت کرنا غسل کے پہلے حرام ہے۔)

سوال۔ تیمم کے سبب کتنے ہیں بیان کرو۔

جواب ۔ تیمم کے سبب تین ہیں (۱) پانی نہ ملنا (۲) بیماری (علم یا تجربہ

سے حکیم یا معتبر آدمی کے کہنے سے پانی کے استعمال سے جان جانیکا یا کوئی عضو بیکار ہونے کا یا ظاہر عضو کو عیب لگنے کا یا بیماری یا تکلیف یا بیماری کی مدت زیادہ ہونے کا خوف ہو تو تیمم کر کے نماز پڑھے قضا واجب نہیں اگر صرف خیال سے خوف کر کے تیمّم کرے تو قضا واجب ہے۔(۳) حیوانِ محترم (حیوانِ محترم وہ جانور ہے جسے مار ڈالنا حرام ہے۔) کی پیاس کے لئے پانی کی ضرورت ۔

سوال۔ حیوانِ غیر محترم کتنے ہیں بیان کرو۔

جواب۔ حیوان غیر محترم چھ ہیں۔(۱) نماز نہیں پڑھنے والا (۲) محصن (نکاح سے صحبت حاصل ہونے کے بعد زنا کرنے والے مرد یا عورت) (۳) مرتد (مرتد وہ ہے جو دین اسلام کو چھوڑے ۔) (۴) جنگی کافر (۵) کاٹنے والا کتا (۶) سور۔

سوال۔ تیمم صحیح ہونے کی کتنی شرطیں ہیں بیان کرو۔

جواب۔ تیمّم صحیح ہونے کی دس شرطیں ہیں

(۱) تیمّم مٹی سے ہو (۲) مٹی پاک ہو (۳) مٹی مستعمل نہ ہو (مستعمل مٹی وہ ہے جو مسح کے بعد منہ یا ہاتھوں پر ہو یا نیچے گرے۔) (۴) مٹی میں آٹا وغیرہ ملا ہوا نہ ہو (۵) مٹی ارادہ سے (نقل) کرے (۶) مٹی پر دونوں ہاتھ مار کر منہ کا مسح کرے پھر دوبارہ مار کر ہاتھوں کا مسح کرے (۷) پہلے نجاست دور کرے (۸) پہلے قبلہ معلوم کرے (۹) تیمم (نماز کا) وقت ہونے کے بعد ہو (۱۰) ہر فرض کے لئے نیا تیمم کرے۔ (ایک تیمم سے صرف ایک فرض نماز پڑھے اس کے بعد نماز جنازہ اور سنتیں جتنی چاہے پڑھے۔)

سوال۔تیمّم کے فرض کتنے ہیں بیان کرو۔

جواب۔تیمّم کے فرض پانچ ہیں(۱) مٹی (اعضاء پر) نقل کرنا(۲) تیمم کی نیت اَتَیَمَّمُ لِاِسْتِبَاحَةِ فَرضِ الصَّلٰوٰة میں فرض نماز جائز ہونے کیلئے تیمّم کرتا ہوں تیمّم کے پہلے بسم اللہ پڑھنا۔قبلہ رخ ہونا تیمّم کے بعد وضو کی دعا پڑھنا سنت ہے۔(۳) منہ کا مسح کرنا(۴) کہنیوں سمیت ہاتھ کا مسح (۵) دونوں مسحوں میں ترتیب۔

سوال۔تیمّم کتنی چیزوں سے ٹوٹتا ہے بیان کرو۔

جواب۔تیمّم تین چیزوں سے ٹوٹتا ہے ۔(۱)وضو توڑنے والی چیز(۲) مرتد ہونا(۳) پانی نہ ملنے کے سبب تیمّم کرے تو پانی کا گمان ہونا۔

سوال۔کتنی نجاستیں پاک ہوتی ہیں بیان کرو۔

جواب۔تین نجاستیں پاک ہوتی ہیں(۱) شراب جو خود بخود سرکہ بنے (۲) مردار کا چمڑا جو دباغت دکھائے جائے(۳) اور جو نجاست جانور بن جائے۔

سوال۔نجاست کی کتنی قسمیں ہیں بیان کرو۔

جواب۔نجاست کی تین قسمیں ہیں(۱) مُغَلَّظَہْ (۲) مُخَفَّفَہْ (۳) مُتَوَسِّطَہْ ۔مغلظہ کتے ،خنزیر(سور) اوران سے پیدا شدہ جانور کی نجاست ہے۔مخففہ اس لڑکے کا پیشاب ہے جو دودھ کے سوا کوئی چیز نہ کھائے اور عمر دو سال سے کم ہو باقی سب نجاستیں متوسطہ ہیں۔

سوال۔نجاست مغلظہ ومخففہ کس طرح دور ہوتی ہیں بیان کرو۔

جواب۔نجاست مغلظہ کو دور کرکے ایک بار پاک مٹی ملے ہوئے پانی سے اور چھ بار خالی پانی سے دھوئیں تو نجاست دور ہوتی ہے۔مخففہ پر زیادہ (پانی پیشاب سے زیادہ

ہو مگر دھونا افضل ہے۔) پانی چھڑکیں اور رنگ، بو، مزہ نہ رہے تو وہ دور ہوتی ہے۔

سوال۔نجاست متوسطہ کی کتنی قسمیں ہیں اور یہ نجاست کس طرح دور ہوتی ہے۔

جواب۔نجاست متوسطہ کی دو قسمیں ہیں(۱) عینیہ(۲) حکمیہ۔عینیہ وہ ہے جیسے رنگ یا بو یا مزہ ہو ان تینوں کو دور کرنے سے نجاست دور ہوتی ہے۔حکمیہ وہ ہے جس میں یہ تینوں نہ ہوں۔اس پر پانی بہانے سے دور ہوتی ہے۔

سوال۔حیض اور پاکی کی مدت بیان کرو۔

جواب۔حیض کی کم مدت ایک دن رات ہے۔غالب مدت چھ یا سات دن راتیں ہیں زیادہ مدت پندرہ دن راتیں ہیں۔دو حیضوں کے درمیان پاکی کی کم مدت پندرہ دن ہے۔غالب مدت تیئیس، یا چوبیس دن ہے زیادہ مدت کی حد نہیں۔

سوال۔نفاس کی مدت بیان کرو۔

جواب۔نفاس کی کم مدت ایک منٹ ہے۔غالب مدت چالیس دن ہے زیادہ مدت ساٹھ دن ہے۔

سوال۔نماز کے عذر کتنے ہیں بیان کرو۔

جواب۔نماز کے عذر دو ہیں(۱) نیند(۲) بھولنا۔

سوال۔نماز صحیح ہونے کی شرطیں کتنی ہیں بیان کرو۔

جواب۔نماز صحیح ہونے کی شرطیں آٹھ ہیں(۱) دونوں حدث سے پاک ہونا۔(۲) لباس، جسم، جگہ پاک ہونا۔(۳) ستر ڈھانپنا(۴) قبلہ کی طرف منہ کرنا(۵) وقت داخل ہونا(۶) فرض نماز ہونے کا علم ہونا(۷) نماز کے کسی فرض کو سنت نہ سمجھنا(۸) نماز توڑنے والی چیزوں سے بچنا۔

سوال۔حدث کتنے ہیں بیان کرو۔

جواب۔حدث دو ہیں۔(۱)اصغر(۲)اکبر،حدث اصغر وہ ہے جس سے وضو واجب ہو حدث اکبر وہ ہے جس سے غسل واجب ہو۔

سوال۔ستر کتنے ہیں بیان کرو۔

جواب۔ستر چار ہیں۔(۱) مرد کا ستر (ستر سے مراد جسم کا وہ حصہ ہے جسے ڈھانپنا واجب ہے۔) وہ نماز میں ہو یا نہ ہو اور لونڈی کا ستر نماز میں ناف اور گھٹنوں کے درمیان ہے(۲)حرہ (آزاد، حرہ وہ عورت ہے جو لونڈی نہ ہو۔) کا ستر نماز میں منہ اور ہاتھوں کے پنجوں کے سوا تمام جسم ہے(مرد اور عورت کا ناف اور گھٹنوں کے درمیان کا حصہ کسی کو دکھانا حرام ہے۔دیکھنے والا مرد ہو یا عورت محرم ہو یا اجنبی اور عورت کا اپنے جسم کا کوئی حصہ اجنبی مرد کو دکھانا حرام ہے۔) (۳)لونڈی اور حرہ کا ستر اجنبی مردوں کے سامنے تمام جسم ہے(۴)محرم (محرم وہ ہے جس کے ساتھ نکاح جائز نہ ہو۔اجنبی وہ ہے جسکے ساتھ نکاح جائز ہو۔)مردوں اور عورتوں کے سامنے ناف اور گھٹنوں کے درمیان ہے۔

سوال۔نماز کے ارکان کتنے ہیں بیان کرو۔

جواب۔نماز کے ارکان سترہ ہیں (۱) نیت(۲)تکبیر احرام (نیت کے بعد کی تکبیر یعنی اللہ اکبر کو تکبیر احرام کہتے ہیں۔)(۳) قدرت ہو تو فرض نماز میں کھڑے رہنا(۴) سورۂ فاتحہ پڑھنا(۵)رکوع(۶)رکوع میں ٹھہرنا(۷) اعتدال (۸) اعتدال میں ٹھہرنا۔(۹)دو سجدے(۱۰)ان میں ٹھہرنا(۱۱)دو سجدوں کے درمیان بیٹھنا(۱۲)اس میں ٹھہرنا(۱۳) اخیر تشہد(۱۴)اس میں بیٹھنا(۱۵)اخیر تشہد میں درود(۱۶) سلام

(۱۷)ترتیب یعنی سلسلہ سے ادا کرنا۔

سوال۔فرض نماز کی نیتیں بیان کرو۔

جواب۔فرض نمازوں کی پوری نیتیں۔ظہر کی نیت اُصَلِّی فَرْضَ الظُّهْرِ اَرْبَعَ رَكَعَاتٍ اَدَاءً مُسْتَقْبِلاً لِلّٰهِ تَعَالیٰ میں ظہر کی فرض نماز چار رکعات ادا قبلہ کی طرف منہ کر کے اللہ کے لئے پڑھتا ہوں۔عصر کی نماز کی نیت میں فَرْضَ الظُّهْرِ کی جگہ فَرْضَ الْعَصْرِ کہے۔مغرب میں فَرْضَ الْمَغْرِبِ عشاء میں فَرْضَ الْعِشَاءِ صبح میں فَرْضَ الصُّبْحِ کہے(صبح کی فرض نماز)اور مغرب میں اَرْبَعَ رَكَعَاتٍ کی جگہ ثَلَاثَةَ رَكَعَاتٍ (تین رکعات) صبح میں رَكْعَتَيْنِ (دو رکعات) کہے اگر قضا نماز پڑھے تو اَدَاءً کی جگہ قَضَاءً کہے اگر امام ہو تو مُسْتَقْبِلاً کے بعد اِمَامًا کہے جیسے مُسْتَقْبِلاً اِمَامًا لِلّٰهِ تَعَالیٰ (قبلہ کی طرف منہ کر کے امام بن کر) اگر ماموم یعنی مقتدی ہو تو مَأْمُومًا کہے جیسے مُسْتَقْبِلاً مَأْمُومًا (قبلہ کی طرف منہ کر کے ماموم بن کر) عورت مُسْتَقْبِلاً کی جگہ مُسْتَقْبِلَةً کہے۔

سوال۔نماز کی سنتیں بیان کرو۔

جواب۔ نماز کی سنتیں یہ ہیں۔نماز کے پہلے اذان اور اقامت کہنا۔اذان کے بعد یہ دعا پڑھنا اَللّٰهُمَّ رَبَّ هٰذِهِ الدَّعْوَةِ التَّامَّةِ وَالصَّلٰوةِ الْقَائِمَةِ آتِ مُحَمَّدَانِ الْوَسِيْلَةَ وَالْفَضِيْلَةَ وَابْعَثْهُ مَقَامًا مَحْمُوْدَنِ الَّذِيْ وَعَدْتَّهُ. یا اللہ اس کامل پکار اور برقرار نماز کے پروردگار سیدنا محمد ﷺ کو وسیلہ اور بزرگی دے اور ان کو مقام محمود میں اٹھا جس کا تو نے ان سے وعدہ کیا۔(وسیلہ جنت میں ایک اعلیٰ درجہ ہے مقام محمود شفاعت عظمیٰ کا مقام ہے۔جو آپ کے لئے خاص ہے)نیت زبان سے کہنا۔تکبیر احرام وغیرہ کے

وقت رفع یدین کرنا۔ اس طرح کہ ہتھیلیاں پہونچوں تک کھلی ہوئی ہوں انگلیاں ملی ہوئی نہ ہوں۔ انگوٹھے کانوں کی لو کے مقابل ہوں پھر سینے کے نیچے بائیں ہاتھ پر دایاں ہاتھ رکھنا۔ تکبیر احرام کے بعد دعائے افتتاح پڑھنا۔ پھر تعوذ پڑھنا۔ نظر کو سجدہ کی جگہ پر رکھنا۔ سکتہ کی جگہ سکتہ کرنا۔ تشہد میں اِلَّا اللہ کے وقت کلمہ کی انگلی اٹھانا اور نظر اس پر رکھنا۔ جہر کی نماز یعنی صبح، جمعہ، مغرب، عشاء کی پہلی دو رکعتوں میں قرأت یعنی سورۂ فاتحہ اور دوسرا سورہ آواز سے پڑھنا۔ اور آمین آواز سے کہنا۔ ہر نماز کی پہلی دو رکعتوں میں سورۂ فاتحہ کے بعد دوسرا سورہ پڑھنا۔ لیکن جہر کی نماز میں ماموم صرف سورۂ فاتحہ پڑھے دوسرا سورہ نہ پڑھے بلکہ امام کی قرأت سنے۔ رات میں نفل نماز کبھی آواز سے کبھی آہستہ پڑھنا۔ رکوع سجدہ کرتے وقت اور اٹھتے وقت اَللّٰــــهُ اَكْبَـرُ کہنا (اللہ سب سے بڑا ہے) رکوع میں سُبْـحَـانَ رَبِّيَ الْعَظِيْمِ وَبِحَمْدِهٖ تین بار کہنا۔ (میرا بزرگ پروردگار پاک اور قابل تعریف ہے) اٹھتے وقت سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ کہنا (اللہ نے اسے سنا جس نے اس کی تعریف کی) اعتدال میں رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ مِلْءُ السَّمٰوٰتِ وَ مِلْءُ الْاَرْضِ وَ مِلْءُ مَا شِئْتَ مِنْ شَيْءٍ بَعْدُهٗ کہنا (اے ہمارے پروردگار سب تعریف تیرے ہی لئے ہے آسمانوں اور زمین بھر کے اور ان کے بعد جسے تو چاہے اسے بھر کے) سجدہ میں سُبْـحَانَ رَبِّيَ الْاَعْلٰى وَ بِحَمْدِهٖ تین بار کہنا (میرا بلند پروردگار پاک اور قابل تعریف ہے) دو سجدوں کے بیچ کی بیٹھک میں رَبِّي اغْفِرْ لِيْ وَ ارْحَمْنِيْ کہنا۔ (اے میرے پروردگار مجھے بخش اور مجھ پر رحم کر) نماز کے بعد سُبْحَانَ اللّٰهِ تینتیس بار (اللہ پاک ہے) اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ تینتیس بار (سب تعریف اللہ کے لئے ہے) اَللّٰهُ اَكْبَرُ

تینتیس بار پڑھنا پھر اَللّٰهُ اَكْبَرُ كَبِيْراً وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ كَثِيْراً وَ سُبْحَانَ اللّٰهِ بُكْرَةً وَّ اَصِيْلاً لَآ اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَ هُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ (اللہ سب سے بڑا ہے اور کثرت سے سب تعریف اللہ کے لئے ہے صبح و شام اللہ کی پاکی ہے صرف اللہ ہی معبود ہے وہ اکیلا ہے اس کا کوئی شریک نہیں ہے وہ ہر چیز پر قدرت رکھتا ہے) پڑھکر اس طرح دعا کرنا اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰى اٰلِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ رَبَّنَا آتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَّفِي الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّ قِنَا عَذَابَ النَّارِ اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَسْئَلُكَ الْهُدٰى وَالتُّقٰى وَالْعَفَافَ وَالْغِنٰى رَبَّنَا اغْفِرْ لَنَا وَ لِوَالِدَيْنَ وَلِجَمِيْعِ الْمُسْلِمِيْنَ وَ صَلَّى اللّٰهُ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰى اٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَسَلَّمْ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ (سب تعریف اللہ کے لئے ہے جو تمام جہاں کا پروردگار ہے یا اللہ سیدنا محمد ﷺ پر اور ان کی آل پر رحمت بھیج اے ہمارے پروردگار ہمیں دنیا میں بھلائی دے اور آخرت میں (بھی) بھلائی دے اور دوزخ کے عذاب سے بچا۔ یا اللہ ہم تجھ سے ہدایت، پرہیزگاری، پاکدامنی، دولتمندی چاہتے ہیں اے ہمارے پروردگار تو ہم کو اور ہمارے ماں باپ اور تمام مسلمانوں کو بخش۔ اللہ سیدنا محمد ﷺ اور ان کے آل اور اصحاب پر رحمت و سلام بھیج سب تعریف اللہ کے لئے ہے جو تمام جہاں کا پرودگار ہے) دعا کے وقت دونوں ہاتھ اٹھا کر منہ پر پھیرنا اور اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ الْعَظِيْمَ الَّذِيْ لَآ اِلٰـهَ اِلَّا هُوَ الْحَيَّ الْقَيُّوْمَ وَاَتُوْبُ اِلَيْهِ تین بار پڑھنا (میں بزرگ اللہ سے بخشش چاہتا ہوں جس کے سوا کوئی معبود نہیں ہے جو زندہ قائم ہے اور میں اسی کی طرف متوجہ ہوتا ہوں

سوال۔نیت کے کتنے درجے ہیں؟

جواب۔نیت کے تین درجے ہیں۔(۱) فرض نماز کی (نیت) اس میں نماز کا ارادہ۔ فرضیت کا تعین واجب ہے (۲) وقت یا سبب والی سنت (کی نیت) جیسے راتبہ (نماز عید) اس میں نماز کا ارادہ (نماز کے ارادہ سے مراد نماز پڑھنے کا ذکر اور تعین سے مراد نماز کے وقت یا سبب کا ذکر ہے۔) اور تعین واجب ہے۔(۳) نفل مطلق (کی نیت) اس میں صرف نماز کا ارادہ واجب ہے اُصَلِّیْ (میں نماز پڑھتا ہوں) نماز کا ارادہ ہے۔فَرَض فرضیت ہے۔ظہر یا عصر تعین ہے۔

سوال۔تکبیر احرام کی کتنی شرطیں ہیں بیان کرو۔

جواب۔ سولہ شرطیں ہیں (۱) فرض نماز میں تکبیر احرام کھڑے ہوکر کہنا (۲) تکبیر عربی میں کہنا (۳و۴) اَللّٰہ اور اَکْبَرْ کہنا (۵) دونوں لفظوں میں ترتیب (۶و۷) اَللّٰہ کے ہمزہ کو اور اَکْبَر کے با کو دراز نہ کرنا (۸) با کو تشدید نہ لگانا (۹) دونوں کلموں کے درمیان زیادہ یا کم نہ ٹھہرنا (۱۲) تکبیر کے سب حروف خود کو سنانا (۱۳) وقت والی نماز میں وقت داخل ہونا۔(۱۴) تکبیر قبلہ کی طرف منہ کر کے کہنا (۱۵) تکبیر کے کسی حرف میں خلل نہ ہونا (۱۶) ماموم کی تکبیر امام کی تکبیر کے بعد ہونا۔

سوال۔سورہ فاتحہ کی صحت کی شرطیں کتنی ہیں بیان کرو۔

جواب۔دس ہیں (۱) ترتیب (۲) پے درپے پڑھنا (۳و۴) حروف وتشدیدوں کی رعایت (۵) زیادہ دیر چپ نہ رہنا تھوڑی دیر چپ رہ کر قرأت توڑنے کا ارادہ نہ کرنا (۶) سب آیات پڑھنا بِسْمِ اللّٰہ بھی آیت ہے (۷) ایسی غلطی نہ کرنا جو معنی بگاڑ دے (۸) فاتحہ فرض

میں کھڑے رہ کر پڑھنا (۹) قرأت خود کو سنانا (۱۰) درمیان میں غیر لفظ نہ کہنا۔

سوال۔ سورہ فاتحہ مع ترجمہ بیان کرو۔

جواب. بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ٥ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ ٥ اَلرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ٥ مَالِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ ٥ اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَاِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ ٥ اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ ٥ صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ ٥ آمِيْن.

ترجمہ۔اللہ کے نام سے شروع جو بہت مہربان رحمت والا

سب خوبیاں اللہ کو جو مالک سارے جہان والوں کا بہت مہربان رحمت والا روزِ جزا کا مالک ہم تیری ہی عبادت کریں اور تجھی سے مدد چاہیں ہم کو سیدھا راستہ چلا۔راستہ ان کا جن پر تو نے احسان کیا نہ ان کا جن پر غضب ہوا اور نہ بہکے ہوؤں کا۔

سوال۔سورہ فاتحہ کی تشدیدیں کتنی ہیں بیان کرو۔

جواب۔چودہ (۱) بِسْمِ اللّٰہ میں لام پر تشدید (۲) اَلرَّحْمٰن میں را پر (۳) اَلرَّحِيم میں را پر (۴) اَلْحَمْدُ لِلّٰہ میں لام پر (۵) رَبِّ الْعَالَمِيْنَ میں با پر (۶) اَلرَّحْمٰنِ میں را پر (۷) اَلرَّحِيم میں را پر (۸) مَالِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ میں دال پر (۹) اِيَّاكَ نَعْبُدُ میں یا پر (۱۰) وَاِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ میں یا پر (۱۱) اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْم میں صاد پر (۱۲) صِرَاطَ الَّذِيْن میں لام پر (۱۳، ۱۴) اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ میں ضاد پر اور لام پر۔

سوال۔نماز میں رفع یدین کتنی جگہ سنت ہے بیان کرو۔

جواب۔ نماز میں رفع یدین (دونوں ہاتھ اٹھانا) چار جگہ سنت ہے۔

(۱) تکبیر احرام کے وقت (۲) رکوع کے وقت (۳) اعتدال کے وقت (۴) تشہد اول سے اٹھتے وقت۔

سوال۔ سجدہ صحیح ہونے کی کتنی شرطیں ہیں بیان کرو۔

جواب۔ سجدہ (صحیح ہونے کی) شرطیں سات ہیں (۱) سجدہ سات اعضاء پر ہو (۲) پیشانی کھلی ہوئی ہو (۳) سر کا بوجھ پیشانی پر پڑے (۴) دوسری چیز کے لئے نہ جھکے (۵) سجدہ ایسی چیز پر نہ کرے جو نمازی کے ہلنے سے ہلے (۶) نیچے کا حصہ اوپر کے حصہ سے اونچا ہو (۷) سجدہ میں ٹھہرنا۔ خاتمہ۔ سجدہ کے اعضاء سات ہیں (۱) پیشانی (۲۔۳) (ہاتھوں کے پنجوں کے پیٹ (۴۔۵) دونوں گھٹنے (۶۔۷) پاؤں کے انگلیوں کے پیٹ (ہر عضو کا کچھ حصہ زمین پر ٹکنا واجب ہے۔)۔

سوال۔ تشہد یعنی التحیات میں کتنی تشدیدیں ہیں بیان کرو۔

جواب۔ تشدید یں پورے تشہد میں اکیس اور کم تشہد میں سولہ ہیں۔ (۱۔۲) اَلتَّحِيَّات میں ت و یا پر (۳) اَلْمُبَارَكَات الصَّلَوٰتُ میں صاد پر (۴،۵) اَلطَّيِّبَاتُ میں ط و یا پر (۶) لِلّٰه میں لام پر (۷) اَلسَّلَام میں سین پر (۸۔۹،۱۰) عَلَيْكَ اَيُّهَا النَّبِيّ میں یا و نون و یا پر (۱۱) رَحْمَةُ اللّٰهِ میں لام پر (۱۲) وَبَرَكَاتُهُ اَلسَّلَامُ میں سین پر (۱۳) عَلَيْنَا وَعَلٰى عِبَادِاللّٰهِ میں لام پر (۱۴) الصَّالِحِيْنَ میں صاد پر (۱۵) اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ میں لام الف پر (۱۶۔۱۷) اِلَّا اللّٰه میں لام الف ولام پر (۱۸) وَاَشْهَدُ اَنّ میں نون پر (۱۹۔۲۰۔۲۱) مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ میں میم و را و لام پر۔

سوال۔ پورا تشہد بیان کرو۔

جواب۔ پورا تشہد یہ ہے۔ **اَلتَّحِيَّاتُ الْمُبَارَكَاتُ الصَّلَوٰتُ الطَّيِّبَاتُ لِلّٰهِ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهُ اَلسَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلٰى عِبَادِاللّٰهِ الصَّالِحِيْنَ اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدً رَّسُوْلُ اللّٰهِ.**

ترجمہ: زبان کی تمام تعریفیں۔ بابرکت چیزیں، نمازیں، پاکیزہ اعمال اللہ کے لئے ہیں۔ اے نبی آپ پر سلام اور اللہ کی رحمت اور اس کی برکتیں ہوں۔ ہم پر اور اللہ کے نیک بندوں پر (بھی) سلام ہو میں گواہی دیتا ہوں کہ صرف اللہ ہی معبود ہے اور میں گواہی دیتا ہوں کہ سیدنا محمد ﷺ اللہ کے رسول ہیں۔

سوال۔ کم درود میں کتنی تشدیدیں ہیں بیان کرو۔

جواب۔ کم درود میں چار تشدیدیں ہیں۔ (۱۔۲) اَللّٰهُمَّ میں لام و میم پر (۳) صَلِّ میں لام پر (۴) عَلٰى مُحَمَّد میں میم پر۔

سوال۔ پورا درود بیان کرو۔

جواب۔ **اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰٓى اٰلِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰٓى سَيِّدِنَا اِبْرٰهِيْمَ وَعَلٰٓى اٰلِ سَيِّدِنَا اِبْرٰهِيْمَ وَ بَارِكْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰٓى اٰلِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰٓى سَيِّدِنَا اِبْرٰهِيْمَ وَعَلٰٓى اٰلِ سَيِّدِنَا اِبْرٰهِيْمَ فِي الْعٰلَمِيْنَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ o**

اے اللہ سیدنا محمد ﷺ پر اور آپ کے آل پر رحمت بھیج جیسا کہ تو نے سیدنا ابراہیم علیہ السلام اور ان کی آل پر رحمت بھیجی اور سیدنا محمد ﷺ اور آپ کی آل پر برکت بھیج جیسا کہ

تو نے سیدنا ابراہیم علیہ السلام اوران کی آل پر برکت بھیجی یہ ہمیشہ تمام جہاں میں قائم رکھ بیشک تو قابل تعریف بزرگ ہے درود کے بعد یہ دعا سنت ہے۔ اَللّٰهُمَّ اِنِّي اَعُوْذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ جَهَنَّمَ وَمِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَمِنْ فِتْنَةِ الْمَحْيَا وَالْمَمَاتِ وَمِنْ شَرِّ فِتْنَةِ الْمَسِيْحِ الدَّجَّالِ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْمَأْثَمِ وَالْمَغْرَمِ. یااللہ میں دوزخ کے عذاب اور قبر کے عذاب اور زندگی و موت کے فتنے سے اور مسیح دجال کے فتنے کے شر سے تیری پناہ چاہتا ہوں اے اللہ میں گناہ اور قرض سے تیری پناہ چاہتا ہوں۔

سوال۔ کم سلام بیان کرو۔

جواب۔ کم سلام اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ ہے۔ سین پر تشدید ہے۔ پورا سلام اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللهِ ہے (تم پر سلام اور اللہ کی رحمت ہو۔)

سوال۔ نماز کے اوقات کتنے ہیں بیان کرو۔

جواب۔ نماز کے اوقات پانچ ہیں۔ (۱) ظہر کا وقت اس کی ابتداء سورج ڈھلنا انتہا ہر چیز کا سایہ استوا (سورج بیچ آسمان پر آتے وقت جو سایہ رہتا ہے وہ استوا کا سایہ ہے۔) کے سایہ کے سوا اس کے برابر ہونا ہے (۲) عصر کا وقت اس کی ابتداء ہر چیز کا سایہ اس کے برابر ہو کر کچھ زیادہ ہونا۔ انتہا سورج ڈوبنا ہے۔ (۳) مغرب کا وقت اس کی ابتداء سورج ڈوبنا ہے انتہا لال شفق غائب ہونا ہے (۴) عشاء کا وقت اس کی ابتدا لال شفق غائب ہونا انتہا فجر صادق نکلنا (۵) صبح کا وقت اس کی ابتداء فجر صادق نکلنا۔ انتہا سورج نکلنا ہے۔

سوال۔ شفق کتنی ہیں بیان کرو۔

جواب۔ شفق تین ہیں (۱) لال (۲) پیلی (۳) سفید (سورج ڈوبنے کے بعد

آسمان کے کنارے پر جو لالی وغیرہ رہتی ہے اسے شفق کہتے ہیں۔) لال شفق مغرب ہے۔ پیلی وسفید (شفق) عشاء ہے مگر سنت ہے کہ یہ دونوں شفق غائب ہونے کے بعد عشاء پڑھے۔

سوال۔ کونسی نماز کن وقتوں میں حرام ہے بیان کرو۔

جواب۔ نماز جس کا سبب پہلے یا اس کے ساتھ نہ ہو۔ پانچ وقتوں میں حرام ہے (صرف وہ نماز حرام ہے جس کا سبب بعد ہو جیسے استخارہ کی نماز یا سبب نہ ہو جیسے نفل مطلق جس نماز کا سبب بعد نہ ہو وہ حرام نہیں جیسے قضا گرہن کی نماز، تحیت مسجد اور وضو کی سنت وغیرہ۔) (۱) سورج نکلتے وقت یہاں تک کے نیزہ کے برابر بلند ہو۔ (۲) سورج سر پر آئے وقت یہاں تک کہ ڈھلے مگر جمعہ کے روز (حرام نہیں) (۳) سورج زرد ہونے کے بعد یہاں تک کہ ڈوبے (۴) صبح کی نماز کے بعد یہاں تک کہ سورج نکلے (۵) عصر کی نماز کے بعد یہاں تک کہ سورج ڈوبے۔

سوال۔ نماز کے سکتات کتنے ہیں بیان کرو۔

جواب۔ نماز کے سکتات چھ ہیں ۔ (یہ سکتات سنت ہیں۔ سکتات سبحان اللہ کے برابر چپ رہنے کو کہتے ہیں۔ مگر نماز جہر میں امام سورۂ فاتحہ کے بعد اس قدر چپ رہے کہ ماموم سورۂ فاتحہ پڑھ لے۔)

(۱) تکبیر احرام اور دعائے افتتاح کے درمیان (۲) دعائے افتتاح اور تعوذ کے درمیان (۳) تعوذ اور سورہ فاتحہ کے درمیان (۴) فاتحہ اور آمین کے درمیان (۵) آمین اور دوسری سورہ کے درمیان (۶) سورہ اور رکوع کے درمیان۔

سوال۔ دعائے افتتاح بیان کرو۔

جواب۔ دعائے افتتاح یہ ہے۔ اَللّٰہُ اَکْبَرُ کَبِیْرًا وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ کَثِیْراً وَسُبْحَانَ اللّٰہِ بُکْرَۃً وَّاَصِیْلاً وَجَّھْتُ وَجْھِیَ لِلَّذِیْ فَطَرَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ حَنِیْفاً مُسْلِماً وَّمَآ اَنَا مِنَ الْمُشْرِکِیْنَ اِنَّ صَلَاتِیْ وَنُسُکِیْ وَمَحْیَایَ وَمَمَاتِیْ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ لَا شَرِیْکَ لَہٗ وَبِذَالِکَ اُمِرْتُ وَاَنَا مِنَ الْمُسْلِمِیْنَ۔

اللہ سب سے بڑا ہے کثرت سے تمام تعریف اللہ ہی کے لئے ہے۔ صبح وشام اللہ کیلئے پاکی ہے میں نے اپنا منہ اس کی طرف کیا جس نے آسمانوں اور زمین کو پیدا کیا اس حالت میں کہ میں موحد (توحید پرست) مسلمان ہوں۔ اور میں مشرک نہیں ہوں بیشک میری نماز، میری عبادت، میرا جینا، میرا مرنا اللہ کے لئے ہے جو تمام جہاں کا پروردگار ہے اس کا کوئی شریک نہیں ہے مجھے اس کا حکم ہوا ہے اور میں مسلمان ہوں۔ تکبیر احرام کے بعد تعوذ کے پہلے افتتاح پڑھنا سنت ہے۔

سوال۔ کتنے ارکان میں طمانیت ہے۔

جواب۔ چار ارکان میں طمانیت واجب ہے۔ (۱) رکوع (۲) اعتدال (۳) سجدہ (۴) دو سجدوں کے درمیان بیٹھک میں۔

طمانیت حرکت کے بعد ٹھہرنے کو کہتے ہیں۔ اس طرح کہ ہر عضو اپنی جگہ سبحان اللہ کے برابر ٹھہر جائے۔

سوال۔ سہو کے سجدوں کے سبب کتنے ہیں بیان کرو۔

جواب۔ سہو کے سجدوں کے سبب چار ہیں۔

(۱) نماز کے بعض کو یا بعض کے بعض کو چھوڑنا۔

(۲) بھول کر ایسا کام کرنا جسے عمداً کرنے سے نماز ٹوٹتی ہے۔ بھول کر کرنے سے نہیں ٹوٹتی۔ (جیسے بھول کر ذرا سی چیز کھانا یا رکوع کرنا۔) (۳) کسی قولی (جیسے تشہد کی بیٹھک میں سورہ فاتحہ پڑھنا۔) رکن کو بے محل ادا کرنا۔ (۴) کوئی فعلی (جیسے رکوع یا سجدہ یا رکعت کی ادائیگی میں شک ہو تو اسے ادا کرنا اور سہو کے سجدے بھی کرنا۔) رکن زیادتی کے شک کے ساتھ ادا کرنا۔

سوال۔ نماز کے ابعاض کتنے ہیں بیان کرو۔

جواب۔ نماز کے ابعاض سات ہیں۔

(۱) تشہد اول (۲) اس میں بیٹھنا (۳) اس میں نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام پر درود (۴) تشہد اخیر میں آپ کے آل پر درود۔ (۵) دعائے قنوت (۶۔۷) اس میں نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام پر اور آپکے آل واصحاب پر درود وسلام۔

سوال۔ دعائے قنوت بیان کرو اور یہ کب پڑھی جاتی ہے۔

جواب۔ دعائے قنوت صبح کی نماز میں اور رمضان میں (سولھویں شب سے آخر تک) وتر کے آخر اعتدال میں پڑھنا سنت ہے۔ دعائے قنوت۔ اَللّٰھُمَّ اھْدِنِیْ فِیْ مَنْ ھَدَیْتَ وَعَافِنِیْ فِیْ مَنْ عَافَیْتَ وَتَوَلَّنِیْ فِیْ مَنْ تَوَلَّیْتَ وَبَارِکْ لِیْ فِیْ مَآ اَعْطَیْتَ وَقِنِیْ شَرَّ مَاقَضَیْتَ فَاِنَّکَ تَقْضِیْ وَلَا یُقْضٰی عَلَیْکَ وَاِنَّہٗ لَایَذِلُّ مَنْ وَّالَیْتَ وَلَا یَعِزُّ مَنْ عَادَیْتَ تَبَارَکْتَ رَبَّنَا وَتَعَالَیْتَ فَلَکَ الْحَمْدُ عَلٰی مَا قَضَیْتَ اَسْتَغْفِرُکَ وَاَتُوْبُ اِلَیْکَ وَصَلَّی اللّٰہُ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰی

اٰلِـہٖ وَ صَـحْبِـہٖ وَسَلَّمْ ۔ اے اللہ تو مجھے ان لوگوں کے ساتھ ہدایت دے جن کو تو نے ہدایت دی۔ مجھے ان لوگوں کے ساتھ عافیت دے جن کو تو نے عافیت دی ان لوگوں کے ساتھ میرا والی بن جن کا تو والی بنا۔ تو نے جو کچھ دیا اس میں میرے لئے برکت دے ۔ تو مجھے اپنے مقدر کے ہوئے شر سے بچا کیونکہ تو ہی حکم کرنے والا ہے اور تجھ پر کسی کا حکم نہیں ہے بیشک جسے تو دوست رکھے وہ ذلیل نہیں ہوتا اور تو جس کا دشمن ہو وہ عزت نہیں پاتا اے ہمارے پروردگار تو برکت والا بلند ہے تیرے جاری کئے ہوئے حکم پر تو قابل تعریف ہے میں تجھ سے بخشش چاہتا ہوں اور تیری طرف متوجہ ہوتا ہوں اے اللہ سیدنا محمد ﷺ پر اور آپ کے آل اور اصحاب پر رحمت وسلام بھیج امام اَھْدِنِیْ وغیرہ کی جگہ اھدنا جمع کا صیغہ اور آواز سے پڑھے۔ درود آواز سے پڑھے۔ ماموم خاموش اور امام کی دعا سنے اور ہر جملہ کے بعد آواز سے آمین کہے۔ امام جو حصہ ثناء کا پڑھے ماموم بھی اسے آہستہ پڑھے اور درود کے بعد آواز سے آمین کہے اکیلا شخص دعا آہستہ پڑھے۔

سوال۔ نماز کتنی چیزوں سے ٹوٹتی ہے بیان کرو۔

جواب۔ نماز چودہ چیزوں سے ٹوٹتی ہے۔(۱) حدث (۲) نجاست اوپر گرنا اگر بغیر اٹھائے فوراً دور نہ کرے (۳) ستر کھلنا اگر فوراً نہ ڈھانپے (۴) دو حرف یا معنی دار ایک حرف عمداً کہنا۔(۵) عمداً ذرا سی چیز نگلنا (۶) بھول کر بہت کھانا (۷) پے درپے تین حرکتیں کرنا اگر چہ بھول کر کرے (۸) اُچھلنا (۹) زور کی مار (۹) عمداً ایک رکنِ فعلی زیادہ کرنا (۱۱) بلا عذر دو رکنِ فعلی امام سے آگے ہونا یا پیچھے رہنا (۱۲) نماز توڑنے کی نیت کرنا (۱۳) نماز کو توڑنا کسی چیز سے متعلق کرنا (۱۴) نماز توڑنے میں تردد کرنا۔

سوال۔ کتنی نمازوں میں امامت کی نیت واجب ہے بیان کرو۔

جواب۔ چار نمازوں میں امامت کی نیت واجب ہے۔

(۱) جمعہ (۲) معادہ (پڑھی ہوئی فرض نماز یا پڑھی ہوئی ایسی سنت نماز جسے جماعت سے پڑھنا سنت ہے۔ ثواب کے لئے دوبارہ جماعت سے پڑھے تو اس میں امامت کی نیت واجب ہے۔ یہی نماز معادہ ہے۔) (۳) وہ نماز جسے جماعت سے پڑھنے کی نذر کرے (۴) وہ نماز جس کی جمع تقدیم بارش میں کرے۔

سوال۔ اقتداء کی شرطیں کتنی ہیں بیان کرو۔

جواب۔ اقتداء (یعنی امام کے پیچھے نماز) کی شرطیں گیارہ ہیں۔(۱) (ماموم) یہ نہ جانے کہ حدث وغیرہ سے امام کی نماز باطل ہے۔(۲) ماموم کے اعتقاد میں امام پر (اس) نماز کی قضا واجب نہ ہو (اگر کوئی سردی کی وجہ تیمّم کرکے یا ایسی جگہ پانی نہ ملنے کی وجہ تیمّم کرکے نماز پڑھے جہاں اکثر پانی ملتا ہے یا پانی، مٹی دونوں نہ ملنے کے سبب بلا وضو وتیمم نماز پڑھے تو قضا واجب ہے۔) ۔(۳) (امام) ماموم نہ ہو (۴) امام اُمّی نہ ہو (اُمّی وہ ہے جو سورہ فاتحہ صحیح نہ پڑھے اگر چہ ایک حرف ہو۔) (۵) جگہ میں (امام) ماموم سے آگے ہو (۶) (ماموم) امام کے حرکات کا جانے۔ (۷) دونوں ایک مسجد میں تقریباً سوا تین ہاتھ فاصلہ میں جمع ہوں (۸) (ماموم) اقتدا یا جماعت کی نیت کرے۔(۹) دونوں کی نمازوں کی ترتیب ایک ہو۔ (فرض۔ سنت۔ ادا قضا میں سے ایک ہر ایک نماز دوسری نماز کے پیچھے صحیح ہے مگر گہن کی نماز اور جنازہ کی نماز کے پیچھے صحیح نہیں ہے کیونکہ ترتیب ایک نہیں گہن کی نماز میں دو قیام ہیں نماز جنازہ میں رکوع وغیرہ نہیں

ہے۔)(۱۰)(ماموم) امام کی مخالفت ایسی سنت میں نہ کرے کہ مخالفت بری معلوم ہو (۱۱) (ماموم) امام کی متابعت کرے۔

سوال۔ اقتداء کی صحیح صورتیں کتنی ہیں اور باطل کتنی بیان کرو۔

جواب۔ اقتدا کی صحیح صورتیں پانچ ہیں۔

(۱) مرد مرد کے پیچھے نماز پڑھے (۲) عورت مرد کے پیچھے (۳) خنثیٰ مرد کے پیچھے (۴) عورت خنثیٰ کے پیچھے (۵) عورت عورت کے پیچھے نماز پڑھے۔ باطل صورتیں چار ہیں۔(۱) مرد عورت کے پیچھے نماز پڑھے (۲) مرد خنثیٰ کے پیچھے نماز پڑھے (۳) خنثیٰ عورت کے پیچھے نماز پڑھے (۴) خنثیٰ خنثیٰ کے پیچھے نماز پڑھے۔ کل صورتیں نو ہیں۔

سوال۔ جمع تقدیم اور جمع تاخیر کسے کہتے ہیں۔

جواب۔ ظہر کی نماز کے ساتھ عصر کی نماز اور مغرب کی نماز کے ساتھ عشاء کی نماز پڑھنے کو جمع تقدیم کہتے ہیں اور عصر کے ساتھ ظہر عشاء کے ساتھ مغرب پڑھنے کو جمع تاخیر کہتے ہیں دو منزل کے جائز سفر میں جمع تقدیم و جمع تاخیر جائز ہے بارش میں جماعت کے لئے جمع تقدیم جائز ہے جبکہ مسجد دور ہو اور بارش سے راستہ میں تکلیف ہو اگر نماز کے وقت ایسی بیماری آتی ہو جس میں نماز بیٹھ کر پڑھنا جائز ہو تو اس کے لئے جمع تقدیم و تاخیر جائز ہے۔

سوال۔ جمع تقدیم کی شرطیں کتنی ہیں بیان کرو۔

جواب۔ جمع تقدیم کی شرطیں چار ہیں۔(۱) پہلی نماز اول پڑھنا۔(۲) پہلی نماز میں جمع کی نیت کرنا (جیسے أُصَلِّيْ فَرْضَ الظُّهْرِ أَرْبَعَ رَكَعَاتٍ مَجْمُوعاً بِالْعَصْرِ مُسْتَقْبِلاً لِلّٰهِ تَعَالیٰ (میں ظہر کی فرض نماز چار رکعت عصر کے ساتھ جمع کر کے

قبلہ رخ ہو کر اللہ کیلئے پڑھتا ہوں۔)(۳) دونوں نمازیں پے در پے پڑھنا (۴) دوسری نماز کے احرام تک عذر (جمع) باقی رہنا۔

سوال۔ جمع تاخیر کی کتنی شرطیں ہیں بیان کرو۔

جواب۔ جمع تاخیر کی دو شرطیں ہیں (۱) پہلی نماز کے ایسے وقت میں نیت (یہ نیت کرنا کہ میں ظہر کو عصر تک یا مغرب کو عشاء تک تاخیر کرتا ہوں۔) جمع کرنا جو نماز کے لئے کافی ہو (۲) دوسری نماز ختم ہونے تک عذر باقی رہنا۔

سوال۔ قصر کی کتنی شرطیں ہیں بیان کرو۔

جواب۔ قصر (ظہر۔ عصر۔ عشاء کی نماز صرف دو رکعت پڑھ کر سلام پھیر نے کو قصر کہتے ہیں۔ یہ سفر میں جائز ہے۔) کی دس شرطیں ہیں۔(۱) سفر دو منزل ہو (۲) (سفر) جائز ہو (۳) قصر جائز ہونے کا علم ہو (۴) احرام کے وقت قصر کی نیت کرنا (جیسے أُصَلِّي فَرْضَ الظُّهْرِ رَكْعَتَيْنِ قَصْراً أَدَاءً مُسْتَقْبِلاً لِلّٰهِ تَعَالیٰ۔ میں ظہر کی فرض نماز ادا دو رکعتیں قصر قبلہ رخ ہو کر اللہ کیلئے پڑھتا ہوں۔) (۵) نماز چار رکعت والی ہو (۶) نماز ختم ہونے تک سفر باقی رہنا (۷) نماز کا کوئی حصہ پوری نماز پڑھنے والے کے پیچھے نہ پڑھنا۔(۸) منزل مقصود کا علم ہو۔(۹) سفر معصیت کے لیے نہ ہو۔(۱۰) نیت کے برخلاف امور نماز میں واقع نہ ہو۔

سوال۔ جمعہ کی نماز کی کتنی شرطیں ہیں بیان کرو۔

جواب۔ جمعہ کی نماز کی چھ شرطیں ہیں (۱) جمعہ پورا ظہر کے وقت میں ہو (۲) نماز آبادی میں ہو (۳) جماعت کے ساتھ ہو (۴) چالیس (ایسے) مرد نماز پڑھیں جو حر بالغ مستوطن ہو (۵) اس بستی میں جمعہ (کی دوسری) نماز اس کے آگے یا اس کے

ساتھ نہ ہو۔(۶) اس کے پہلے دو خطبے پڑھے جائیں۔

سوال۔ جمعہ کی نماز کی نیت بیان کرو۔

جواب۔ جمعہ کی نماز کی نیت اُصَلِّي فَرْضَ الْجُمُعَةِ رَكْعَتَيْنِ مَأْمُوماً مُسْتَقْبِلاً لِلّٰهِ تَعَالٰى ۔ میں جمعہ کی فرض نماز دو رکعتیں ماموم بن کر قبلہ رخ ہو کر اللہ کے لئے پڑھتا ہوں۔

سوال۔ خطبوں کے ارکان کتنے ہیں بیان کرو۔

جواب۔ خطبوں کے ارکان پانچ ہیں۔(۱) دونوں خطبوں میں اللہ کی تعریف (۲) دونوں میں نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام پر درود (۳) دونوں میں تقوے کی وصیت (۴) کسی ایک میں قرآن شریف کی آیت پڑھنا (۵) دوسرے (خطبے) میں مسلمان مردوں اور عورتوں کے لئے دعا۔

سوال۔ خطبوں کی شرطیں کتنی ہیں بیان کرو۔

جواب۔ خطبوں کی شرطیں دس ہیں۔

(۱) دونوں حدث (اصغر اور اکبر) سے پاک ہونا (۲) کپڑا، جسم، جگہ پاک ہونا (۳) ستر ڈھانپنا (۴) قدرت ہو تو کھڑے رہنا (۵) دونوں کے درمیان نماز کے طمانیت سے زیادہ بیٹھنا (۶) دونوں خطبے پے در پے ہونا (۷) خطبے اور نماز پے در پے ہونا۔(۸) عربی زبان میں ہونا (۹) خطبے چالیس آدمی سننا (۱۰) پورے خطبے ظہر کے وقت میں ہونا۔

سوال۔ سنت مؤکدہ اور عیدین کی نمازوں کی نیت بیان کرو۔

جواب۔ عید فطر کی نماز۔ عید الاضحیٰ کی نماز سنت موکدہ ہے۔ عید الفطر کی نماز کی نیت۔ اُصَلِّي سُنَّةَ عِيْدِ الْفِطْرِ رَكْعَتَيْنِ لِلّٰهِ تَعَالٰى (میں عید الفطر کی سنت نماز دو رکعتیں قبلہ رخ ہو کر اللہ

کے لئے پڑھتا ہوں) عید الاضحیٰ کی نماز کی نیت میں بجائے عِيْدِ الْفِطْرِ ۔ عِيْدِ الْأَضْحٰى کہے یعنی عید الاضحیٰ کی سنت نماز اگر ماموم ہو تو لِلّٰهِ تَعَالٰى کے پہلے ماموماً کہے یعنی ماموم بن کر ۔ دونوں نمازوں کی ترتیب ایک ہے پہلی رکعت میں دعائے افتتاح کے بعد سات تکبیریں دونوں ہاتھ کانوں تک اٹھا کر بلند آواز سے کہنا۔ دوسری رکعت میں پانچ تکبیریں کہنا دو تکبیروں کے درمیان سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ أَكْبَر آہستہ کہنا (اللہ پاک ہے سب تعریف اللہ کے لئے ہے صرف اللہ ہی معبود ہے اور اللہ سب سے بڑا ہے) قرأت آواز سے پڑھنا باقی کیفیت دوسری نمازوں کے موافق ہے۔ عید الفطر میں سورج ڈوبنے کے بعد سے عید کی نماز تک۔ عید الاضحیٰ میں نویں کی صبح سے تیرہویں کی عصر تک۔ فرض، نفل نماز کے بعد لوگوں کے ہجوم کے وقت تکبیر کہنا سنت ہے۔ یہ نمازیں بھی سنت مؤکدہ ہیں۔(۱) صبح کی نماز کے پہلے دو رکعتیں۔ نیت اُصَلِّي سُنَّةَ الصُّبْحِ ۔ میں صبح کی سنت نماز پڑھتا ہوں (۲) ظہر کی نماز کے پہلے دو رکعتیں۔ نیت اُصَلِّي قَبْلِيَّةَ الظُّهْرِ میں ظہر کے پہلے کی سنت نماز پڑھتا ہوں (۳) ظہر کی نماز بعد دو رکعتیں۔ نیت۔ اُصَلِّي بَعْدِيَّةَ الظُّهْرِ (میں ظہر کے بعد کی سنت نماز پڑھتا ہوں) مغرب کی نماز کے بعد دو رکعتیں۔ نیت اُصَلِّي بَعْدِيَّةَ الْمَغْرِبِ ۔(میں مغرب کے بعد کی سنت نماز پڑھتا ہوں۔(۵) عشاء کی نماز کے بعد دو رکعات۔ اُصَلِّي بَعْدِيَّةَ الْعِشَاءِ ۔ میں عشاء کے بعد کی سنت نماز پڑھتا ہوں۔)(۶) وتر کی تین رکعت۔ عشاء کی سنت کے بعد۔ نیت۔ اُصَلِّي الْوِتْرِ (میں وتر کی نماز پڑھتا ہوں) دو رکعت الگ اور ایک الگ پڑھنا۔ ان تمام سنت نمازوں کی نیت میں رَكْعَتَيْنِ مُسْتَقْبِلاً لِلّٰهِ تَعَالٰى کہنا سنت ہے۔ یعنی دو رکعت قبلہ رخ ہو کر اللہ کیلئے وتر کی آخر رکعت میں رکعتین کی جگہ رَكْعَةً

کہے یعنی ایک رکعت۔

سوال۔ زندوں پر مردوں کے کتنے فرض ہیں بیان کرو۔

جواب۔ زندوں پر مردے کے چار فرض ہیں۔ (۱) غسل (۲) کفن (۳) نماز جنازہ (۴) دفن۔

سوال۔ میت کے غسل کی کیفیت بیان کرو۔

جواب۔ کم غسل میت کے تمام جسم پر پانی بہانا ہے۔ کامل غسل یہ ہے کہ دونوں شرم گاہ دھوئے۔ ناک صاف کرے، وضو کرائے بیر (کے پتے کے جھاگ) سے اس کا جسم ملے۔ اس پر تین بار پانی بہائے۔

سوال۔ کفن کی کیفیت بیان کرو۔

جواب۔ کم کفن ایک کپڑا ہے جو (تمام جسم ڈھانپے) کامل کفن مرد کیلئے تین لفافے، عورت کے لئے کفنی، اوڑھنی، تہ بند، دو لفافے ہیں۔

سوال۔ جنازہ کی نماز کے ارکان کتنے ہیں بیان کرو۔

جواب۔ جنازہ کی نماز کے ارکان سات ہیں۔ (۱) نیت (جیسے اُصَلِّی عَلیٰ هٰذَا الْمَيِّتِ اَرْبَعَ تَكْبِيْرَاتٍ فَرْضَ كِفَايَةٍ لِلّٰهِ تَعَالٰی ۔ (میں اس میت پر چار تکبیریں نماز فرض کفایہ اللہ کے لئے پڑھتا ہوں۔) اگر امام یا ماموم ہو تو لِلّٰہِ تعالیٰ کے پہلے اِمَامًا یا مَاْمُوْمًا کہے یعنی امام یا ماموم بن کر۔) (۲) چار تکبیریں پڑھنا۔ (۳) قدرت ہو تو کھڑے ہونا (۴) (سورہ فاتحہ تکبیر احرام کے بعد تعوذ کے ساتھ سورہ فاتحہ پڑھنا۔ (۵) دوسری تکبیر کے بعد نبی کریم علیہ الصلوٰۃ والسلام پر درود پڑھنا۔ درود اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰی آلِ سَيِّدِنَا

مُحَمَّدٌ پورا درود ابراہیمی پڑھنا۔ جو تشہد میں پڑھنا مذکور ہے۔) (۶) تیسری تکبیر کے بعد میت کے لئے دعا (جیسے اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لَهٗ وَرْحَمْهُ (یا اللہ اس میت کو بخش اور اس پر رحم کر) (۷) سلام (چوتھی تکبیر کہہ کر اَللّٰهُمَّ لَا تَحْرِمْنَا اَجْرَهٗ وَلَا تَفْتِنَّا بَعْدَهٗ پڑھنا (یا اللہ تو ہم کو میت کے اجر سے محروم نہ کر اور اس کے بعد ہمیں نہ آزما۔ پھر سلام پھیرنا۔ اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ (تم پر سلام اور اللہ کی رحمت اور اس کی برکتیں ہو۔)

سوال۔ دفن کی کیفیت بیان کرو۔

جواب۔ کم دفن ایسا گڑھا ہے جو میت کی بو کو چھپائے اور اسے درندوں سے بچائے۔ کامل دفن ایسا گڑھا ہے جو قد آدم اور ایک ہاتھ ہو۔ میت کا چہرہ مٹی پر رکھے۔ منہ، سینہ، قبلہ کی طرف کرنا واجب ہے۔

سوال۔ کتنی چیزوں کے لئے میت کو قبر سے نکالنا واجب ہے بیان کرو۔

جواب۔ چار چیزوں کے لئے میت کو قبر سے نکالنا (واجب) ہے۔ (۱) غسل کے لئے اگر گلا نہ ہو (۲) قبلہ کی طرف منہ۔ سینہ کرنے کے لئے (۳) مال کے لئے اگر ساتھ گاڑا گیا ہو۔ (۴) پیٹ میں کے بچے کے لئے جو ماں کے ساتھ دفن کیا گیا ہو۔ جس کی زندگی ممکن ہو۔

سوال۔ مدد لینا کتنے قسم کا ہے بیان کرو۔

جواب۔ مدد لینا چار قسم کا ہے (۱) جائز جیسے پانی نزدیک کرانا۔ (۲) خلاف اولیٰ (جیسے) وضو (یا غسل) کرنے والا اعضاء پر پانی ڈلوانا (۳) مکروہ (جیسے) اعضاء دھلوانا (۴) واجب (جیسے) بیمار عاجزی کے وقت مدد لینا۔

سوال۔ مال کی کتنی قسموں میں زکوٰۃ واجب ہے بیان کرو۔

جواب۔ مال کی چھ قسموں میں زکوۃ واجب ہے۔(۱) اونٹ، گائے، بکری (۲) سونا، چاندی (۳) زراعت (۴) مال تجارت اس میں اصلی قیمت کا چالیسواں حصہ زکوۃ ہے (۵) دفینہ (۶) معدن۔

سوال۔ رمضان کا روزہ کتنی چیزوں سے واجب ہوتا ہے بیان کرو۔

جواب۔ رمضان کا روزہ پانچ چیزوں سے واجب ہوتا ہے(۱) شعبان کے تیس دن پورے ہونا (۲) چاند دیکھنا۔ دیکھنے والے پر (واجب) ہے اگر چہ فاسق ہو (۳) عدل کی گواہی سے چاند ثابت ہونا۔ چاند نہ دیکھے ہوئے پر (واجب ہے) (۴) معتبر عدل رویت (چاند) کی خبر دینا۔ دل سچ مانے یا نہ مانے غیر معتبر آدمی کا خبر دینا جسے دل سچ مانے (۵) شک والے کو اجتہاد سے رمضان کا ظن ہونا۔

سوال۔ روزہ صحیح ہونے کی کتنی شرطیں ہیں بیان کرو۔

جواب۔ روزہ صحیح ہونے کی چار شرطیں ہیں۔(۱) اسلام (۲) عقل (۳) حیض ونفاس سے پاکی (۴) روزہ کے قابل وقت کا علم (عیدین کے دوروز ذی الحجہ کی گیارہ، بارہ، تیرہ تاریخ یہ پانچ روز، روزہ کے قابل نہیں۔ ان میں روزہ صحیح نہیں۔ فرض روزہ کی نیت نَوَيْتُ صَوْمَ غَدٍ عَنْ اَدَاءِ فَرْضِ شَهْرِ رَمَضَان هٰذِهِ السَّنَةِ لِلّٰهِ تَعَالٰى۔ میں کل کے روزہ کی نیت کرتا ہوں تاکہ اس سال کے رمضان کا فرض اللہ کے لئے ادا کروں۔ قضا میں ادا کی جگہ قضا کہے۔)

سوال۔ روزہ کس پر واجب ہے بیان کرو۔

جواب۔ روزہ اس پر واجب ہے جس میں یہ پانچ باتیں ہوں (۱) اسلام (۲) عقل وبلوغ (۳) روزہ کی قوت (قدرت) (۴) تندرستی (صحت) (۵) مسافر نہ ہونا۔

سوال۔ روزہ کے ارکان کتنے ہیں بیان کرو۔

جواب۔ روزہ کے ارکان تین ہیں (۱) فرض روزہ کی نیت ہر روز رات میں کرنا (۲) روزہ توڑنے والی چیز اختیار سے عمداً استعمال نہ کرنا۔ معذور جاہل (وہ جو قریب میں مسلمان ہوا ہو یا علماء سے دور جنگل وغیرہ میں پرورش پائی ہو) مستثنیٰ ہے (۳) روزہ دار۔

سوال۔ کتنی صورتوں میں کفارہ عظمیٰ واجب نہیں ہوتا۔

جواب۔ نو صورتوں میں کفارہ عظمیٰ واجب نہیں ہوتا (۱۔۲) بھول کر یا جبر سے جماع کرنا (۳) حرمت نہ جاننے کے سبب جماع کرنا اور وہ جاہل معذور ہو۔ (۴۔۵) مسافر یا بیمار ہو (۶) رات کے خیال سے جماع کرے اور دن ثابت ہو۔ (۷) روزہ رمضان میں نہ ہو جیسے قضاء یا نذر کا روزہ (۸) اس روز وہ دیوانہ ہو جائے گو کہ تھوڑی دیر کیلئے ہو (۹) اس روز وہ مر جائے۔ کفارہ عظمیٰ یہ ہے ایک غلام آزاد کرنا یہ نہ ہو سکے تو دو مہینے پے در پے روزہ رکھنا یہ نہ ہو سکے تو ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلانا ہر ایک کو ایک ایک مد یعنی ڈھائی پاؤ غلہ دینا۔

سوال۔ روزہ توڑنے والے پر کفارہ عظمیٰ کب واجب ہے بیان کرو۔

جواب۔ جو شخص رمضان میں جماع سے پورے دن کا روزہ توڑے جس سے گنہگار ہو تو اس پر کفارہ عظمیٰ سزاً قضا واجب ہے۔

سوال۔ کتنی جگہ قضا کے ساتھ امساک واجب ہے بیان کرو۔

جواب۔ رمضان میں چھ جگہ قضا وامساک (امساک کرنا یعنی مثل روزہ دار کے رہنا روزہ توڑنے والی چیز سے بچنا۔) واجب ہیں غیر رمضان میں نہیں (۱) عمداً روزہ

توڑنا (حلق، ناک، کان پیشاب یا پاخانہ کی راہ سے کسی چیز کو اندر داخل کرنے سے روزہ ٹوٹتا ہے اگرچہ وہ چیز ذراسی ہو۔ جیسے تل کا دانہ، عورت کو شہوت سے چھونے سے منی نکلے یا عمداً قے کرے تو روزہ ٹوٹتا ہے۔) (۲) نیت رات میں نہ کرنا (۳) رات کے خیال سے سحری کرے اور دن ثابت ہو (۴) سورج ڈوبنے کے خیال سے روزہ کھولے اور نہ ڈوبنا ثابت ہو (۵) کلی کرنے یا ناک میں پانی لینے میں مبالغہ کرے اور پانی اندر چلا جائے (۶) شعبان کی تیسویں کو رمضان ثابت ہو۔

سوال۔ روزہ کتنی چیزوں سے ٹوٹتا ہے بیان کرو۔

جواب۔ روزہ پانچ چیزوں سے ٹوٹتا ہے (۱) مرتد ہونا (۲) حیض (۳) نفاس یا زچگی (۴) جنون اگرچہ ایک لحظہ ہو (۵) تمام دن بیہوشی میں یا عمداً نشہ میں گذرنا۔

سوال۔ رمضان کا روزہ رکھنے کی کتنی قسمیں ہیں بیان کرو۔

جواب۔ رمضان کا روزہ رکھنے کی چار قسمیں ہیں۔

(۱) واجب جیسے حیض ونفاس والی کے لئے (۲) جائز جیسے مسافر و بیمار کے لئے (۳) نہ واجب نہ جائز جیسے دیوانہ کیلئے (۴) حرام اس کے لئے (جس پر روزہ فرض ہویا) جو قضا کو موقع ملنے پر اتنی تاخیر کرے کہ دن باقی نہ رہیں۔

سوال۔ فدیہ کے لحاظ سے افطار کی کتنی قسمیں ہیں بیان کرو۔

جواب۔ فدیہ کے لحاظ سے افطار (یعنی رمضان کا روزہ نہ رکھنے) کی چار قسمیں ہیں۔ پہلا وہ (افطار) جس میں قضا وفدیہ (روزہ کا فدیہ ہے کہ ہر روزہ کے بدلے ایک مد (ڈھائی پاؤ) اناج فقیر یا غریب کو فدیہ کی نیت سے دے) مرض ہیں۔ اس کی

دوصورتیں ہیں۔ (۱) دوسرے (جیسے حاملہ یا دودھ پلانے والی بچہ کے نقصان کے خوف سے روزہ نہ رکھے۔) کے (ضرر کے) خوف سے روزہ نہ رکھنا۔ (۲) قدرت ہونے پر قضا کو تاخیر کرکے روزہ نہ رکھنا یہاں تک کہ (دوسرا) رمضان آجائے۔ دوسرا وہ افطار جس میں قضا فرض ہے فدیہ نہیں یہ بہت ہیں جیسے بیہوش (کیلئے) تیسرا وہ جس میں فدیہ فرض ہے قضا نہیں جیسے زیادہ بوڑھے کیلئے (جسے روزہ رکھنے کی قوت نہ ہو۔) چوتھا وہ جس میں نہ قضا فرض ہے نہ فدیہ جیسے دیوانہ (کے لئے) جس کی دیوانگی عمداً نہ ہو۔

سوال۔ کتنی چیزیں جوف میں جانے سے روزہ نہیں ٹوٹتا ہے بیان کرو۔

جواب۔ سات چیزیں جوف (جوف سے مراد حلق، ناک، کان۔ پیشاب یا پاخانہ کی راہ کے اندر کا حصہ ہے۔) میں جانے سے روزہ نہیں ٹوٹتا ہے۔ (۱۔۲۔۳۔) بھولنے یا نہ جاننے یا جبر سے کوئی چیز جوف میں جائے (۴) تھوک دانتوں میں کی چیز کے ساتھ اندر جائے جسے کسی عذر سے نہ تھوک سے (۵۔۶۔۷) رستہ کا غبار یا چھلنی کے آٹے کا غبار یا اڑتی ہوئی مکھی وغیرہ اندر جائے۔ اللہ تعالیٰ بہتر جانتا ہے میں سخی اللہ سے اور اس کے محبوب نبی کا واسطہ دے کر دعا کرتا ہوں کہ وہ مجھے میرے۔ ماں باپ میرے دوستوں کو اور اسے جو میری طرف منسوب ہو دنیا سے مسلمان نکالے اور میرے ان کے بڑے چھوٹے گناہ بخش دے اور ہمارے سردار محمد بن عبداللہ بن عبدالمطلب بن ہاشم بن عبد مناف پر رحمت نازل فرمائے جو تمام مخلوق کی طرف اللہ کے بھیجے ہوئے ہیں جو جہاد والے رسول اللہ کے دوست نبوت کے فاتح وخاتم کرنے والے ہیں اور آپ کے تمام آل واصحاب پر بھی سب تعریف اللہ کیلئے ہے جو تمام جہاں کا پرودگار ہے۔

☆☆☆

احکام شافعی

دوم

مصنف

عزان بن عبود جابری، حیدر آباد

ناشر

امام شافعی فاؤنڈیشن، ممبئی

فہرست مضامین

مضمون	صفحہ
پانی کا بیان	۴۱
کنویں کا بیان	۴۳
جبیرہ کا بیان	۴۳
استنجا	۴۴
وضو	۴۵
غسل	۴۶
تیمم	۴۷
فاقد الطہورین	۴۸
اذان واقامت	۴۹
نماز کے اوقات	۵۲
پنجوقتہ نمازوں کی رکعتیں	۵۴
اوقات مکروہ	۵۵
جماعت	۵۶
اقتداء	۵۷
نماز وتر	۵۸
نماز کا طریقہ	۵۹
نماز کی سنتیں	۶۰
تشہد	۶۴
سجدۂ سہو	۶۷
سجدۂ تلاوت	۷۱
سجدۂ شکر	۷۳
نماز قصر	۷۳
نماز کسوف وخسوف	۷۵
نماز استسقاء	۷۶
نماز جمعہ	۷۷
جمعہ کی سنتیں	۷۸
نماز عیدین	۷۹
صلاۃ التسبیح	۸۱
نماز تراویح	۸۲
نماز جنازہ	۸۳
تلقین	۸۶
ایصال ثواب	۸۹
روزہ کا بیان	۹۰
فطرہ	۹۲
عقیقہ	۹۳
قربانی	۹۴
حالات امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ	۹۶

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

پانی کا بیان

پانی کی تین قسمیں ہیں: (۱) آبِ مطہر (۲) آبِ طاہر (۳) آبِ نجس

۱۔آبِ مطہر: وہ پانی جو آسمان سے نازل ہوتا ہے یا زمین سے خارج ہوتا ہے جیسے برف اور اُولہ، بارش کا پانی۔ یہ آسمانی پانی ہے اور سمندر، نہر، کنویں، جھرے یا تالاب کا پانی زمینی کہلاتا ہے۔ وضو اور غسل وازالۂ نجاست کے لیے آبِ مطہر چاہئے۔

افضلیت: سب سے افضل وہ پانی تھا جو جنگِ حدیبیہ میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی انگلیوں سے بہا تھا (''معجزہ'' جنگِ حدیبیہ میں جب صحابہ پیاس کی شدت سے بے چین ہوئے تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے چھاگل مانگا اور چھاگل پیش کیا گیا جس میں تھوڑا سا پانی تھا۔ نبی کریم نے اپنا دستِ مبارک اس میں رکھا اور انگلیوں کے درمیان سے پانی بہنے لگا) اس کے بعد آبِ زم زم پھر آبِ کوثر، پھر آبِ نیل اور اس کے بعد دیگر نہروں۔ سیحون جیحون، دجلہ اور فرات کا پانی ہے جس طرح آسمان کو زمین پر فضیلت ہے۔ آسمان کے پانی کو بھی زمین کے پانی پر فضیلت ہے۔ زمین کی مفضولیت سے وہ سرزمین مستثنٰی ہے جس میں نبی ﷺ آرام فرما رہے ہیں۔ یہ زمین آسمان ایک طرف، عرش اور جنت سے بھی افضل ہے (المبسوط۔ ص ۴)

۲۔آبِ طاہر: وہ پانی جو پاک ہے مگر اس سے وضو وغسل جائز نہیں (۱) کسی درخت یا میوے کا نچوڑ (۲) متغیر وہ پانی جس کا رنگ، بو یا مزہ کسی پاک چیز کے ملنے سے بدل جائے۔ جس سے پانی کو بچانا دشوار نہ ہو جیسے زعفران ملنے سے رنگ بدل جائے گلاب کے ملنے سے بو بدل جائے یا شکر کے ملنے سے مزہ بدل جائے (۳) مستعمل پانی یعنی وہ پانی،

جس سے فرض وضو یا غسل کیا گیا ہو۔ پانی قُلَّتَیْن (دو قلے) ہو تو وضو یا غسل کرنے سے مستعمل نہیں کہلاتا دو قلے سے مراد وہ پانی ہے جو ایسے گڑھے میں سما جائے جس کی لمبائی چوڑائی اور گہرائی ایک میٹر کی ہو اور وزن میں چالیس سیر والے من سے تقریباً ساڑھے پانچ من یعنی (دو سو اکتالیس ۲۴۱ لیٹر ہوتے ہیں)

جو پانی رکھے رکھے بو دار ہو گیا ہو یا ایسی پاک چیز کے ملنے سے متغیر ہوگا ہو جس سے پانی کا بچنا دشوار ہو، جیسے مٹی، تالاب کے اطراف کے درختوں کے پتے، کنجال (کائی) وغیرہ ہو تو اس سے وضو غسل وغیرہ جائز ہے۔

۳۔آبِ نجس (۱) قُلَّتَیْن سے کم پانی میں نجاست گر جائے خواہ تھوڑی سی ہو، اور معلوم بھی نہ ہوتی ہو (۲) قلتین یا اس سے زیادہ پانی جس میں اس قدر نجاست گرے کہ پانی متغیر ہو جائے۔

قلتین سے کم پانی میں کچھ نجاست گری اور اس میں دوسرا پانی ڈال کر پورا قلتین کر دیا جائے یا مستعمل پانی کسی جگہ جمع ہو کر دو قلے ہو جائے تو اگر ان دونوں میں کسی قسم کا تغیر نہ ہوا ہو تو ان سے وضو غسل وغیرہ جائز ہے۔

قلتین سے کم پانی میں کوئی مرا ہوا جانور گر پڑے یا زندہ گر کر مر جائے تو پانی نجس ہو جاتا ہے مگر ایسے جانور کے مرنے سے نجس نہیں ہوتا۔

(۱) جو پانی ہی میں زندگی بسر کریں جیسے مچھلی (۲) جس کے بدن میں خون جاری نہیں ہوتا جیسے بھڑ، مکھی، چیونٹی، مچھر، پسو وغیرہ مگر ان میں سے کوئی زہریلا جانور پانی میں مر جائے تو اس کے زہر سے بچنے کے لیے اس پانی کے استعمال سے بچنا چاہئے۔

کتے اور خنزیر کے سوا سب جانوروں کا جھوٹا پانی پاک ہے اس سے وضو غسل وغیرہ جائز ہے مگر کسی جانور کے منہ میں نجاست لگی ہو تو اس کا جھوٹا ناپاک ہے۔

سوالات

۱﴾ پانی کی کتنی قسمیں ہیں؟ ۲﴾ آبِ طاہر کس کو کہتے ہیں؟ ۳﴾ آبِ نجس کی وضاحت کیجئے؟ ۴﴾ وہ دو جانور کونسے ہیں جن کا جھوٹا پانی ناپاک ہے؟

کنویں کا بیان

کنویں کے پانی کا حکم اور پانیوں کے مانند ہے۔ جس طرح اور پانی نجس ہو جاتے ہیں اسی طرح کنویں کا پانی بھی نجس ہو جاتا ہے اور اس کے پاک کرنے کا طریقہ یہ ہے کہ یا تو سب پانی نکال کر پھینک دیا جائے یا اس میں زیادہ پانی ڈالا جائے تا کہ نجاست کا اثر چھپ جائے یا اسے چند روز چھوڑ دیا جائے تا کہ پانی بڑھ جانے سے یا ہوا وغیرہ کی وجہ سے نجاست کا اثر دور ہو جائے۔

سوالات

کنویں کو پاک کرنے کا طریقہ کیا ہے؟

جبیرہ کا بیان

جبیرہ اس پٹی کو کہتے ہیں جو ٹوٹی ہوئی ہڈی کو جوڑنے کے لیے باندھی جاتی ہے، جس میں زخم کی دوسری پٹیاں پھائے بھی شامل ہیں اور اس کو شرع میں ساتر بھی کہا جاتا ہے۔ وضو یا غسل

کرتے وقت جبیرہ کے کھولنے سے ضرر کا خوف ہو تو نہ کھولیں اور آس پاس کی تندرست جگہ کو دھوئیں اور جبیرہ پر مسح کریں لیکن جبیرہ پر مسح کرنے سے بھی ضرر کا اندیشہ ہو تو اس پر بھی مسح نہ کریں۔

وضو کرتے وقت جب اس عضو پر پہنچیں جس پر جبیرہ باندھا ہے اس وقت جبیرہ پر مسح کریں پھر اس کے بعد کا عضو دھوئیں اسی طرح کسی عضو کو دھونا کسی وجہ سے ضرر کرے اور اس پر جبیرہ نہ بندھا ہو تو بھی اس عضو کو نہ دھوئیں بلکہ اس کے عوض تیمّم کرلیں۔

سوالات

۱﴾ جبیرہ کس کو کہتے ہیں؟ ۲﴾ جبیرہ کی حالت میں وضو یا غسل کا طریقہ کیا ہے؟

استنجاء

بیت الخلاء میں جاتے وقت یہ دعا پڑھ کر بائیں پاؤں سے اندر جاؤ۔

دعا: بِسْمِ اللّٰهِ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِكَ مِنَ الْخُبُثِ وَالْخَبَائِثِ ۔ جسم سے کپڑا آہستہ آہستہ جدا کر کے بائیں طرف بوجھ ڈالے ہوئے رفع حاجت کے لیے بیٹھو۔ اس وقت بات چیت کرنا، کھانا پینا، لکیریں مارنا وغیرہ منع ہے۔ حاجت سے فارغ ہونے کے بعد ڈھیلے لے کر پانی سے طہارت کرلو۔ پھر دائیں پاؤں سے باہر نکل کر یہ دعا پڑھو۔

دعا: غُفْرَانَكَ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ اَذْهَبَ عَنِّی الْاَذٰی وَعَافَانِیْ۔

سوالات

۱﴾ استنجاء کا طریقہ بیان کرو؟

۲﴾ بیت الخلاء میں جانے یا نکلنے کے وقت کیا دعا پڑھی جائے؟

وضو کرنے کا طریقہ

جب وضو کرنا چاہو تو قبلہ کی طرف منہ کرکے بیٹھو پہلے اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ نَوَیْتُ سُنَنَ الْوُضُوْءِ ۔ پڑھ کر دونوں ہاتھ پہنچوں تک دھوئیں اس کے بعد مسواک کرکے تین وقت کلی اور غرغرہ کرو (روزہ دار کے لیے غرغرہ کرنا اور بعد زوال مسواک کرنا مکروہ ہے) اور تین دفعہ ناک میں پانی لے کر صاف کرو۔ اور دل میں وضو کی نیت کرو اور اسی وقت منہ سے بھی نَوَیْتُ فَرْضَ الْوُضُوْءِ کہہ کر تین دفعہ تمام چہرہ دھوؤ پھر تین دفعہ دونوں ہاتھ کہنیوں سمیت اس طرح دھوؤ کہ پہلے دایاں بعد بایاں پھر تین وقت نئے پانی سے سر، کان کا مسح کرو۔ اخیر میں دونوں پاؤں ٹخنوں سمیت تین تین دفعہ اس طرح دھوؤ کہ پہلے دایاں اور بعد بایاں۔

وضو میں ضرورت سے زیادہ پانی خرچ کرنا تین دفعہ سے کم یا زیادہ دھونا اور مسح کرنا مکروہ ہے۔ وضو سے فارغ ہونے کے بعد دعا پڑھو۔

دعا: اَشْھَدُ اَنْ لَّآ اِلٰـہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ وَاَشْھَدُ اَنَّ سَیِّدَنَا مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلَّمَ. اَللّٰھُمَّ اجْعَلْنِیْ مِنَ التَّوَّابِیْنَ وَاجْعَلْنِیْ مِنَ الْمُتَطَھِّرِیْنَ وَاجْعَلْنِیْ مِنْ عِبَادِکَ الصّٰلِحِیْنَ. سُبْحَانَکَ اللّٰھُمَّ وَبِحَمْدِکَ اَشْھَدُ اَنْ لَّآ اِلٰـہَ اِلَّا اَنْتَ اَسْتَغْفِرُکَ وَاَتُوْبُ اِلَیْکَ وَصَلَّی اللّٰہُ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلَّمَ.

غسل

جب کوئی ہم بستر ہو یا کسی کو احتلام ہو یا عورت حیض ونفاس سے فارغ ہو جائے تو ان باتوں سے غسل کرنا فرض ہوتا ہے۔

غسل میں دو چیزیں فرض ہیں (۱) نیت (۲) تمام بدن کا دھونا

غسل کا طریقہ

غسل کے وقت قبلہ کی طرف منہ کرکے پہلے اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ. بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ. نَوَیْتُ سُنَنَ الْغُسْلِ. پڑھ کر دونوں ہاتھ پہنچوں تک دھو اگر جسم پر کہیں نجاست ہو تو اس کو پاک کرو پھر پورا وضو کرو اس کے بعد دل میں غسل کی نیت کرو اور اسی وقت منہ سے بھی۔

نیت: (۱) نَوَیْتُ فَرْضَ الْغُسْلِ (۲) نَوَیْتُ رَفْعَ الْجَنَابَۃِ کہو۔

حیض ونفاس والی عورت کے غسل کی نیت:

(۱) نَوَیْتُ رَفْعَ حَدَثِ الْحَیْضِ (۲) نَوَیْتُ رَفْعَ حَدَثِ النِّفَاسِ. نیت کے ساتھ ہی سر پر پانی ڈالو پھر پہلے دائیں اور بعد بائیں طرف پانی ڈال ملتے ہوئے تمام جسم اور بال کو بھگالو۔

غسل سے فارغ ہونے کے بعد وہی دعا پڑھو جو وضو کے بعد پڑھی جاتی ہے۔

غسل میں ضرورت سے زیادہ پانی خرچ کرنا۔ وضو نہ کرنا مکروہ ہے۔ جب کوئی ہم بستر ہو یا کسی کو احتلام ہو تو (۱) نماز پڑھنا (۲) کعبہ کا طواف کرنا (۳) قرآنِ مجید

اٹھانا(۴) یااس کو چھونا(۵) یااس کی تلاوت کرنا(۶) مسجد میں ٹہلنا حرام ہے۔
(دعایاتبرک کی نیت سے پڑھنا جائز ہے مثلاً ربنا آتنا۔الخ۔)

حیض یانفاس والی عورت کوان چھ چیزوں کے علاوہ روزہ رکھنا اور مسجد میں سے گزرنا بھی حرام ہے بشرطیکہ مسجد میں نجاست گرنے کا اندیشہ ہواوراسی طرح حیض ونفاس کے بعد نہانے سے پہلے ہم بستری بھی حرام ہے۔

سوالات

۱ غسل کن چیزوں سے واجب ہوتا ہے؟ ۲ فرائض غسل کیا ہیں؟

۳ بےغسل رہنے کی صورت میں کون کونسے کام حرام ہیں؟

تیمّم

پانی نہ ملے یااس کے استعمال سے ضرر کا اندیشہ ہوتو وضواور غسل کے بجائے تیمّم کرنا چاہئے۔

تیمّم کے فرائض

(۱) مٹی لینے کا قصد کرنا۔خود بخود ہوا سے مٹی لگ جائے تو تیمّم نہیں ہوگا۔(۲) نیت (۳) چہرہ کا مسح کرنا (۴) دونوں ہاتھوں کا کہنیوں سمیت مسح کرنا (۵) ترتیب۔

تیمّم کا طریقہ

جب تیمّم کرنا ہوتو خالص اور پاک مٹی پر دونوں ہاتھ مارو اور دل میں تیمّم کی نیت کرو

(اگر وضو یا غسل کی نیت کی جائے تو درست نہیں ایسا ہی نماز کا وقت داخل ہونے کے پہلے کیجائے تو بھی تیمّم درست نہ ہوگا) اسی وقت منہ سے بھی۔نیت: نَوَیْتُ اِسْتِبَاحَةَ فَرْضِ الصَّلٰوةِ کہہ کرتمام چہرہ پر ملو۔دوبارہ ہاتھ مار کر دونوں ہاتھوں کا مسح کریں۔آخیر میں وہی دعا پڑھو جو وضو اور غسل کے بعد پڑھی جاتی ہے۔

ایک تیمّم سے ایک ہی فرض پڑھنا چاہئے۔جب دوسرا فرض پڑھنا ہوتو دوسرا تیمّم کرلو۔ ہاں فرض کے ساتھ اسی تیمّم سے سنتیں،نماز جنازہ پڑھ سکتے ہیں۔جس سے وضو ٹوٹتا ہو اس سے تیمّم بھی ٹوٹ جاتا ہے۔اس کے سوا پانی کا ملنا یا عذر کا باقی نہ رہنا بھی تیمّم کو توڑ دیتا ہے۔

فَاقِدُالطَّھُوْرَیْن

اگر کوئی شخص بے وضو یا بے غسل ایسی جگہ میں پھنسے کہ وہاں پانی ومٹی نہ مل سکتی ہو مثلاً قیدی یا پہاڑ پر پھنسے ہوئے ہیں تو اس کو فاقد الطھورین کہتے ہیں اس حالت میں وقت کی حرمت کے لیے بے وضو بے غسل وتیمّم کے صرف فرض پڑھنا واجب ہے اور سنتیں مثل سورہ پڑھنا اور دیگر نفل نمازیں پڑھنا حرام ہے لیکن بعد دستیابی پانی یا مٹی حالت سفر میں دوبارہ قضاء کرنا واجب ہے اور مخفی و پوشیدہ نہ رہے کہ شرع شریف میں تیمّم سے یہ غرض ہیکہ نماز نہ ٹل جائے اور وقت نماز کا خالی و بے حرمت نہ گزرے،اس لیے پانی کے بدل مٹی کو جائز رکھا گیا اور یہ خاص امت محمدی کے لیے مرحمت ہوئی ہے۔

سوالات

۱ تیمّم کن صورتوں میں کرنا چاہئے؟ ۲ تیمّم کے فرائض بیان کرو؟

۳﴾ اگر کوئی شخص بے وضو یا بے غسل ایسی جگہ میں پھنس جائے کہ وہاں پانی یا مٹی ملنا مشکل ہے تو اس صورت میں فرض نماز ادا کرنے کے احکام کیا ہیں؟

۴﴾ شرع شریف میں تیمّم کی سہولت کیوں دی گئی ہیں؟

۵﴾ تیمّم کن صورتوں میں باطل ہوتا ہے؟ ۶﴾ فاقد والطہورین سے کیا مراد ہے؟

اذان اور اقامت

پنجگانہ ہر فرض نماز کے لیے اذان اور اقامت کہنا مردوں کو سنت مؤکدہ ہے خواہ نماز ادا ہو یا قضا اور اکیلا پڑھتا ہو یا جماعت سے لیکن جماعت سے نماز پڑھنے کے وقت ایک شخص کا اذان اور تکبیر کہنا کافی ہے اور عورتیں نماز کے لیے اذان نہ کہیں مگر اقامت کہنا ان کو بھی سنت ہے۔

(۱) اذان کے لیے نماز کا وقت ہونا شرط ہے۔ اذان و اقامت سے پہلے درود شریف پڑھنا سنت ہے اور اذان یہ ہے۔

اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ. اَشْھَدُ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ. اَشْھَدُ اَنْ لَّآ اِلٰـہَ اِلَّا اللّٰہُ. اَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّداً رَّسُوْلُ اللّٰہِ. اَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّداً رَّسُوْلُ اللّٰہِ. حَیَّ عَلَی الصَّلٰوۃِ. حَیَّ عَلَی الصَّلٰوۃِ. حَیَّ عَلَی الْفَلَاحِ. حَیَّ عَلَی الْفَلَاحِ. اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ. لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ.

صبح کی اذان میں حی علی الفلاح کے بعد اَلصَّلٰوۃُ خَیْرٌ مِّنَ النَّوْمِ دو مرتبہ کہے۔
اگر عشاء کی اذان میں بصورت تیز ہوا اور آندھی و تاریک شب و گرجنے کے وقت حی علی الفلاح کے بعد اَلَا صَلُّوْا فِیْ رِحَالِکُمْ. دو مرتبہ کہے۔ یعنی اپنے ٹھکانوں میں نماز

پڑھو۔ اذان و اقامت سننے والوں کو سنت ہے کہ موذن جیسا کہے ویسا ہی کہے لیکن حَیَّ عَلَی الصلاۃ حیَّ علی الْفَلَاحِ کے جواب میں لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ. اور اَلصَّلٰوۃُ خَیْرٌ مِّنَ النَّوْمِ کے جواب میں صَدَقْتَ وَبَرَرْتَ وَبِالْحَقِّ نَطَقْتَ کہے۔ جب موذن اَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّداً رَّسُوْلُ اللّٰہِ. کہے تو انگوٹھے چوم کر آنکھوں پر رکھنا جائز ہے اس وقت حَبِیْبِیْ وَسَیِّدِیْ وَقُرَّۃَ عَیْنِیْ مُحَمَّداً رَّسُوْلُ اللّٰہِ کہے۔ (دیکھو جامع المہام ص ۵۹، مقاصد الحسنہ، امام سخاوی شافعی رحمۃ اللہ علیہ، تحفۃ الاخوان ص ۷)

جب اذان ختم ہو تو یہ دعا پڑھو:

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِہٖ صَحْبِہٖ وَسَلِّمْ اَللّٰھُمَّ رَبَّ ھٰذِہِ الدَّعْوَۃِ التَّامَّۃِ وَالصَّلٰوۃِ الْقَآئِمَۃِ اٰتِ سَیِّدَنَا مُحَمَّدَنِ الْوَسِیْلَۃَ وَالْفَضِیْلَۃَ وَالدَّرَجَۃَ الْعَالِیَۃَ وَابْعَثْہُ مَقَاماً مَّحْمُوْداً نِ الَّذِیْ وَعَدْتَّہٗ اِنَّکَ لَا تُخْلِفُ الْمِیْعَادَ. اَللّٰھُمَّ اغْفِرْلِیْ وَلِوَالِدَیَّ وَارْحَمْھُمَا کَمَا رَبَّیَانِیْ صَغِیْراً بِرَحْمَتِکَ یَآ اَرْحَمَ الرَّاحِمِیْنَ.

مغرب میں دعا کے بعد یہ دعا پڑھے۔ اَللّٰھُمَّ ھٰذَا اِقْبَالُ لَیْلِکَ وَاِدْبَارُ نَھَارِکَ وَاَصْوَاتُ دُعَاتِکَ اِغْفِرْلِیْ.

صبح میں بھی دعا کے بعد یہ دعا پڑھے: اَللّٰھُمَّ ھٰذَا اِقْبَالُ نَھَارِکَ وَ اِدْبَارُ لَیْلِکَ وَاَصْوَاتُ دُعَاتِکَ اِغْفِرْلِیْ.

اقامت کہنے والا اول یہ حمد و صلوٰۃ پڑھے: اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰی اٰلِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّبَارِکْ وَسَلِّمْ وَرَضِیَ

اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ اَجْمَعِیْنَ.

پھر اقامت کہے: اقامت کے الفاظ اکہرے ہیں (یعنی صرف ایک ایک بار)

اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ . اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ. اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ .حَيَّ عَلَى الصَّلٰوةِ.حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ.قَدْ قَامَتِ الصَّلٰوةُ قَدْ قَامَتِ الصَّلٰوةُ. اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ.لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ .

اقامت میں قَدْ قَامَتِ الصَّلٰوةُ کے جواب میں یہ کہو۔

اَقَامَهَا اللّٰهُ وَاَدَامَهَا وَاجْعَلْنِيْ مِنْ صَالِحِيْ اَهْلِهَا.

سوائے پانچ فرض کے دیگر نمازیں جو جماعت سے پڑھی جاتی ہیں۔ مثلاً عیدین اور وتر وتراویح وجنازہ وغیرہ اس کے لیے صرف اَلصَّلٰوةُ الْجَامِعَةُ رَحِمَكُمُ اللّٰهِ یاصَلٰوةَ عِيْدِ الْفِطْرِ یا صَلٰوةَ عِيْدِ الْاَضْحٰى یاصلٰوةُ الْوِتْرِ یا صَلٰوةُ التَّرَاوِيْحِ اَثَابَكُمُ اللّٰهُ یاصَلٰوةُ الْجَنَازَةِ رَحِمَكُمُ اللّٰهُ ایک یا دوبار کہنا کافی ہے۔

سوالات

۱ پنجگانہ نمازوں کے اوقات میں اذان اور اقامت کہنے کا کیا حکم ہے؟

۲ اذان کے لیے کونسی بات شرط ہے؟

۳ اذان سے پہلے حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود شریف پڑھنے کا کیا حکم ہے؟

۴ اذان اور اقامت سننے والوں کے لیے کیا حکم ہے؟

۵ نمازِ عیدین، وتر، تراویح اور نمازِ جنازہ کے لیے اذان کے بجائے کیا پڑھا جاتا ہے؟

نماز کے اوقات

دن رات میں ہر مسلمان عاقل بالغ مرد بے حیض ونفاس والی عورت پر پانچ وقت کی نماز فرض ہے۔

(۱) صبح (۲) ظہر (۳) عصر (۴) مغرب (۵) عشاء۔

ان سب نمازوں کو اول وقت پڑھنا افضل ہے۔

صبح کی نماز کا وقت صبح صادق سے سورج نکلنے تک رہتا ہے اس میں دو رکعتیں فرض اور اس کے پہلے دو رکعتیں سنت پڑھنی چاہئیں جو سنت مؤکدہ ہے۔ فرض کی نیت یہ ہے۔

اُصَلِّيْ فَرْضَ الصُّبْحِ رَكْعَتَيْنِ اَدَاءً مُسْتَقْبِلاً اِلَى الْكَعْبَةِ لِلّٰهِ تَعَالٰى. اگر نماز قضا پڑھی جاتی ہے تو اداءً کے بجائے قضاءً کہو اگر مقتدی ہو تو مقتدیاً یا ماموماً کہنا چاہئے۔

سنت کی نیت یہ ہے:

اُصَلِّيْ سُنَّةَ الصُّبْحِ رَكْعَتَيْنِ مُسْتَقْبِلاً اِلَى الْكَعْبَةِ لِلّٰهِ تَعَالٰى

ظہر مغرب اور عشاء کے پہلی سنتوں میں ان کے آگے لفظ قَبْلِيَّةً اور بعد کی سنتوں میں لفظ بَعْدِيَّةً زیادہ کرنا چاہئے اور صبح اور عصر کی سنتوں میں لفظ قَبْلِيَّةً کی ضرورت نہیں۔

صبح کے فرض کی دوسری رکعت کے اعتدال میں رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ کے بعد دعائے قنوت پڑھو۔ دعائے قنوت یہ ہے۔

اَللّٰهُمَّ اهْدِنِيْ فِيْمَنْ هَدَيْتَ وَعَافِنِيْ فِيْمَنْ عَافَيْتَ وَتَوَلَّنِيْ فِيْمَنْ تَوَلَّيْتَ وَ بَارِكْ لِيْ فِيْمَا اَعْطَيْتَ وَقِنِيْ شَرَّ مَاقَضَيْتَ فَاِنَّكَ تَقْضِيْ وَلَا يُقْضٰى عَلَيْكَ وَاِنَّهُ لَا يَذِلُّ مَنْ وَالَيْتَ وَلَا يَعِزُّ مَنْ عَادَيْتَ تَبَارَكْتَ رَبَّنَا وَ

تَعَالَیْتَ فَلَکَ الْحَمْدُ عَلٰی مَاقَضَیْتَ اَسْتَغْفِرُکَ وَاَتُوْبُ اِلَیْکَ وَصَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلٰی سَیِّدِنَامُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَسَلَّمَ.

امام اِهْدِنِیْ کے بجائے اِهْدِنَا، عَافِنِیْ کے بجائے عَافِنَا .تَوَلَّنِیْ کے بجائے تَوَلَّنَا .بَارِکْ لِیْ کے بجائے بَارِکْ لَنَا.وَقِنِیْ کے بجائے وَقِنَا پڑھے اور وَقِنَاشَرَّ مَـاقَضَیْتَ تک اونچی آواز سے کہنا چاہیے۔اور مقتدی سنتے رہیں مگر ہر وقفہ کے ساتھ سب مقتدی اونچی آواز سے آمین کہیں۔

اس کے بعد اخیر تک بقیہ قنوت سب آہستہ آہستہ پڑھیں۔

ظہر کی نماز کا وقت دوپہر ڈھلنے سے ایک سایہ تک رہتا ہے اس میں چار فرض اور اس کے پہلے چار سنتیں اور بعد چار سنتیں پڑھنی چاہئیں۔سنت نمازیں دو رکعتیں جدا جدا پڑھنی افضل ہے۔پہلے دو موکدہ دو غیر موکدہ بعد میں دو موکدہ دو غیر موکدہ ہیں۔

فرض کی نیت یہ ہے:اُصَلِّیْ فَرْضَ الظُّهْرِ اَرْبَعَ رَکَعَاتٍ اَدَاءً مُسْتَقْبِلاً اِلَی الْـکَعْبَةِ لِلّٰهِ تَعَالٰی. عصر کی نماز کا وقت ایک سایہ کے بعد سے سورج ڈوبنے تک رہتا ہے اس میں چار فرض اور اس کے پہلے چار سنتیں (یہ چاروں غیر موکدہ ہیں) پڑھنی چاہئیں۔

فرض کی نیت یہ ہے:اُصَلِّیْ فَرْضَ الْعَصْرِ اَرْبَعَ رَکَعَاتٍ اَدَاءً مُسْتَقْبِلاً اِلَی الْـکَعْبَةِ لِلّٰهِ تَعَالٰی. مغرب کی نماز کا وقت سورج کے ڈوبنے کے بعد سے آسمان کی سرخی غائب ہونے تک رہتا ہے اس میں تین فرض اور اس کے پہلے دو سنتیں (مغرب کے پہلے دو غیر موکدہ۔خفیف پڑھنا مسنون ہے اور بعد دو موکدہ ہیں) پڑھنی چاہئیں۔فرض کی نیت یہ ہے۔

اُصَلِّیْ فَرْضَ الْمَغْرِبِ ثَلاثَ رَکَعَاتٍ اَدَاءً مُسْتَقْبِلاً اِلَی الْکَعْبَةِ لِلّٰهِ تَعَالٰی

عشا کی نماز کا وقت آسمان کی سرخی غائب ہو جانے کے بعد سے صبح صادق تک رہتا ہے۔

اس میں چار فرض ہیں اور اس کے پہلے دو سنتیں (غیر موکدہ) اور بعد دو سنتیں (موکدہ) پڑھنی چاہئیں۔فرض کی نیت یہ ہے۔

اُصَلِّیْ فَرْضَ الْعِشَاءِ اَرْبَعَ رَکَعَاتٍ اَدَاءً مُسْتَقْبِلاً اِلَی الْکَعْبَةِ لِلّٰهِ تَعَالٰی

پنج وقتہ نمازوں کی رکعتوں کی تعداد

پنج وقتہ نمازوں کی جملہ سترہ (۱۷) رکعتیں ہیں، مسافر کے لیے قصر کرنے پر گیارہ رکعتیں۔جمعہ کے ساتھ ظہر نہ پڑھی جائے تو پندرہ رکعتیں ہیں۔اگر جمعہ کے ساتھ ظہر پڑھی جائے تو انیس (۱۹) رکعتیں ہوں گی (المبسوط۔ص:۱۹۱)

جدول میں جو سنتیں بتائی گئیں ہیں ان کو فقہی اصطلاح میں سننِ راتبہ یا توابع کہتے ہیں۔اگر یہ ادا نہ ہوں تو قضاء کرنا سنت ہے۔

وقت نماز	سنتِ موکدہ قبلیہ	سنت غیر موکدہ قبلیہ	فرض	سنتِ موکدہ بعدیہ	سنت غیر موکدہ بعدیہ
فجر	۲	–	۲	۲	۲
ظہر	۲	۲	۴	۲	۲
عصر	–	۴	۴	–	–
مغرب	–	۲	۳	۲	–
عشاء	–	۲	۴	۲ (۳ وتر)	–
جمعہ	۲	۲	۲	۲	۲

نوٹ: جمعہ اور ظہر دونوں پڑھنے کی صورت میں پہلے چار رکعت سنت جمعہ کی نیت سے پھر فرض جمعہ پھر چار رکعت قبلیہ ظہر پھر چار رکعت فرض ظہر اور اس کے بعد چار رکعت سنت بعدیہ ظہر پڑھیں اس کا نتیجہ یہ ہے کہ جمعہ کے بعد سنت بعدیہ جمعہ نہ ہوگی (المبسوط۔ص۱۱۹)

سوال

۱﴾ پنج وقتہ نمازیں کن کن اوقات میں پڑھی جاتی ہیں اور کتنی کتنی رکعت ہیں؟

اوقاتِ مکروہ

جو نفل نماز وقت والی اور سبب والی نہیں ہے ان وقتوں میں منع ہے۔

(۱) صبح کی نماز پڑھنے کے بعد سے آفتاب ایک نیزہ یعنی سوا تین میٹر کے اندازہ بلند ہونے تک۔

(۲) جب آفتاب آسمان کے درمیان میں برابر سر کے اوپر آئے یہاں تک کہ ڈھلے مگر جمعہ کے روز استوا کے وقت نماز جمعہ پڑھنے میں کراہت نہیں۔

(۳) عصر کی فرض نماز پڑھنے کے بعد سے پورا آفتاب غروب ہونے تک مطلق سنت نماز نہ پڑھے لیکن فرض۔ یا سنت کی قضا۔ فجر وعصر کی سنت نماز اگر فرض سے پہلے نہ پڑھی ہو۔ اور جنازے کی نماز تحیۃ المسجد اور تحیۃ الوضو کی سنت جو سبب والی ہیں ان اوقات میں بھی پڑھنا درست ہے۔

سوال

۱﴾ کن اوقات میں نماز پڑھنی مکروہ ہے؟

جماعت

فرض نمازوں کی پہلی رکعت میں جماعت مرد کے لیے فرض کفایہ ہے اور بقول نووی یہی اصح ہے۔ ابوشجاع اور رافعی نے جماعت کو سنت موکدہ قرار دیا ہے۔ اگر مقتدی امام کے ساتھ جماعت میں، رکوع میں، طمانیت (یعنی سکون کی حالت میں) شریک رہا تو رکعت مل جائے گی۔ اور اگر اس قدر تاخیر سے شریک ہو کہ رکعت نہ ملے لیکن ابھی پہلا سلام نہ ہو تو صرف جماعت اس کو ملے گی لیکن نماز جمعہ کی پہلی رکعت میں جماعت فرض عین ہے اور نماز جمعہ حاصل نہیں ہوتی جب تک کہ کم سے کم ایک رکعت امام کے ساتھ نہ ملے۔ اگر دوسری رکعت کی طمانیت کے بعد شریک ہو تو جمعہ کی نیت کرے مگر فرض ظہر کی تکمیل کرے۔ عیدین، کسوفین وتر رمضان، نماز استسقاء اور تراویح ایسی سنت نمازیں ہیں جن کو جماعت کے ساتھ پڑھنا سنت موکدہ ہے اس کے سوائے دیگر سنتیں جماعت سے پڑھنا مباح ہے۔

نیت: (مقتدی) پر واجب ہے کہ مَأمُوْماً یامُقْتَدِیاً لِهٰذَا الْإِمَامِ کہے اور امام کے تابع ہو کر نماز پڑھنے کی نیت کرے۔ امام کے نام کا تعین کرنا واجب نہیں ہے۔ واقعی طور پر امام کی اقتداء کافی ہے اگر چہ کہ اس کو نہ جانتا ہو اگر امام کے نام کا تعین کرے اور غلط نام کہے تو نماز باطل ہوگی۔ امام کے لیے امامت کی نیت صرف نماز جمعہ میں واجب ہے، دوسری نمازوں میں واجب نہیں بلکہ مستحب ہے۔ اگر امام نیت نہ کرے تو صرف امام کو جماعت کی فضیلت حاصل نہ ہوگی۔

اقتداء

پیروی کرنے کو کہتے ہیں اور یہاں دوسرے شخص کے پیچھے نماز پڑھنا مراد ہے۔

نماز پڑھانے والے کو امام اور پیچھے پڑھنے والے کو ماموم کہتے ہیں۔

جائز ہے کہ آزاد شخص غلام کے پیچھے اور بالغ ممیز کے کے پیچھے نماز پڑھے۔ غیر ممیز لڑکے کی اقتداء صحیح نہیں ہے۔ مرد کے لیے عورت کی اقتداء اور قاری کے لیے امی کی اقتداء صحیح نہیں۔ ماموم کی اقتداء صحیح نہیں ہوسکتی۔ البتہ امام کے سلام کے بعد ماموم بھی ویسا ہی ہے جیسا کہ منفرد وغیرہ۔

ممیز: وہ لڑکا جو سنِ بلوغ کے قریب پہنچا ہو اور جس میں قوت تمیز پیدا ہو چکی ہو۔

قاری: وہ شخص ہے جو قرآن صحت مخارج وصفات کے ساتھ پڑھ سکتا ہو۔

اُمّی: وہ شخص جو سورۂ فاتحہ صحت کے ساتھ نہ پڑھ سکے۔

مقام: ماموم امام کے تابع مسجد میں جہاں چاہے نماز پڑھ سکتا ہے لیکن شرط یہ ہے کہ ماموم امام کی نماز سے باخبر ہو یعنی امام کو یا بعض صف کو دیکھتا ہو اور امام سے آگے نہ ہو امام سے آگے ہونے یا نہ ہونے کا تعین پاؤں کی ایڑھی سے ہوگا۔ اگر ماموم امام کے آگے ہو تو ماموم کی نماز نہ ہوگی۔ برابر ہونے میں کوئی مضائقہ نہیں لیکن مندوب یہ ہے کہ ذرا پیچھے رہے اور اس طرح پیچھے رہنے سے منفرد نہیں ہوتا اور نہ جماعت کی فضیلت کو کھوتا ہے۔ جائز ہے کہ امام مسجد میں ہو اور ماموم بیرونِ مسجد بشرطیکہ امام سے قریب یعنی تین ہاتھ کے فاصلہ کے اندر ہو اور امام کی نماز سے باخبر ہو اور کوئی چیز درمیان میں حائل نہ ہو۔ فاصلہ کا شمار مسجد کے آخری حصے سے ہوگا۔ اگر جماعت کی نماز مسجد میں نہ ہو تو

دوصورتیں ہیں۔ کھلا مقام ہو یا کوئی عمارت ہو، بشرطیکہ تین ہاتھ سے زیادہ فصل امام اور ماموم کے درمیان نہ ہو اور ان دونوں کے درمیان کوئی چیز حائل نہ ہو۔

سوالات

۱ جماعت کا کیا حکم ہے؟ ۲ اقتدا کی کتنی شرطیں ہیں؟

۳ وہ کونسی سنت نمازیں ہیں جن کو جماعت کے ساتھ پڑھنا سنت مؤکدہ ہے؟

نماز وتر

وتر کی نماز سنت موکدہ ہے جو عشاء کی سنتوں کے بعد پڑھی جاتی ہیں۔ وتر کی کم از کم ایک رکعت ہے اور زیادہ سے زیادہ گیارہ رکعتیں ہیں مگر تین رکعتیں پڑھنا افضل ہے۔ ان تین رکعتوں کے پڑھنے کا طریقہ یہ ہے۔ دو رکعت اور ایک علیحدہ علیحدہ سلام سے پڑھیں۔ پہلے دو رکعت کی نیت کرکے پڑھیں۔ نیت: اُصَلِّی مِنْ صَلٰوۃِ الْوِتْرِ رَکْعَتَیْنِ لِلّٰہِ تَعَالٰی. اس میں سورۂ فاتحہ کے بعد پہلی رکعت میں سورہ سَبِّحِ اسْمَ رَبِّکَ الْاَعْلٰی. دوسری رکعت میں سورہ قُلْ یٰٓاَیُّھَا الْکٰفِرُوْنَ. پڑھے۔ بعد سلام ایک رکعت کی نیت اُصَلِّیْ رَکْعَۃَ الْوِتْرِ لِلّٰہِ تَعَالٰی کرکے سورہ فاتحہ کے بعد سورہ قل ھو اللہ احد...... سورہ فلق اور سورہ الناس پڑھے۔ اگر تین رکعتیں وصل یعنی ملا کر پڑھیں تو ایک ہی تشہد کے ساتھ پڑھیں۔ مگر علیحدہ پڑھنا افضل ہے۔ اگر کوئی تہجد پڑھتا ہے تو تہجد کی نماز کے بعد وتر پڑھے۔ وتر کی نماز رمضان شریف میں جماعت کے ساتھ پڑھنا سنت ہے۔ خواہ تراویح پڑھے یا نہ پڑھے۔ رمضان کی سولھویں رات سے نمازِ وتر کی اخیر رکعت میں رہنا

لک الحمد کہنے کے بعد اعتدال میں دعائے قنوت پڑھنا چاہئے جو صبح کی نماز میں پڑھی جاتی ہے۔ اگر قنوت چھوٹ جائے تو سجدۂ سہو کرنا چاہیے۔

نوٹ: دعائے قنوت نماز کے اوقات میں دیکھئے۔

سوالات

۱ نماز وتر کب پڑھی جاتی ہے اور اس کی کتنی رکعتیں پڑھنی افضل ہیں؟

۲ اگر وتر کی نماز تین رکعتیں پڑھیں تو کس طرح پڑھیں؟

۳ رمضان شریف میں وتر کی نماز جماعت کے سات پڑھنا کیسا ہے؟

۴ رمضان کی سولھویں رات سے وتر کی آخری رکعت میں کونسی دعا پڑھیں؟ اور دعا چھوٹ جائے تو کیا کریں؟

نماز کا طریقہ

نماز کبھی نہ چھوڑو۔ اگر کھڑے رہنے کی قدرت نہ ہو تو بیٹھ کر پڑھو۔ بیٹھنے کی طاقت نہ ہو تو لیٹ کر پڑھو۔ یہ بھی نہ ہو سکے تو اشاروں ہی سے نماز ادا کرو۔

نماز کے لیے بدن کپڑا جگہ پاک ہونا چاہیے۔ بدن ڈھاکیں اگر مرد کا ناف سے گھٹنوں تک عورت کا منہ اور پنچوں کے سوائے بدن کا کوئی حصہ کھلا رہے تو نماز نہیں ہوتی۔ (اگر ہوا سے کپڑا ہٹ جائے اور اسی وقت برابر کرلیا جائے تو مضائقہ نہیں)

نماز کی سنتیں

(۱) زبان سے نیت کرنا (۲) رفع یدین کرنا

یعنی دونوں ہاتھ کاندھوں تک اس طرح اٹھانا کہ انگوٹھا کان کی لو کے نیچے اس کے مقابل آجائے اور ہتھیلیوں کا پیٹ قبلہ کی طرف رہے) تکبیر تحریمہ کے وقت رکوع میں جاتے وقت رکوع سے سر اٹھاتے وقت اور تیسری رکعت کے لیے کھڑے ہوتے وقت (۳) فرض نماز کی صرف پہلی رکعت میں توجہ پڑھنا (۴) بسم اللہ سے پہلے تعوذ پڑھنا (۵) سورہ فاتحہ کے بعد آمین کہنا (۶) سورہ فاتحہ کے بعد کوئی سورہ پڑھنا (۷) رکوع سجود میں جاتے وقت اور سجود سے اٹھتے وقت تکبیر کہنا (۸) رکوع میں رکوع کی تسبیح پڑھنا (۹) رکوع سے اٹھتے وقت تسمیع پڑھنا (۱۰) اعتدال میں تحمید پڑھنا (۱۱) صبح کی فرض نماز میں دوسری رکعت کے اعتدال میں اور رمضان کی سولھویں رات سے اخیر تک وتر کی آخری رکعت کے اعتدال میں دعائے قنوت پڑھنا (۱۲) سجدہ میں سجدے کی تسبیح پڑھنا (۱۳) جلسہ میں جلسہ کی دعا پڑھنا (۱۴) جلسہ استراحت یعنی دوسری اور چوتھی رکعت کے لیے اٹھتے وقت ذرا بیٹھنا (۱۵) پہلا قعدہ یعنی تین اور چار رکعت والی نماز میں دو رکعت کے بعد بیٹھنا (۱۶) پہلے قعدے میں تشہد پڑھنا (۱۷) پچھلے قعدے میں تشہد کے بعد درود شریف اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ تک پڑھنا (۱۸) قعدۂ اخیرہ میں پورا درود پڑھنا (۱۹) درود کے بعد دعا پڑھنا (۲۰) پہلے قعدہ میں سیدھا پاؤں کھڑا کرکے بائیں پاؤں پر بیٹھنا اور اخیر قعدہ میں بایاں پاؤں دائیں طرف نکال کر بائیں کولہے پر بیٹھنا (۲۱) تشہد میں الا اللہ کہتے ہوئے شہادت کی انگلی قبلہ کی طرف کھڑی کرنا (۲۲) دوسرا سلام کہنا (۲۳) پہلے سلام کے لیے دائیں طرف اور دوسرے سلام کے لیے

بائیں طرف منہ پھیرنا (۲۴) نماز میں اول سے اخیر تک نظر سجدے کی جگہ رکھنا (۲۵) جہریہ نماز میں آواز سے اور سریہ نماز میں آہستہ سے قرأت پڑھنا۔

ان سنتوں میں نمبر ۱۱، ۱۵، ۱۶، ۱۷، اور ۱۸، ان پانچ سنتوں کو سنت ابعاض کہتے ہیں اگر یہ چھوٹ جائیں تو سجدۂ سہو کرنا چاہئے اور باقی سنتیں ہیئات ہیں اگر یہ فوت ہو تو سجدۂ سہو نہیں ہے۔

حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم ہمیشہ جماعت کے ساتھ نماز پڑھا کرتے تھے۔ اس لیے ہم کو بھی چاہئے کہ ان کی پیروی کریں اور جماعت کے ساتھ نماز ادا کریں۔ سنتیں بیٹھ کر ادا کرے تو اس کو آدھا ثواب ملے گا۔ سوائے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے کیوں کہ آں حضرت ﷺ کا بیٹھ کر یا لیٹ کر نماز ادا فرمانا اجر میں مساوی اس لیے ہے کہ یہ منجملہ آپ کی خصوصیات سے ہے۔

جب اقامت ہو جائے تو امام قبلہ کی طرف منہ کرے پھر نیت باندھ کر تکبیر تحریمہ (اللہ اکبر) کہتا ہوا دونوں ہاتھ کانوں تک اٹھائے۔ اس کے بعد سینہ اور ناف کے درمیان دایاں ہاتھ بائیں ہاتھ کے پہنچے پر رکھے۔ پاؤں کے درمیان ایک بالشت کا فاصلہ رہے مقتدی بھی اسی طرح کرے۔ مگر عورت کے پاؤں ملے رہیں۔ پھر امام اور مقتدی سب کے سب دعائے استفتاح پڑھیں۔ دعائے استفتاح یہ ہے (استفتاح کو دعائے توجیہ بھی کہتے ہیں)

اَللّٰهُ اَكْبَرُ كَبِيراً وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ كَثِيراً وَسُبْحَانَ اللّٰهِ بُكْرَةً اَصِيلاً وَجَّهْتُ وَجْهِيَ لِلَّذِيْ فَطَرَ السَّمٰوَاتِ وَالْاَرْضَ حَنِيفاً مُّسْلِماً وَّمَآ اَنَا مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ . اِنَّ صَلٰوتِيْ وَنُسُكِيْ وَمَحْيَايَ وَمَمَاتِيْ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ لاَ شَرِيْكَ لَهٗ وَبِذٰلِكَ اُمِرْتُ وَاَنَا مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ.

اس کے بعد اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيْمِ. پڑھو پھر سورہ فاتحہ یعنی بسم اللہ سے ولا الضالین تک پڑھنا۔ امام اور مقتدی دونوں پر فرض ہے۔ اس طرح کہ کسی حرف کی تبدیلی یا کسی تشدید کی کمی نہ ہو۔

بہتر طریقہ یہ ہے کہ امام کے سورۂ فاتحہ پڑھنے تک مقتدی خاموش رہے جب امام ولا الضالین کہے تو سب کے سب مل کر اونچی آواز سے آمین (قبول کر) کہیں۔ پھر امام اتنی دیر تک خاموش رہے کہ مقتدی سورہ فاتحہ پڑھ لے۔ اس کے بعد امام قرآن شریف کا کوئی سورہ یا کچھ آیتیں پڑھے۔ مگر ایک سے ایک لگی ہوئی سورہ پڑھنا اور بڑے سورتوں کی بہت آیتوں سے چھوٹا مکمل سورہ پڑھنا افضل ہے۔ اور مقتدی کچھ نہ پڑھے۔

صبح کی دونوں اور مغرب اور عشاء کی پہلی دو رکعتوں میں قرأت بلند آواز سے پڑھے اور مغرب کی اخیر رکعت اور عشا کی آخیر دو رکعتوں میں اور ظہر اور عصر کی چاروں رکعتوں میں قرأت آہستہ پڑھی جائے۔

آواز سے یا آہستہ پڑھنے کے متعلق عورتوں کے لیے بھی یہی حکم ہے۔ مگر جب وہاں اجنبی شخص ہو تو سب نمازوں میں آہستہ ہی پڑھنا چاہئے۔ قرأت کے بعد امام اور مقتدی رفع یدین کریں (رفع یدین چار مقامات کریں (۱) تکبیر تحریمہ کے وقت (۲) ہر رکوع کے وقت (۳) ہر رکوع سے اٹھتے وقت (۴) تشہد اول سے اٹھتے وقت دونوں ہاتھ کانوں تک اٹھائے) اور اسی وقت امام آواز سے اور مقتدی آہستہ سے تکبیر کہتے ہوئے سب کے سب رکوع کریں۔ پہلے امام بعد مقتدی رکوع میں دونوں گھٹنے دونوں ہاتھوں سے انگلیاں کھول کر پکڑے اور ہاتھ پاؤں سیدھے رکھے۔ سر پیٹ۔ کولہوں کو ہموار رکھے۔

اور رکوع کی تسبیح سُبْحَانَ رَبِّیَ الْعَظِیْمِ وَبِحَمْدِہٖ تین دفعہ کہے۔اس کے بعد پہلے امام پھر مقتدی دونوں. سَمِعَ اللّٰہُ لِمَنْ حَمِدَہٗ کہتے ہوئے کھڑے ہوجائیں اور رفع یدین کریں۔سب کے سب رَبَّنَا لَکَ الْحَمْدُ کہیں اور یہ بھی زیادہ کریں۔حَمْداً کَثِیْراً طَیِّباً مُّبَارَکاً فِیْہِ مِلْءَ السَّمٰوٰاتِ وَالْاَرْضِ وَمِلْءَ مَاشِئْتَ مِنْ شَیْءٍ بَعْدُ.

پھر امام آواز سے اور بعد مقتدی آہستگی سے تکبیر کہتے ہوئے سب سجدہ میں جائیں۔

سجدہ میں جاتے وقت پہلے دونوں گھٹنے زمین پر رکھیں اس کے بعد دونوں ہاتھ پھر پیشانی اور ناک۔ دونوں ہاتھ اور پاؤں کی انگلیاں ملی ہوئی ہوں اور ان کا رخ کعبہ کی طرف ہو۔ بازو بغلوں سے اور پیٹ رانوں سے الگ رہے۔عورت کو چاہئے کہ رکوع وسجود اور قیام میں اپنے اعضا سمیٹے ہوئے رکھے اس کے بعد سب کے سب سجدہ کی تسبیح سُبْحَانَ رَبِّیَ الْاَعْلٰی وَبِحَمْدِہٖ تین دفعہ کہیں، پھر امام آواز سے اور مقتدی آہستگی سے تکبیر کہتے ہوئے اٹھ بیٹھیں اور دونوں ہاتھ رانوں پر اس طرح رکھے کہ انگلیوں کے سر گھٹنوں سے مل جائیں اس وقت یہ دعا رَبِّ اغْفِرْلِیْ وَارْحَمْنِیْ پڑھے۔پھر امام آواز سے اور مقتدی اس کے بعد آہستہ سے تکبیر کہتے ہوئے سجدہ میں جا کر پہلی دفعہ کی طرح تین مرتبہ تسبیح پڑھیں۔اس کے بعد امام آواز سے اور مقتدی آہستگی سے تکبیر کہتے ہوئے کھڑے ہوجائیں۔دوسری اور چوتھی رکعت کے لیے سجدے سے اٹھتے وقت اللہ اکبر کہتے ہوئے ایک تسبیح کی مقدار بیٹھ جائے اور زمین پر ہاتھ ٹیک کر اٹھے،اس بیٹھنے کو جلسۂ استراحت کہتے ہیں۔پھر دوسری رکعت بھی پہلی رکعت کی طرح ادا ہو۔مگر اس میں دعائے استفتاح نہ پڑھیں۔جب دوسری رکعت پوری ہوجائے تو دونوں سجدوں کے بعد تکبیر کہتے ہوئے بیٹھ کر تشہد پڑھے۔

تشہد

اَلتَّحِیَّاتُ الْمُبَارَکَاتُ الصَّلَوٰاتُ الطَّیِّبَاتُ لِلّٰہِ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ اَیُّھَا النَّبِیُّ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ اَلسَّلَامُ عَلَیْنَا وَعَلٰی عِبَادِاللّٰہِ الصَّالِحِیْنَ اَشْھَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَ اَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّداً رَّسُوْلُ اللّٰہِ.

درود

(اس درود کو درود ابراہیمی کہتے ہیں اس کا پڑھنا افضل ہے۔اگر اس سے چھوٹا درود مثلا: اللھم صلی علی محمد وعلی ال محمد پڑھا جائے تو بھی کافی ہے)

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ عَبْدِکَ وَرَسُوْلِکَ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ وَعَلٰی اٰلِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّ اَزْوَاجِہٖ وَذُرِّیَّتِہٖ کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰی سَیِّدِنَا اِبْرَاھِیْمَ وَعَلٰی اٰلِ سَیِّدِنَا اِبْرَاھِیْمَ وَبَارِکْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ عَبْدِکَ وَرَسُوْلِکَ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ وَعَلٰی اٰلِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّ اَزْوَاجِہٖ وَذُرِّیَّتِہٖ کَمَا بَارَکْتَ عَلٰی سَیِّدِنَا اِبْرَاھِیْمَ وَعَلٰی اٰلِ سَیِّدِنَا اِبْرَاھِیْمَ فِی الْعَالَمِیْنَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ.

دعا

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِکَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَمِنْ عَذَابِ جَھَنَّمَ وَمِنْ شَرِّ فِتْنَۃِ الْمَحْیَا وَالْمَمَاتِ وَمِنْ شَرِّ فِتْنَۃِ الْمَسِیْحِ الدَّجَّالِ وَاَعُوْذُبِکَ مِنَ الْمَاْثَمِ وَالْمَغْرَمِ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ ظَلَمْتُ نَفْسِیْ ظُلْماً کَثِیْراً وَّلَا یَغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّا اَنْتَ فَاغْفِرْلِیْ مَغْفِرَۃً مِّنْ عِنْدِکَ وَارْحَمْنِیْ اِنَّکَ اَنْتَ الْغَفُوْرُ الرَّحِیْمُ.

اوراگر تین یا چار رکعتوں والی نماز ہوتو دو رکعت کے بعد تشہد پورا پڑھ کر درود صرف اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ تک پڑھے اس کو تشہد اول کہتے ہیں اس میں بایاں پاؤں بچھا کر اس پر بیٹھیں اور دایاں پاؤں کا پنجہ کھڑا رکھیں اس طرح کہ اس کی انگلیوں کا رخ قبلہ کی طرف رہے۔اس بیٹھک کو افتراش کہتے ہیں۔

تشہد کے وقت دونوں ہاتھ رانوں پر اس طرح رکھے کہ انگلیوں کے سر گھٹنوں تک پہنچیں۔مگر دائیں مٹھی بند کر کے صرف کلمہ کی انگلی اس طرح دراز رکھی جائے کہ انگوٹھا اس کی جڑ یا بیچ کے پورے سے متصل رہے۔تشہد میں الا اللہ کہتے وقت کلمہ کی انگلی اٹھانی چاہئے۔سلام پھیرنے تک اسی پر نظر رکھے انگلی کو حرکت دینا مکروہ ہے۔اس کے بعد تکبیر کہتے ہوئے اٹھیں اور رفع یدین کریں اور باقی رکعتیں بھی اسی طرح پڑھیں مگر ان میں فقط سورہ فاتحہ پڑھنا چاہئے۔

اخیر رکعت میں تشہد پڑھنے کو تشہد اخیر کہتے ہیں اس میں دائیں پاؤں کے پنجہ کو کھڑا رکھیں۔اس طرح کہ اس کی انگلیوں کا رخ قبلہ کی طرف رہے اور بائیں پاؤں کو دائیں کی پنڈری کے نیچے سے نکال کر زمین پر ٹک کر بیٹھیں اس بیٹھک کو تورک کہتے ہیں۔تشہد اور پورا درود اور دعا پڑھیں جو اوپر گزر چکا ہے۔

اس کے بعد امام آواز سے اور مقتدی آہستگی سے پہلے دائیں پھر بائیں منہ کر کے سلام پھیریں یعنی السلام علیکم ورحمۃ اللہ کہیں۔ہر فرض نماز کے سلام پھیرنے کے بعد دائیں ہاتھ سے پیشانی کو تین دفعہ پوچھتے ہوئے اَسْتَغْفِرُ اللّٰہ کہیں پھر سبحان اللہ (۳۳) بار الحمد (۳۳) بار اللہ اکبر (۳۳) بار لَا اِلٰـہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ لَہُ الْمُلْکُ وَلَہُ الْحَمْدُ یُحْیِ وَیُمِیْتُ وَھُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْر۔ ایک بار کہے۔

دعا

رَبَّنَا اٰتِنَا فِی الدُّنْیَا حَسَنَةً وَّفِی الْاٰخِرَۃِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ وَصَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی وَسَلَّمَ عَلٰی خَیْرِ خَلْقِہٖ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّ عَلٰی اٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ اَجْمَعِیْنَ. اٰمِیْن.

اس دعا کے بعد امام یا منفرد تمام کے والدین، اقربا، دوست واحباب اساتذہ کرام اولیاء کرام اور تمام مسلمین ومسلمات کے لیے دعائے مغفرت کریں۔ باقی اذکار نماز و وظائف کے لیے۔اذکار امام نووی۔حصن حصین وغیرہ ملاحظہ فرمائیں۔امام اٹھنے تک سب بیٹھے رہیں۔اگر جماعت ہو رہی ہے تو اس کے ساتھ جس حالت میں ہو مل جانا چاہئے۔جب امام پہلا سلام پھیرے تو تم کھڑے ہو جاؤ اور باقی نماز پوری کر لو۔یہ بھی یاد رہے کہ نماز کے الفاظ وارکان نہایت آہستہ آہستہ ادا ہوں جلدی نہ کی جائے۔نماز میں ادھر ادھر نہ دیکھیں جو کچھ پڑھا جائے اس کے معنی معلوم ہوں تو معنوں پر دھیان رکھیں۔
فرض نماز کا اعادہ ایک مرتبہ مسنون ہے خواہ جماعت کے ساتھ ہو یا منفرد پڑھے اگر چہ کہ جماعت کے ساتھ پڑھ چکا ہو پہلی نماز ہی اس کا فرض ہے۔دوسری بار پڑھی ہوئی نماز نفل ہوگی۔اور نماز جنازہ کا اعادہ مسنون نہیں۔

سوالات

(۱) نماز میں کتنے فرض ہیں؟ (۲) نماز میں کتنی سنتیں ہیں؟ (۳) نماز میں کھڑے رہنے کی صورت میں دونوں پاؤں کے درمیان کتنا فاصلہ رہے؟ (۴) نماز میں ہاتھ کس طرح اور کہاں باندھیں؟ (۵) نماز میں امام اور مقتدی دونوں پر سورہ فاتحہ پڑھنے کا کیا حکم ہے؟ (۶) کون کونسی

نمازوں میں قرأت بلند آواز سے پڑھے؟ (۷) نماز میں رفع یدین کتنے مقامات پر کیا جاتا ہے؟ (۸) تشہد میں انگلی کب اٹھائیں اور کس طرح رکھیں؟ (۹) رکوع وسجود اور قیام کی حالت میں اپنا جسم کیسا رکھیں؟ (۱۰) فرض نماز کا اعادہ کرنا کیسا ہے؟ (۱۱) نماز کا عملی طریقہ کر کے بتاؤ؟

سجدۂ سہو

(۱) اگر نماز میں سجدۂ سہو کا کوئی سبب ہوجائے تو سجدہ کرنا سنت ہے اگر نہ کرے تو نماز باطل نہیں ہوتی۔ لیکن اتنا ثواب کم ہوجاتا ہے۔ اور سہو کے سجدے دو ہیں جو التحیات پڑھنے کے بعد اور سلام پھیرنے سے پہلے کرنا چاہئے۔ سجود سہو میں یہ تسبیح پڑھے: سُبْحَانَ مَنْ لَّا یَسْھُوْ وَلَا یَنَامُ (۲) اگر کوئی شخص پہلی التحیات یا اس کے بعد درود نہ پڑھے تو سجدہ سہو کرنا چاہئے لیکن آخر کی التحیات اور اس کے بعد درود پڑھنا یہ دونوں فرض ہیں۔ اگر نہ پڑھے تو نماز نہیں ہوتی۔ پس سجدۂ سہو سے ان کا عوض نہیں ہوجاتا (۳) اگر کوئی شخص بھول سے پہلا قعدہ ترک کر کے کھڑا ہوجائے تو یا بھول سے دعا قنوت چھوڑ کر سجدہ کرے پھر یاد آجائے یا عمداً ایسا کرے تو التحیات پڑھنے کے لیے نہ بیٹھے اور دعا قنوت کے واسطے کھڑا نہ ہوجائے بلکہ ویسی ہی نماز پڑھتا جائے اور آخر میں سجدۂ سہو کر کے سلام پھیرے اور اگر کھڑے ہوجانے کے بعد التحیات کے لیے بیٹھ جائے یا سجدہ میں سر رکھنے کے بعد قنوت کے لیے کھڑا ہوجائے تو نماز باطل ہوجاتی ہے (۴) اگر کوئی شخص پہلا قعدہ بھول کر اٹھنے لگے اور اب تک رکوع کی حد تک نہ اٹھا ہو اتنے میں یاد آجائے تو بیٹھ جائے اور التحیات پڑھ کر باقی نماز پوری کرے اور سجدۂ سہو نہ کرے اور اگر رکوع کی حد تک یا اس سے زیادہ اٹھنے کے بعد یاد آجائے تو بھی بیٹھ جائے اور آخر میں سجدۂ سہو کرے اور اسی طرح دعائے قنوت بھول جائے اور رکوع کی حد تک یا اس سے زیادہ جھکنے کے بعد سجدے میں پہنچنے کے

پہلے یاد آئے تو کھڑا ہو کر قنوت پڑھے اور سجدہ سہو بھی کرے لیکن اگر رکوع کی حد تک پہنچنے سے پہلے یاد آجائے تو کھڑے ہو کر قنوت پڑھے اور سجدہ سہو نہ کرے (۵) اگر امام پہلا قعدہ چھوڑ کر کھڑا ہوجائے تو مقتدی بھی امام کی متابعت سے کھڑے ہوجائیں۔ اور اگر کھڑے نہ ہوجائیں بلکہ التحیات کے لیے بیٹھ جائیں تو ان کی نماز باطل ہوجاتی ہے اگر امام سے جدا ہوجانے کی نیت دل میں نہ کریں تو اور اسی طرح اگر امام پہلے قعدے میں بیٹھے اور مقتدی بھولے سے کھڑے ہوجائیں تو بھی لازم ہے کہ امام کی متابعت کے لیے بیٹھ جائیں۔ اور پہلی صورت میں اگر امام سجدۂ سہو کرے تو مقتدی بھی سجدہ سہو کریں۔ اور اگر امام سجدہ نہ کرے تو اس کے سلام کے بعد مقتدی سجدہ سہو کریں۔ کیوں کہ امام کا سہو مقتدی پر آتا ہے اور دوسری صورت میں سجدہ نہ کریں (۶) اگر امام پہلا قعدہ چھوڑ کر کھڑا ہوجائے اور مقتدی بھی اس کی متابعت کے لیے کھڑے ہوجائیں پھر امام قعدے میں بیٹھ جائے تو مقتدی نہ بیٹھیں بلکہ امام سے جدا ہوجانے کی نیت دل میں کر کے نماز پوری پڑھ کے سجدۂ سہو کریں کیوں کہ امام کے بیٹھ جانے کے سبب سے اس کی نماز باطل ہوگئی مقتدی بیٹھ کر اپنی نماز باطل نہ کریں۔ اسی طرح اگر امام دعا قنوت چھوڑ کر سجدے کرے اور مقتدی بھی اس کی پیروی سے سجدہ کریں پھر امام قنوت پڑھنے کے واسطے سجدے سے کھڑا ہوجائے تو مقتدی کھڑے نہ ہوجائیں بلکہ اپنی نماز پوری کر کے سجدۂ سہو کریں (۷) اگر شافعی شخص صبح کی نماز میں حنفی کی اقتداء کرے اور دعائے قنوت پڑھ کر پہلے سجدے میں امام کے ساتھ مل سکے تو قنوت پڑھنا اس کو سنت ہے اور اگر اس میں نہ مل سکے تو پڑھنا سنت نہیں۔ اور اگر پڑھے یا نہ پڑھے تو بھی دونوں صورتوں میں امام کے سلام کے بعد سجدہ سہو کرے۔ اور اسی طرح اگر اس کے ساتھ ایک رکعت ملی ہو تو اپنی دوسری رکعت میں قنوت پڑھ کر بھی سجدہ کرے۔ (۸)

اگر کوئی شخص رکوع یا سجدہ بھول سے زیادہ کرے یا دو سجدوں کے درمیان بھول سے دیر تک بیٹھے یا اعتدال میں سہو سے دیر تک کھڑا رہے یا سورہ فاتحہ پوری یا تھوڑی سی رکوع یا سجود یا قعدے میں پڑھے یا التحیات پوری یا تھوڑی سی رکوع یا سجود یا قیام میں پڑھے یا قنوت میں یا پہلے قعدے میں درود نہ پڑھے یا آخر کے قعدے میں آل پر درود نہ پڑھے یعنی وعلی آلہ نہ کہے تو ان سب تیرہ صورتوں میں سجدۂ سہو کرے (۹) اگر کسی کو شک آئے کہ میں نے رکوع یا سجدہ زیادہ کیا ہے تو اس پر سجدہ سہو نہیں ہے (۱۰) اگر کوئی شخص ظہر یا عصر یا عشا میں پانچویں رکعت کے واسطے اور مغرب میں چوتھی رکعت کے واسطے اور صبح میں تیسری رکعت کے واسطے بھول سے کھڑا ہو جائے تو یاد آتے ہی بیٹھ جائے پھر اگر التحیات پہلے نہ پڑھی ہو تو اس کو پڑھ کر سجدۂ سہو کرے۔ اور اگر التحیات پڑھی ہو تو بیٹھ کر فقط سجدہ سہو کر کے سلام پھیرے (۱۱) اگر کسی کو آخر کے قعدے میں شک آئے کہ نیت اور تکبیر تحریمہ کے سوا کوئی دوسرا فرض شاید مجھ سے چھوٹ گیا ہے تو لازم ہے کہ اسی وقت کھڑے ہو کر ایک رکعت پڑھے پھر التحیات پڑھ کر سجدہ سہو کرے لیکن اگر نیت یا تکبیر تحریمہ میں شک آئے تو نماز باطل ہو جاتی ہے اور اگر سلام پھیرنے کے بعد شک آئے کہ شائد نماز میں کوئی فرض ترک ہو گیا ہے تو وہ شک کچھ ضرر نہیں کرتا بلکہ وہ نماز درست ہو گئی (۱۲) اگر کوئی شخص پہلے قعدے کو اخیر کا قعدہ سمجھ کر سلام پھیرے پھر یاد آجائے تو اگر عرف کی رو سے بہت دیر نہ ہوئی ہو تو جلدی سے کھڑا ہو کر باقی نماز پڑھے اور سجدہ سہو کرے (۱۳) اگر اقتدا کی حالت میں مقتدی سے کچھ سہو ہو جائے تو اس پر سجدہ سہو نہیں ہے کیونکہ امام اس کی بھول چوک کا بوجھ اٹھاتا ہے۔ اور اگر امام سے سہو ہو جائے تو سب مقتدیوں پر سجدہ آتا ہے، اگر چہ امام سے سہو ہو جانے کے بعد آخری قعدے میں اگر اقتدا کرے تو بھی پس اگر امام اپنے سہو کا سجدہ نہ کرے تو مقتدی اپنی نماز کے آخر

میں سجدہ کریں (۱۴) اگر مقتدی امام کے پیچھے پہلے قعدے میں بھولے سے سلام پھیرے تو لازم ہے کہ اسی وقت لوٹ کے امام کی متابعت میں نماز پوری کرے۔ اور اس پر سجدۂ سہو نہیں ہے کیونکہ اقتدا کی حالت میں اس سے یہ سہو ہوا ہے۔ (۱۵) اگر امام سے سہو ہو جائے اور اس کے بعد کوئی شخص اس کی اقتدا کرے تو اس کو لازم ہے کہ جب امام سجدہ سہو کرے تو تب اس کے ساتھ وہ بھی سجدہ کرے پھر امام کے سلام کے بعد اپنی باقی نماز پوری کر کے دوسری بار سجدہ سہو کرے (۱۶) اگر کسی پر سہو کا سجدہ آیا ہو اور وہ سجدہ کرنا بھول کر سلام پھیرے پھر یاد آئے کہ سجدہ نہیں کیا ہے تو وہ سجدہ کرے اور پھر دوبارہ سلام پھیرے بشرطیکہ بہت دیر نہ ہوئی ہو۔ لیکن قبلہ سے پھر جانا یا تھوڑی سی بات کرنا ضرر نہیں کرتا بلکہ سجدہ کر کے پھر سلام پھیرے۔ اور اگر بہت دیر ہو جانے کے بعد یاد آئے تو سجدہ سہو نہ کرے۔ اور اس کی وہ نماز درست ہو جاتی ہے (۱۷) اگر کوئی شخص بھولے سے ایک فرض ترک کرے اور اس ترک کیے ہوئے فرض کے جیسا دوسرا فرض دوسری رکعت میں ادا کرنے سے پہلے اس فرض کا یاد آجائے تو لازم ہے کہ یاد آتے ہی جلدی سے اس چھوڑے ہوئے فرض کو بجالائے اور آخر میں سجدہ سہو بھی کرے اور اس چھوڑے ہوئے فرض کے بعد سے اس کے یاد آنے تک جو کام کیا ہو وہ نماز میں گنا نہیں جاتا جیسے کہ کسی سے پہلی رکعت کا رکوع چھوٹ گیا ہو اور اس کے جیسا دوسرا فرض یعنی دوسری رکعت کا رکوع کرنے سے پہلے اس چھوٹے ہوئے رکوع کی یاد آجائے تو لازم ہے کہ جس فرض میں ہو اس کو چھوڑ کر جلدی رکوع کرے اور پھر اعتدال اور دو سجدے کر کے دوسری رکعت کے لیے کھڑا ہو جائے اور نماز پوری کر کے سجدہ سہو کرے۔ اور وہ پہلا رکوع چھوڑنے کے بعد اس کا یاد آنے تک جو فرض یا سنت کام کیا ہو سو وہ بیکار ہے نماز میں وہ محسوب نہیں ہوتا، اور اگر اس چھوڑے ہوئے فرض کے جیسا دوسرا فرض ادا کرنے کے بعد سے اس

کی یادآجائے تو یہ دوسرا فرض اس چھوڑے ہوئے فرض کے قائم مقام ہوجاتا ہے۔جیسے کہ پہلی رکعت میں رکوع کرنا بھول جائے اور دوسری رکعت کے رکوع میں یا رکوع کے بعد اس پہلی رکعت کے رکوع کی یادآجائے تو یہ دوسری رکعت کا رکوع اس پہلے رکوع کے عوض میں ہوجاتا ہے۔اور ان دونوں رکعتوں کو ایک رکعت شمار کرکے باقی نماز پوری کرے اور آخر میں سجدہ سہو کرے اور باقی رکعتوں کا اور رکوع کے سوا دوسرے فرضوں کا حال مذکور مثال پر قیاس کرے (۱۸) اگر کوئی شخص جان بوجھ کر ایک فرض ترک کرے تو اسی وقت اس کی نماز باطل ہوجاتی ہے (۱۹) اگر کسی سے ایک نماز میں دو تین یا زیادہ سہو ہوجائیں تو ان سب کے بدلے ایک بار دو سجدہ سہو کرے (۲۰) اگر امام حنفی ہو تو امام کے ساتھ سجود سہو نہ کرے بلکہ اپنی نماز کے اختتام پر سجود سہو کرے۔اگر بھول کر امام کے ساتھ سلام پھیر دے اور جلد یاد آجائے تو نماز پوری کرے اور آخر میں سجود سہو کرے۔اگر فصل زیادہ ہوجائے تو نماز کا اعادہ کرے (۲۱) اگر رکوع یا سجود کے تکبیرات یا تسبیحات یا سورہ فاتحہ کے ساتھ کا سورہ ترک ہوجائے یا جو نماز آواز سے پڑھی جاتی ہے اس کو آہستہ یا جو آہستہ پڑھی جاتی ہے اس کو آواز سے پڑھا جائے تو ان باتوں سے سجدہ سہو نہیں کیا جاتا۔

نوٹ: چونکہ سجدۂ سہو کی بہت سی قسمیں ہیں اس مضمون کو بار بار پڑھیں تا کہ ذہن نشین ہو۔اس لیے سوالات نہیں لکھے گئے ہیں۔

سجدۂ تلاوت

جب تم سجدہ کی کوئی آیت پڑھو یا سنو تو تم کو چاہئے کہ اس وقت سجدۂ تلاوت کریں۔

اگر نماز میں آیت تلاوت پڑھی جائے تو اسی وقت سجدہ میں جاؤ اور تین دفعہ تسبیح پڑھ کر کھڑے ہوجاؤ۔اور اگر خارج نماز ہو تو اسی وقت نیت کرکے منہ سے بھی نَوَیْتُ سَجْدَۃَ

التِّلَاوَةِ لِلّٰهِ تَعَالٰی کہو اور نماز کی طرح تکبیر تحریمہ کہہ کر دونوں ہاتھ باندھ لو۔پھر سجدہ کرکے تین دفعہ تسبیح پڑھو۔اس کے بعد سجدہ سے سر اٹھا کر دونوں طرف سلام پھیرو۔

نماز کی طرح اس میں بھی بدن، کپڑا، جگہ پاک رہنا اور وضو اور قبلہ رو ہونا ضروری ہے۔اگر آیت سجدہ کے وقت وضو نہ ہو تو اس وقت یہ تسبیح چار دفعہ پڑھ لینا کافی ہے۔

سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ اَکْبَرُ

سجدہ تلاوت کی آیتیں ان سورتوں میں ہیں۔

(۱) سورہ اعراف (۲) سورہ رعد (۳) سورہ نحل (۴) سورہ بنی اسرائیل (۵) سورہ مریم (۶،۷) سورہ حج (۸) سورہ فرقان (۹) سورہ نمل (۱۰) سورہ الٓم سجدہ (۱۱) سورہ حٰمٓ سجدہ (۱۲) سورہ النجم (۱۳) سورہ انشقت (۱۴) سورہ اقرأ۔

ان سورتوں میں ایک ایک آیت سجدہ ہے مگر سورہ حج میں دو ہیں سورہ ص کا سجدہ، سجدہ تلاوت نہیں سجدہ شکر ہے۔خارج نماز شکر کی نیت سے کرے۔داخل نماز نہیں کرنا چاہئے۔نماز میں سجدہ تلاوت کے بعد بغیر جلسہ استراحت کے اٹھے۔سجدہ میں یہ دعا پڑھنا بہتر ہے۔سَجَدَ وَجْهِيَ لِلَّذِيْ خَلَقَهٗ وَصَوَّرَهٗ وَشَقَّ سَمْعَهٗ وَبَصَرَهٗ بِحَوْلِهٖ وَقُوَّتِهٖ فَتَبَارَكَ اللّٰهُ اَحْسَنُ الْخَالِقِيْنَ۔

سوالات

۱ سجدہ تلاوت کب کیا جاتا ہے اور اس کا کیا طریقہ ہے؟

۲ کون کونسی سورتوں میں سجدہ تلاوت کی آیات ہیں؟

سجدۂ شکر

جب تمہیں کوئی غیر معمولی نعمت ملے مثلاً اولاد ہو یا تمہاری کوئی بلا ٹلے مثلاً سخت بیماری سے صحت ہو تو تم کو چاہئے کہ ایک سجدۂ شکر کریں۔ اس کا طریقہ یہ ہے کہ جس بات کے لیے سجدۂ شکر کیا جاتا ہے اس کے شکریہ کی نیت کر کے منہ سے بھی کہو مثلاً نَوَيْتُ سَجْدَةَ الشُّكْرِ لِحُصُوْلِ الْوَلَدِ لِلّٰهِ تَعَالٰى ۔ اس کے ساتھ ہی تکبیر کہہ کر دونوں ہاتھ باندھ لو پھر اسی وقت سجدہ کر کے تین دفعہ نماز کی تسبیح پڑھو اور سجدہ تلاوت کی دعا کرے بعد یہ بھی اضافہ کریں۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ عَافَانِيْ مِمَّا ابْتَلَاكَ بِهٖ وَفَضَّلَنِيْ عَلٰى كَثِيْرٍ مِّمَّنْ خَلَقَ تَفْضِيْلًا اس کے بعد سجدہ سے سر اٹھا کر دونوں طرف سلام پھیرو۔ اس میں بھی بدن، کپڑا پاک رہنا چاہئے۔ سجدہ تلاوت اور سجدہ شکر کے سوائے خارج نماز سجدہ کرنا حرام ہے۔

سوال

سجدہ شکر کب کیا جاتا ہے اور اس کا طریقہ کیا ہے؟

نماز قصر

جب سفر (۸۰) اسّی کلو میٹر یا زیادہ مسافت کا ہو تو جائز ہے کہ مسافر صرف ظہر، عصر، عشاء میں چار کے بجائے فقط دو رکعت فرض نماز پڑھے۔ اس میں شرط یہ ہے کہ سفر ناجائز نہ ہو اگر زنا یا رہزنی وغیرہ کے لیے سفر کیا جائے تو قصر کرنا درست نہیں۔ قصر کے لیے مقام سفر کا تعین کرنا ضروری ہے جو آدمی بلا قصد مقام معین میں گھومتا رہا اس کے لیے قصر نہیں

مطلق قیام کی نیت کرے آمد و رفت کے علاوہ چار روز کے قیام کی نیت کرے۔ اگر اس امید پر قیام کیا کہ آج کل میں کام ہو جائے تو چلا جاؤں گا اس صورت میں وہ اٹھارہ روز تک قصر کر سکتا ہے، اس کے بعد مقیم ہو جائے گا۔ اگر سفر میں کوئی فرض فوت ہو جائے اور اسی سفر میں قضاء کریں تو صرف دو ہی رکعت پڑھنا قصر کے لیے کافی ہے اور اگر بستی میں نمازیں قضا ہوں اور فوت شدہ نمازوں کو سفر میں قضا کریں تو پورے چار رکعت پڑھنا فرض ہے۔

قصر کی نیت: اُصَلِّيْ فَرْضَ الظُّهْرِ رَكْعَتَيْنِ قَصْرًا لِلّٰهِ تَعَالٰى ۔

عصر اور عشاء میں الظہر کے عوض العصر والعشاء کہنا چاہئے۔

اگر امام مسافر اور مقتدی مقیم ہو تو امام دو رکعت پڑھ کر سلام پھیر دے اور مقتدی باقی نماز پوری کرے۔ اور اگر امام مقیم ہو اور مقتدی مسافر ہو تو نماز قصر کرنا جائز نہیں بلکہ مقتدی بھی امام کے موافق پوری نماز پڑھے۔

سوالات

۱ نماز قصر سے مراد کیا ہے؟ ۲ نماز قصر کی نیت کیا ہے؟

۳ کتنے کلو میٹر کے سفر پر مسافر کن نمازوں کو قصر کر سکتا ہے؟

۴ مسافر حالت سفر میں ہے مگر اس پر نماز قصر پڑھنا درست نہیں اس کی کیا صورت ہے؟ ۵ کیا قصر کے لیے مقام سفر کا تعین کرنا چاہئے۔ اور کتنے دنوں تک وہ نمازیں قصر کر سکتا ہے؟ ۶ امام مسافر اور مقتدی مقیم ہو تو نماز قصر کیسے پڑھی جائے؟

۷ اگر امام مقیم ہو اور مقتدی مسافر ہو تو ایسی صورت میں نماز قصر کا کیا حکم ہے؟

نمازِ کسوف وخسوف

جب سورج یا چاند گہن لگے تو اس وقت دو رکعتیں نماز پڑھنا سنت مؤکدہ ہے۔سورج گہن کو کسوف اور چاند گہن کو خسوف کہتے ہیں۔

تنہا یا جماعت کے ساتھ معمولی طور پر دو رکعتیں پڑھنے سے بھی سنت کا ثواب حاصل ہوتا ہے مگر بہتر طریقہ یہ ہے کہ نماز جماعت سے پڑھیں اور ہر رکعت میں دو قیام، دو قرأت دو رکوع ادا کریں یعنی پہلی قرأت کے بعد رکوع کرکے سیدھے کھڑے ہو جائیں پھر دوسری قرأت پڑھ کر دوسرا رکوع کریں۔اس کے بعد اعتدال کریں پھر معمولی طریقہ پر سجدے کرکے کھڑے ہو جائیں اور دوسری رکعت بھی اسی طرح ادا کریں۔سورج گہن کی نماز کی نیت یوں کرے۔اُصَلِّیْ سُنَّۃَ کُسُوْفِ الشَّمْسِ رَکْعَتَیْنِ مُقْتَدِیاً لِلّٰہِ تَعَالٰی اور چاند گہن کی نماز کی نیت یوں کرے۔اُصَلِّیْ سُنَّۃَ خُسُوْفِ الْقَمَرِ رَکْعَتَیْنِ مُقْتَدِیاً لِلّٰہِ تَعَالٰی۔

نماز سے فارغ ہونے کے بعد خطیب دو خطبے پڑھے جس طرح کہ عیدین میں پڑھے جاتے ہیں مگر اس میں تکبیر کے عوض پہلی رکعت میں نو (۹) دفعہ دوسری میں سات (۷) دفعہ اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ کہے اور توبہ واستغفار۔صدقہ وخیرات کا ذکر زیادہ رہے۔

سوالات

۱ نماز کسوف وخسوف کونسی نمازوں کو کہتے ہیں؟

۲ نماز کسوف وخسوف کے پڑھنے کا طریقہ کیا ہے؟

نماز استسقاء

جب کسی سال بارش نہ ہو یا کنویں، تالاب خشک ہو جائیں جس سے قحط سالی کی نوبت آگئی ہو ایسے وقت نماز استسقاء پڑھنی چاہئے۔ادائے سنت کے لیے یہ نماز بھی جماعت کے ساتھ پڑھ سکتے ہیں۔مگر بہتر طریقہ یہ ہے کہ پہلے تمام لوگ تین روزے رکھیں۔چوتھے دن روزہ کی حالت میں سب کے سب حاکم کے ساتھ عیدگاہ یا کسی جنگل کے میدان میں نہایت عجز وانکساری سے معمولی لباس میں جائیں۔بچے بوڑھے ضعیف اور جانور بھی ساتھ رہیں۔پھر سب مل کر جماعت کے ساتھ دو رکعت نماز معمولی طریقہ پر ادا کریں، اس کی نیت یہ ہے نیت:اُصَلِّیْ صَلٰوۃَ الْاِسْتِسْقَاءِ رَکْعَتَیْنِ لِلّٰہِ تَعَالٰی. نماز سے فارغ ہونے کے بعد خطیب دو خطبے پڑھے جس طرح کہ کسوف میں پڑھتے ہیں۔جب دوسرا خطبہ آدھا ہو جائے تو سب کے سب مل کر اپنی چادروں یا رومالوں کو (جن کو پہلے سے اوڑھے رہنا چاہئے) الٹ دیں اس طرح کہ دائیں کو بایاں اور نیچے کے حصہ کو اوپر کردیں پھر خطیب لوگوں کی طرف متوجہ ہو کر خطبہ پورا کرے۔اس کے بعد سب کے سب ہاتھ اٹھا کر عاجزی کے ساتھ خلوص دل سے دعا مانگیں۔انبیاء اولیاء اور اعمالِ صالحہ کو بھی وسیلہ بنا کر دعا کرنا چاہئے۔

بادل گرجتے اور بجلی چمکتے وقت یہ تسبیح پڑھے۔سُبْحَانَ مَنْ یُّسَبِّحُ الرَّعْدُ بِحَمْدِہٖ وَالْمَلٰٓئِکَۃُ مِنْ خِیْفَتِہٖ۔کثرت بارش کے وقت یہ دعا پڑھے:اَللّٰھُمَّ حَوَالَیْنَا وَلَا عَلَیْنَا.

سوال

نماز استسقاء کب پڑھی جاتی ہے اور اس کا طریقہ کیا ہے؟

نماز جمعہ

نماز جمعہ چند خاص شرائط کے ساتھ فرض عین ہے۔ مسافر، بیمار، عورت اور نابالغ پر نماز جمعہ فرض نہیں۔

تعدادِ رکعتِ جمعہ

فرض جمعہ سے پہلے دو رکعت نماز سنت موکدہ اور دو سنت غیر موکدہ۔ اس کے بعد دو رکعت فرضِ جمعہ جماعت کے ساتھ۔ اس کے بعد دو رکعت سنتِ موکدہ اور دو رکعت سنت غیر موکدہ ہیں۔

خطبہ کے بعد جمعہ کی فرض نماز دو رکعت جماعت سے ادا کریں۔ نیت نماز جمعہ اُصَلِّيْ فَرْضَ الْجُمُعَةِ رَكْعَتَيْنِ اَدَاءً مُقْتَدِياً لِلّٰهِ تَعَالٰى ۔ اگر کسی شخص کو جمعہ کی ایک رکعت ملے تو دوسری رکعت جہر سے پڑھے اور اگر کوئی دوسری رکعت کے رکوع کے بعد ملے تو امام کی موافقت کے لیے جمعہ کی نیت کرنا واجب ہے لیکن چار رکعت ظہر پڑھے اور سنتیں بھی ظہر کی پڑھے۔ اگر جمعہ فوت ہو تو بطور جمعہ قضا نہیں ہوگی نہ دوسری جمعہ کو بلکہ ظہر کی قضا پڑھی جائے گی۔ جب خطیب اِنَّ اللّٰهَ وَمَلٰٓئِكَتَهٗ يُصَلُّوْنَ عَلَى النَّبِيِّ پڑھے تو حاضرین بلند آواز سے نبی ﷺ پر درود شریف پڑھے۔

نوٹ: جمعہ اور ظہر دونوں پڑھنے کی صورت میں پہلے چار رکعت سنت جمعہ کی نیت سے پھر فرض جمعہ پھر چار رکعت قبلیہ ظہر پھر چار رکعت فرض ظہر اور اس کے بعد چار رکعت سنت بعدیہ ظہر پڑھیں اس کا نتیجہ یہ ہے کہ جمعہ کے بعد سنت بعدیہ جمعہ نہ ہوگی (المبسوط۔ ص ۱۱۹)

جمعہ کی سنتیں

جمعہ کے دن نماز سے پہلے غسل کرنا۔ صاف اور اچھے کپڑے پہننا۔ خوشبو لگانا۔ سورۂ کہف پڑھنا افضل ہے۔ کثرت سے ذکر و درود شریف پڑھنا۔ خطبہ شروع ہونے کے بعد کوئی نماز نہ پڑھیں بلکہ خاموشی کے ساتھ خطبہ سنیں خطبے مختصر اور نہایت سنجیدہ اور بلیغ ہوں، البتہ خطبہ ہوتے وقت مسجد میں داخل ہوتے ہی بیٹھنے سے پہلے دو رکعت تحیۃ المسجد کی پڑھے جو جلد اور مختصر ہو صرف فرائض نماز ادا کرے۔

اگر مسبوق اپنی دوسری رکعت ادا کرنے کے لیے کھڑا ہو تو اس کی اقتداء کرے اور اس دوسرے سے تیسرا اور تیسرے سے چوتھا وغیرہ اقتدا کرتا ہوا یہ سلسلہ عصر تک جاری رہے تو سب کے سب کو جمعہ حاصل ہو جائے گا۔

سوالات

۱ کن لوگوں پر جمعہ فرض نہیں ہے؟
۲ نماز جمعہ کس جگہ پڑھنا چاہیے؟
۳ نماز جمعہ کی کتنی شرطیں ہیں اگر شرطیں پوری نہ ہوں تو کیا کریں؟
۴ کیا جمعہ کی نماز بغیر جماعت کے پڑھ سکتے ہیں اگر نہیں تو کتنے آدمی کی جماعت ہو؟
۵ ایک شہر یا بستی میں دو مسجد میں نماز جمعہ ادا کرنے کا کیا طریقہ ہے؟
۶ خطبہ جمعہ میں کتنے فرض ہیں؟
۷ خطبے کے لیے کتنی باتیں شرط ہیں؟
۸ نماز جمعہ چھوٹ جانے کی صورت میں کیا جمعہ کی قضا کر سکتے ہیں؟

نمازعیدین

عیدالفطر کے دن پانی سے نہانا، اچھے کپڑے پہننا اور خوشبو لگانی چاہئے پھر کچھ کھجور یا کوئی میٹھی چیز کھائیں۔ صدقہ فطر ادا کریں اور تکبیر کہتے ہوئے آہستہ آہستہ عیدگاہ یا مسجد کو جائیں۔ ایک راستے سے جائیں اور دوسرے راستے سے واپس آئیں پھر لوگوں کے جمع ہونے پر عید کی دو رکعت نماز جو سنت موکدہ ہے پڑھنی چاہئے۔ اس طرح کہ نماز عید کی نیت باندھ کر تکبیر تحریمہ کہیں۔

نیت: اُصَلِّیْ صَلٰوۃَ عِیْدِ الْفِطْرِ رَکْعَتَیْنِ مُقْتَدِیاً لِلّٰہِ تَعَالٰی۔

پھر امام دعائے استفتاح کے بعد دونوں ہاتھ کانوں تک اٹھاتے ہوئے سات دفعہ آواز سے تکبیر کہے۔ مقتدی بھی ایسا ہی کریں مگر تکبیر آہستہ کہیں۔ ہر دو تکبیرات کے درمیان یہ تسبیح پڑھے۔ سُبْحَانَ اللّٰہِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ وَلَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ۔ پھر دوسری رکعت میں قرأت کے پہلے اسی طرح پانچ دفعہ تکبیر کہنی چاہئے۔ خطیب کو نماز سے فارغ ہونے کے بعد دو خطبے عربی میں پڑھنا سنت ہے۔ خطیب عیدالفطر میں فطرہ کے اور عیدالاضحیٰ میں قربانی کے احکام بیان کرے۔ امام اگر حنفی ہو تو تکبیروں میں اس کی متابعت کرے۔ عید کی نماز مسجد میں پڑھنا افضل ہے۔ سوائے اس کے کہ مسجد میں جگہ تنگ ہو اور سب لوگ نہ جمع ہوسکیں تو ایک مقام پر جمع ہونا مسنون ہے۔ عیدگاہ کو جانے کی صورت میں مسنون ہے کہ امام اپنے خلیفہ کو چھوڑے تاکہ بستی کی مسجد میں عید کی نماز پڑھائے اور خطبہ دے۔ مسجد خالی نہ رہے۔

عیدالاضحیٰ بھی عیدالفطر کی طرح ہے مگر اس میں صدقہ فطر نہیں دیا جاتا۔ پہلے نہ کھانا

اچھا ہے اور نیت میں عیدالفطر کے عوض عیدالاضحیٰ کہنا چاہئے۔ مالدار اس عید میں قربانی کریں۔

قربانی کا وقت عید کی نماز کے وقت سے تیرہویں ذی الحج کے غروب آفتاب تک رہتا ہے۔ عیدین کے مغرب سے عید کی نماز تک مسجد میں ہو یا بازار میں دن یا ہو رات ہر جگہ بلند آواز سے تکبیر کہنا چاہئے۔ اس کو تکبیر مطلق یا مرسل کہتے ہیں۔ نویں ذی الحجہ کی صبح سے تیرہویں کے غروب آفتاب تک ہر نماز کے بعد فرض ہو یا سنت آواز سے تکبیر کہنا سنت ہے اس کو تکبیر مقید کہتے ہیں۔

تکبیر: اَللّٰہُ اَکْبَرُ. اَللّٰہُ اَکْبَرُ. اَللّٰہُ اَکْبَرُ. لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ. وَاللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ وَلِلّٰہِ الْحَمْدُ۔ تین بار. اَللّٰہُ اَکْبَرُ کَبِیْراً وَّ الْحَمْدُ لِلّٰہِ کَثِیْراً وَّ سُبْحَانَ اللّٰہِ بُکْرَۃً وَّاَصِیْلاً. ایک بار. لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَلَا نَعْبُدُ اِلَّآ اِیَّاہُ مُخْلِصِیْنَ لَہُ الدِّیْنَ وَلَوْ کَرِہَ الْکَافِرُوْنَ۔ ایک بار. لَآاِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ وَصَدَقَ وَعْدَہٗ وَنَصَرَ عَبْدَہٗ وَاَعَزَّ جُنْدَہٗ وَھَزَمَ الْاَحْزَابَ وَحْدَہٗ. لَآاِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ وَلِلّٰہِ الْحَمْدُ. ایک بار کہے۔

سوالات

۱ نمازعیدین کی نیت کیا ہے؟

۲ ہر دو تکبیرات کے درمیان میں کونسی تسبیح پڑھے؟

۳ امام عید کی نماز میں پہلی رکعت میں دعائے استفتاح کے بعد دونوں ہاتھ کانوں تک اٹھاتے ہوئے کتنی دفعہ تکبیر کہے؟

۴ اگر امام حنفی ہو تو مقتدی تکبیروں کے وقت کیا کرے؟

۵ دوسری رکعت میں قرأت کے پہلے کتنی دفعہ تکبیرات کہیں؟

۶ امام کو نماز سے فارغ ہونے کے بعد کیا کرنا چاہئے؟

۷ قربانی کا وقت کب سے کب تک رہتا ہے؟

۸ تکبیر مطلق یا مرسل اور تکبیر مقید کسے کہتے ہیں؟

۹ تکبیر مقید کب اور کن تاریخوں میں پڑھی جاتی ہے؟

۱۰ نماز عید کہاں پڑھنا افضل ہے اور لوگ عیدگاہ جائیں تو مسجد کا کیا حکم ہے؟

صلاۃ التسبیح

اس نماز کا کوئی وقت مقرر نہیں ہے۔ اگر دن میں پڑھے تو چار رکعت کی نیت سے پڑھے۔ اگر رات میں ہو تو چار رکعت دو سلام سے پڑھنا افضل ہے۔ نیت: اُصَلِّیْ مِنْ صَلٰوۃِ التَّسْبِیْحِ رَکْعَتَیْنِ لِلّٰہِ تَعَالٰی۔ دوسری دفعہ نیت میں من نہ کہے اور یہ نماز جماعت سے پڑھنا مباح ہے۔ نماز کی ادائیگی کا طریقہ یہ ہے کہ تکبیر تحریمہ کے بعد (۱۵) بار تسبیح سُبْحَانَ اللّٰہِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ وَلَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ کہے۔

پھر سورہ فاتحہ اور ضم سورہ پڑھے، پھر دس بار تسبیح پڑھے اور رکوع کرے۔ رکوع میں دس بار، پھر اعتدال کرے اس میں دس بار، پھر سجدہ کرے اس میں دس بار، سجدہ سے اٹھے دس بار پڑھے دوسرا سجدہ کرے اور دس بار پڑھے ایک رکعت میں جملہ (۷۵) تسبیحات ہوئے اسی طرح چار رکعتوں میں جملہ تین سو تسبیحات ہوں گے۔

سوالات

۱ صلوٰۃ التسبیح کا وقت کیا ہے؟ ۲ صلوٰۃ التسبیح کے پڑھنے کا طریقہ کیا ہے؟

نماز تراویح

رمضان میں عشاء کی نماز کے بعد وتر سے پہلے بیس رکعت تراویح سنتِ موکدہ ہے۔ دو دو رکعتیں پڑھنی چاہئیں۔ چار یا اس سے زیادہ رکعتوں کو ایک سلام سے پڑھنا درست نہیں۔ ہر چار رکعت کے بعد تسبیح پڑھ کر حضرت نبی کریم ﷺ اور خلفاء راشدین رضی اللہ عنہم کے جو نام لیے جاتے ہیں صرف اس وجہ سے کہ تراویح سنت نبوی ہے اور اس کی جماعت سنت خلفاء راشدین رضی اللہ عنہم ہے اس کی یاد تازہ رہے اور تعداد رکعت معلوم ہو تو اس میں کوئی مضائقہ نہیں ہے۔

نیت: اُصَلِّیْ مِنْ سُنَّةِ التَّرَاوِيحِ رَكْعَتَيْنِ لِلّٰهِ تَعَالٰى۔

ہر چار رکعت کے بعد بیٹھنے کو ترویحہ کہتے ہیں جملہ پانچ ترویحات ہیں۔

تراویح تنہا پڑھیں تو بھی درست ہو جاتی ہے۔ مگر جماعت سے پڑھنی بہتر ہے۔

تراویح میں تمام رمضان میں قرآن مجید کا ختم کرنا چاہئے۔ اگر یہ نہ ہوسکے تو سورے یا آیتیں پڑھ لینا کافی ہے۔ تراویح کے بعد وتر کی نماز جماعت سے پڑھنی افضل ہے۔ رمضان کی سولھویں رات سے نماز وتر کی اخیر رکعت کے اعتدال میں دعائے قنوت پڑھنی چاہئے جس طرح کہ صبح کی نماز میں پڑھی جاتی ہے۔ اگر قنوت نہ پڑھیں تو سجدہ سہو کریں۔

سوالات

۱ نماز تراویح کی کتنی رکعتیں ہیں

۲ نمازِ تراویح تنہا اور جماعت سے پڑھنا کیسا ہے؟

۳ نمازِ تراویح کے بعد نمازِ وتر کس طرح ادا کرنا چاہیے؟

۴ رمضان کی سولہویں رات سے نمازِ وتر کی آخری رکعت کے اعتدال میں کیا پڑھنا چاہیے؟

نمازِ جنازہ

جب کوئی شخص نزع وسکرات کی حالت میں ہو تو حاضرین میں سے کوئی کلمۂ طیبہ کی تفہیم کرے کلمہ پڑھنے کے لیے نہ کہے اور سورۂ یٰسین کی تلاوت کرتا رہے۔ جب وہ انتقال کرجائے تو زندوں پر چار حق ہیں (۱) غسل دینا (۲) کفن پہنانا (۳) نماز پڑھنا (۴) دفن کرنا۔ فرضِ کفایہ ہے مگر شہید کو غسل دینا اور نماز پڑھانا حرام ہے اسی خون کے کپڑوں سے تکفین کرکے دفن کردیں۔ اگر کوئی لڑکا یا لڑکی مرے ہوئے پیدا ہوں اور کوئی زندگی کی علامت ہلنا یا رونا نہ پایا جائے تو اس کو غسل اور کفن دے کر دفن کردیں اگر علامت پائی جائے تو چاروں فرائض واجب ہوجاتے ہیں۔ اس کے بعد میت کو نہلا دھلا کر کفن پہنائیں کسی میدان یا مسجد میں میت کو آگے قبلہ کی طرف رکھیں امام اس کے سینہ کے مقابل کھڑا ہو اور اگر میت عورت کی ہو تو ناف کے مقابل میں کھڑا رہے۔ مقتدی کم سے کم تین صفوں میں کھڑے ہوں۔ یا پھر پانچ، سات، تو غرض صفیں طاق عدد میں ہوں۔ اور امامت کے لئے میت کا وارث یا ولی افضل ہے اس کی اجازت سے دوسرا نماز پڑھا سکتا ہے۔ فرضِ عین کے بعد نمازِ جنازہ پڑھیں البتہ اگر میت کے متغیر ہونے کا خوف ہو تو فرضِ عین سے پہلے خواہ نمازِ جمعہ کیوں نہ ہو نمازِ جنازہ پڑھنا واجب ہے اگر چہ کہ نماز

جنازہ پہلے پڑھنے سے فرضِ عین کا وقت نکل جائے۔ نمازِ جنازہ کے سات ارکان ہیں۔ (۱) نیت (۲) قیام (۳) کھڑے رہنا (۴) چار تکبیریں کہنا۔ پہلی تکبیر کے بعد سورہ فاتحہ پڑھنا (۵) دوسری تکبیر کے بعد درود پڑھنا درودِ ابراہیمی افضل ہے (۶) تیسری تکبیر کے بعد دعا کرنا (۷) چوتھی تکبیر کے بعد سلام۔

نمازِ جنازہ کا طریقہ

نیت: اُصَلِّيْ اَرْبَعَ تَكْبِيْرَاتٍ عَلٰى هٰذِهِ الْجَنَازَةِ لِلّٰهِ تَعَالٰى غائب میت پر بھی نماز پڑھنا جائز ہے۔ اس کی نیت یہ ہے۔ اُصَلِّيْ عَلٰى فُلَانَ بِنْ فُلَانَ الْمَيِّتِ الْغَائِبِ اَرْبَعَ تَكْبِيْرَاتٍ لِلّٰهِ تَعَالٰى۔ فلاں کی جگہ میت کا نام لیں۔ اگر میت کے نام سے واقف نہ ہوں تو اس طرح نیت کرے اُصَلِّيْ عَلٰى مَنْ صَلّٰى عَلَيْهِ الْاِمَامُ اَرْبَعَ تَكْبِيْرَاتٍ لِلّٰهِ تَعَالٰى کافی ہے۔ اگر اتفاقاً چند جنازے جمع ہوجائیں تو سب پر ایک نماز پڑھنا جائز ہے۔ بشرطیکہ ان جنازوں کے ورثا اولیاء راضی ہوں۔ مگر علیحدہ علیحدہ پڑھنا افضل ہے خواہ جنازے مرد ہوں یا عورت اگر دو جنازے ہوں تو اس طرح نیت کریں: اُصَلِّيْ عَلٰى هٰذَيْنِ الْمَيِّتَيْنِ اَرْبَعَ تَكْبِيْرَاتٍ لِلّٰهِ تَعَالٰى۔ اگر تین یا زیادہ جنازے ہوں تو یہ نیت کریں۔ اُصَلِّيْ عَلٰى هٰذِهِ الْاَمْوَاتِ اَرْبَعَ تَكْبِيْرَاتٍ لِلّٰهِ تَعَالٰى۔ یعنی نیت اور دعا میں بھی تثنیہ وجمع کی ضمیریں استعمال کریں۔

امام ہو تو اِمَاماً اور مقتدی ہو تو مُقْتَدِياً کہے دونوں ہاتھ اٹھا کر باندھ لو اور تکبیر اللہ اکبر کہو۔ پھر آہستہ سورہ فاتحہ پڑھو پھر دونوں ہاتھ اٹھا کر تکبیر کہہ کر باندھ لو اور درودِ ابراہیمی پڑھو۔ پھر دونوں ہاتھ اٹھا کر باندھ لو اور یہ دعا پڑھو۔

اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لِحَیِّنَا وَمَیِّتِنَاوَشَاھِدِنَا وَغَائِبِنَا وَصَغِیْرِنَا وَکَبِیْرِنَا وَذَکَرِنَا وَاُنْثَانَا.

اَللّٰھُمَّ مَنْ اَحْیَیْتَہٗ مِنَّا فَاَحْیِہٖ عَلَی الْاِسْلَامِ وَمَنْ تَوَفَّیْتَہٗ مِنَّا فَتَوَفَّہٗ عَلَی الْاِیْمَانِ.

پھر چوتھی تکبیر کے لیے دونوں ہاتھ اٹھا کر باندھ لو اور یہ دعا پڑھے تو بہتر ہے۔

اَللّٰھُمَّ لَا تَحْرِمْنَا اَجْرَہٗ (اَجْرَھَا) وَلَا تَفْتِنَّا بَعْدَہٗ (بَعْدَھَا) وَاغْفِرْلَنَا وَلَہٗ (وَلَھَا)

نوٹ: اگر جنازہ عورت یا لڑکی کا ہو تو قوسین کے الفاظ ادا کئے جائیں۔ مثلاً اَجْرَہٗ کی بجائے (اَجْرَھَا) کہے۔

پھر دونوں جانب سلام پھیردو۔ اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ ۔ اور نابالغ بچوں کے لیے اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لِحَیِّنَا سے عَلَی الْاِیْمَانِ تک پڑھ کر یہ دعا پڑھو۔

اَللّٰھُمَّ اجْعَلْہُ (اجْعَلْھَا) فَرَطاً لِاَبَوَیْہِ (لِاَبَوَیْھَا) وَسَلَفًا وَّذُخْراً وَّعِظَۃً وَّاعْتِبَاراً وَّثَقِّلْ بِہٖ (بِھَا) مَوَازِیْنَھُمَا وَلَا تَفْتِنْھُمَا بَعْدَہٗ (بَعْدَھَا) وَلَا تَحْرِمْھُمَا اَجْرَہٗ (اَجْرَھَا) اگر مسبوق کی تکبیریں فوت ہوں تو امام کے سلام کے بعد ادا کرنا چاہئے اور دفن کے بعد تین دن تک قبر پر نماز پڑھنا بھی جائز ہے۔

جب جنازہ لے چلے تو آگے چلنا اور جلد لے جانا افضل ہے اور جنازہ کے ساتھ خاموش چلنا چاہئے۔ دنیا کی باتیں کرنا مکروہ ہے۔ مگر بعض اوقات میت کے ساتھ لوگ دنیوی تذکرہ کرتے رہتے ہیں اس لیے تسبیحات کا پڑھنا بہتر ہے۔ یہ حکم ابتداء اسلام میں تھا۔ ورنہ اب میت کے شعار میں داخل ہے (المبسوط)

میت کو قبر کے پائین رکھیں اور سر سے میت کو اتاریں اور بِسْمِ اللّٰہِ وَعَلٰی مِلَّۃِ رَسُوْلِ اللّٰہِ کہے اور کفن کھول کر چہرہ کو قبلہ کی طرف کریں۔ دونوں ہاتھوں سے مٹی تین

دفعہ ڈالیں۔ پہلی دفعہ مِنْھَا خَلَقْنَاکُمْ ، دوسری دفعہ وَفِیْھَا نُعِیْدُکُمْ ، تیسری دفعہ وَمِنْھَا نُخْرِجُکُمْ تَارَۃً اُخْرٰی کہے اور قبر پر ہری ڈالی یا پھول ڈالنا سنت ہے۔ جب تک یہ تازہ رہے اس کی تسبیح کا ثواب میت کو پہنچتا ہے پھول یا ڈالی تازہ رہنے تک اس میں سے کچھ لینا حرام ہے۔ پھر صاف پانی قبر پر چھڑکنا سنت ہے اور کوئی ایک شخص زبانی یا کتاب دیکھ کر میت کو تلقین کرے جو مسنون ہے شہید کو تلقین نہیں دی جاتی۔ کلماتِ تلقین کو تین مرتبہ دہرانا مسنون ہے۔ دفن کے بعد قبر کے پاس کچھ لوگ ٹھہریں اور اپنے بھائی کے لیے ثابت قدمی کی دعا کریں کہ اس وقت وہ پوچھا جاتا ہے تلقین یہ ہے:

تلقین

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ لَہُ الْمُلْکُ وَلَہُ الْحَمْدُ یُحْیِیْ وَیُمِیْتُ وَھُوَ حَیٌّ دَائِمٌ قَائِمٌ قَاھِرٌ قَادِرٌ عَادِلٌ فَاضِلٌ لَا یَنَامُ وَلَا یَمُوْتُ وَلَا یَفُوْتُ وَلَا یَحُوْلُ وَلَا یَزُوْلُ اَبَداً اَبَداً ۔ ذُوالْجَلَالِ وَالْاِکْرَامِ بِیَدِہِ الْخَیْرِ وَھُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ. قَالَ اللّٰہُ تَعَالٰی کُلُّ نَفْسٍ ذَآئِقَۃُ الْمَوْتِ وَاِنَّمَا تُوَفَّوْنَ اُجُوْرَکُمْ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ فَمَنْ زُحْزِحَ عَنِ النَّارِ وَاُدْخِلَ الْجَنَّۃَ فَقَدْ فَازَ. وَمَا الْحَیٰوۃُ الدُّنْیَا اِلَّا مَتَاعُ الْغُرُوْرِ. مَا عِنْدَکُمْ یَنْفَدُ وَمَا عِنْدَ اللّٰہِ بَاقٍ. کُلُّ شَیْءٍ ھَالِکٌ اِلَّا وَجْھَہٗ لَہُ الْحُکْمُ وَاِلَیْہِ تُرْجَعُوْنَ. کُلُّ مَنْ عَلَیْھَا فَانٍ. وَیَبْقٰی وَجْہُ رَبِّکَ ذِی الْجَلَالِ وَالْاِکْرَامِ .

اِنَّکَ مَيِّتٌ وَاِنَّهُمْ مَيِّتُوْنَ .ثُمَّ اِنَّكُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ عِنْدَرَبِّكُمْ تَخْتَصِمُوْنَ میت
مرد ہو تب يَاعَبْدَاللّٰهِ ابْنَ اَمَةِ اللّٰهِ اُذْكُرِالْعَهْدَ الَّذِیْ خَرَجْتَ (میت عورت ہو تو یہ
کہے يَا اَمَةَ اللّٰهِ بِنْتَ حَوَّااُذْكُرِیْ الْعَهْدَ الَّذِیْ خَرَجْتِ عَلَيْهِ مِنْ دَارِ الدُّنْيَا اِلٰى
دَارِ الْاٰخِرَةِ وَهُوَ شَهَادَةُ اَنْ لَّآ اِلٰـهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَنَّ مُحَمَّداً رَّسُوْلُ اللّٰهِ وَ اَنَّ
الْـجَنَّةَ حَقٌّ وَاَنَّ النَّارَ حَقٌّ وَاَنَّ الْمَوْتَ حَقٌّ وَاَنَّ الْقَبْرَ حَقٌّ وَاَنَّ الْمُنْكَرَ
وَالنَّكِيْرَ حَقٌّ وَاَنَّ السُّوَّالَ حَقٌّ وَاَنَّ الْجَوَابَ حَقٌّ وَاَنَّ الْحِسَابَ حَقٌّ وَاَنَّ
الْمِيْزَانَ حَقٌّوَاَنَّ الْبَعْثَ حَقٌّ وَاَنَّ الْحَوْضَ حَقٌّ وَاَنَّ الْقِصَاصَ حَقٌّ وَاَنَّ
الشَّفَاعَةَ حَقٌّ وَاَنَّ الصِّرَاطَ حَقٌّ وَاَنَّ الْحَشْرَ حَقٌّ وَاَنَّ رُؤْيَةَ اللّٰهِ تَعَالٰى فِی
الْجَنَّةِ لِلْمُؤْمِنِيْنَ حَقٌّ وَاَنَّ السَّاعَةَ اٰتِيَةٌ لَّا رَيْبَ فِيْهَا وَاَنَّ اللّٰهَ يَبْعَثُ فِی الْقُبُوْرِ
وَاِنَّكَ (اِنَّكِ) رَضِيْتَ (رَضِيْتِ)بِاللّٰهِ تَعَالٰى رَبًّا وَّ احِداً وَّ بِالْاِسْلَامِ دِيْناً
وَّبِمُحَمَّدٍ ﷺ رَسُوْلًا نَّبِيًّا .هٰذَا اَوَّلُ مَنْزِلٍ مِّنْ مَّنَازِلِ الْاٰخِرَةِ وَاٰخِرُ مَنْزِلٍ
مِّنْ مَّنَازِلِ الدُّنْيَالْفَانِيَةِ كَمَا قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى فِیْ مُحْكَمِ كِتَابِهِ الْعَزِيْزِ الْحَكِيْمِ
مِنْهَا خَلَقْنٰكُمْ وَفِيْهَانُعِيْدُكُمْ وَمِنْهَا نُخْرِجُكُمْ تَارَةً اُخْرٰى اَلْاٰنَ يَاْتِيْكَ
(يَاْتِيْكِ) الْمَلَكَانِ الْكَرِيْمَانِ الْمُوَكَّلَانِ الْمُحَاسِبَانِ فَلَايُفْزِعَاكَ
(يُفْزِعَاكِ) وَلَا يُرْهِبَاكَ (يُرْهِبَاكِ)وَلَا يُرَوِّعَاكَ (يُرَوِّعَاكِ) وَلَا يَهُوْلَاكَ
(يَهُوْلَاكِ) فَاِنَّهُمَا خَلْقٌ مِنْ خَلْقِ اللّٰهِ تَعَالٰى فَاِذَا سَاَلَاكَ (سَاَلَاكِ)مَنْ
رَّبُّكَ (رَبُّكِ) وَمَنْ نَبِيُّكَ (نَبِيُّكِ) وَمَا اِمَامُكَ (اِمَامُكِ) وَمَادِيْنُكَ
(دِيْنُكِ)وَمَا قِبْلَتُكَ (قِبْلَتُكِ) وَمَنْ اِخْوَانُكَ(اِخْوَانُكِ) فَقُلْ (فَقُوْلِیْ)

اَللّٰهُ رَبِّیْ وَمُحَمَّدٌ نَّبِيِّیْ وَالْقُرْاٰنُ اِمَامِیْ وَالْكَعْبَةُ قِبْلَتِیْ وَالْاِسْلَامُ دِيْنِیْ
وَالْمُؤْمِنُوْنَ وَالْمُسْلِمُوْنَ كُلُّهُمْ اِخْوَانِیْ عَلٰى ذٰلِكَ خُلِقْتَ (خُلِقْتِ) وَعَلٰى
ذٰلِكَ (ذٰلِكِ) حُيِّيْتَ(حُيِّيْتِ) وَعَلٰى ذٰلِكَ مُتُّ (مُتِّ) وَعَلٰى ذٰلِكَ
تُبْعَثُ (تُبْعَثِيْنَ) اِنْ شَآءَ اللّٰهُ تَعَالٰى وَاَنْتَ(اَنْتِ) مِنَ الْاٰمِنِيْنَ ثَبَّتَكَ (ثَبَّتَكِ)
اَللّٰهُ تَعَالٰى بِالْقَوْلِ الثَّابِتِ اَللّٰهُمَّ ثَبِّتْهُ (ثَبِّتْهَا) بِالْقَوْلِ الثَّابِتِ يُثَبِّتُ اللّٰهُ الَّذِيْنَ
اٰمَنُوْا بِالْقَوْلِ الثَّابِتِ فِی الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَفِی الْاٰخِرَةِ .يَآاَيَّتُهَاالنَّفْسُ الْمُطْمَئِنَّةُ
ارْجِعِیْ اِلٰى رَبِّكِ رَاضِيَةً مَّرْضِيَّةً فَادْخُلِیْ فِیْ عِبَادِیْ وَادْخُلِیْ جَنَّتِیْ .

اس کے بعد سورہ فاتحہ وآیۃ الکرسی اور تین بار قل ھواللہ احد والمعوذ تین پڑھ کر میت کے نام بخش دیں۔

پھر ہمسایہ اور دوست اپنے گھروں سے کھانا پکار کر میت کے ورثاء کو مجبور کر کے کھلانا سنت ہے جس کو حاضری کہتے ہیں۔آج کل اس کے خلاف عمل ہورہا ہے کہ اہل میت خود کھانا پکاتے اور لوگوں کو دعوت دیتے ہیں جو درست نہیں مکروہ ہے میت کے اقرباء تین دن سے زیادہ سوگ نہ کریں لیکن عورت کو شوہر کے مرنے کے بعد چار مہینے دس دن تک زینت بناؤ سنگھار چھوڑ دینا لازم ہے اور میت کے رشتہ داروں کو تین دن تک تعزیت یعنی ان کو تسلی دینا چاہئے یعنی یہ کہے۔اَعْظَمَ اللّٰهُ اَجْرَكُمْ وَاَحْسَنَ عَزَاكُمْ وَغَفَرَلِمَيِّتِكُمْ. اردو یا دوسری جو بھی زبان میں ہو تعزیت دیں اور خودکشی کرنے والے پر بھی نماز پڑھنا چاہئے۔

سوالات

۱ جب کوئی مسلمان انتقال کر جائے تو زندہ مسلمانوں پر کون کونسی باتیں فرض کفایہ ہے؟

۲ اگر میت مرد آدمی کی ہو تو نمازِ جنازہ پڑھاتے وقت امام کہاں کھڑا ہو اور اگر عورت کی ہو تو امام کے کھڑے ہونے کا مقام کیا ہے؟

۳ نماز جنازہ کی نیت کیا ہے؟

۴ غائبانہ نمازِ جنازہ کی نیت کس طرح کی جائے؟

۵ اگر دو جنازے یا تین سے زیادہ جنازے ہوں تو کیا نیت اور دعا کرنی چاہیے۔

۶ نماز جنازہ پڑھنے کا طریقہ بیان کرو؟

۷ اگر میت نابالغ لڑکے یا لڑکی کی ہو تو کیا دعا پڑھی جائے۔

۸ اگر مسبوق یعنی دیر سے شرکت کرنے والے کی تکبیریں چھوٹ جائیں تو امام کے سلام پھیرنے کے بعد یہ اپنی نماز کس طرح پوری کرے؟

ایصالِ ثواب

عبادات مالی و بدنی کا ثواب میت کو پہنچتا ہے۔ مالی عبادت جیسے مال وغیرہ خیرات کریں۔ بدنی عبادت، تلاوتِ قرآن، نماز، روزہ، حج، ذکر و دعا، تسبیح و درود، غرض جس عمل سے زندوں کو ثواب ملتا ہو وہ مردوں کے لیے ایصال کریں تو ان کو برابر ثواب پہنچتا ہے۔

زیارت قبور

زیارتِ قبور مردوں پر سنتِ مؤکدہ ہے۔ خصوصاً والدین، استاذ تمام اقرباء، دوست اولیائے کبار، تمام مسلمین کی زیارت کریں اور عورتوں کے لیے نبی ﷺ کی قبرِ اطہر اور اولیاء کرام اور اپنے والدین کی زیارت سنت ہے۔ غیر محرم کی زیارت مکروہ ہے۔ قبروں

کی زیارت جمعہ کے دن افضل ہے نہ ہو سکے تو جمعرات کے آخر یا ہفتہ کے روز اول وقت کریں اور قبر سے اسی قدر نزدیک ہو جتنا کہ میت کی زندگی میں بوقتِ ملاقات نزدیک ہوتا تھا اور قبر کی طرف چہرہ ہو اور قبلہ کی طرف پیٹھ کرے اور اس کو سلام کرے اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ دَارَ قَوْمٍ مُّؤْمِنِيْنَ وَاَنَّا اِنْ شَآءَ اللّٰهُ بِكُمْ لَاحِقُوْنَ۔ مردہ سلام سنتا اور جواب دیتا ہے۔ تفصیل کے لیے حافظ جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ کی کتاب 'شرح الصدور' اور حافظ ابن قیم کی 'کتاب الروح' دیکھیں۔ اور جتنا ہو سکے قرآن شریف، تسبیح و تہلیل و درود پڑھے۔ خصوصاً سورہ یٰسین ایک بار اور گیارہ مرتبہ سورۂ اخلاص پڑھ کر میت کو کسی بھی زبان میں ہو ثواب بخش دیں اور جو شخص مقبرے میں داخل ہو کر یہ دعا پڑھے تو اجر عظیم پائے گا۔ اَللّٰهُمَّ رَبَّ الْاَرْوَاحِ الْفَانِيَةِ وَالْاَجْسَادِ الْبَالِيَةِ وَالْعِظَامِ النَّخِرَةِ الَّتِيْ خَرَجَتْ مِنَ الدُّنْيَا وَهِيَ بِكَ مُؤْمِنَةٌ اَدْخِلْ عَلَيْهِمْ رَوْحًا مِّنْكَ سَلَامًا۔ اور قبر پر بیٹھنا یا چلنا یا ٹیکا لگانا مکروہ ہے، قبروں کا احترام کرنا چاہیے۔

روزہ کا بیان

سب مسلمان مرد اور عورت جب عاقل اور بالغ ہوں اور شعبان کے تین (۳۰) دن پورے ہوں یا انتیس (۲۹) ویں کو چاند دیکھیں تو روزہ رکھنا فرض ہے۔ چاند کی گواہی حاکم کے پاس ایک معتبر شخص کی کافی ہے۔ اگر شہر مغرب کی سمت ہو تو تین منزل (۱۱۲،۲) کلومیٹر کی مسافت تک مشرق کے شہر والوں کو اس پر عمل کرنا واجب ہے۔ اگر مشرق میں نظر آئے تو مغرب والوں کے لیے فاصلہ کی قید نہیں ہے۔ جنتری اور نجومی کا کہنا معتبر نہیں ہے۔ حیض و نفاس والی عورت پر روزہ رکھنا حرام ہے پاک ہو جانے کے بعد قضا کرے، اور

ایسا ہی مسافر اقامت کے بعد اور بیمار صحت کے بعد قضا کرے۔

روزہ میں تین چیزیں فرض ہیں (۱) نیت (۲) کھانے پینے سے پرہیز کرنا (۳) جماع سے پرہیز کرنا۔

فرض روزہ کی نیت ہر رات میں صبح صادق تک کرنا ضروری ہے۔ البتہ سنت روزہ کی نیت زوال سے پہلے تک کرسکتے ہیں۔

نیت: نَوَیْتُ صَوْمَ غَدٍ عَنْ اَدَآءِ فَرْضِ شَھْرِ رَمَضَانَ ھٰذِہِ السَّنَةِ لِلّٰہِ تَعَالٰی۔ دن بھر کھانے پینے اور جماع سے پرہیز کرنا اور غصہ، غیبت نہ کرنا اور جھوٹ نہ کہنا، قرآن وحدیث اور دینی کتابیں پڑھنا چاہئے۔ آفتاب غروب ہوتے ہی روزہ کھولو۔ اور یہ دعا پڑھو۔ اَللّٰھُمَّ لَکَ صُمْتُ وَعَلٰی رِزْقِکَ اَفْطَرْتُ وَبِکَ اٰمَنْتُ وَعَلَیْکَ تَوَکَّلْتُ.

عمداً حلق، ناک، کان، اگلی پچھلی شرم گاہ سے کوئی چیز داخل ہونا، قے کرنا اور عمداً جماع کرنا، روزہ توڑ دیتا ہے۔ اگر صرف جماع سے روزہ ٹوٹے تو فاعل پر قضا اور کفارۂ عظمیٰ بھی دینا واجب ہے۔ کفارہ یہ ہے کہ ایک غلام آزاد کرے یا مسلسل دو ماہ روزے رکھے یا ساٹھ (۶۰) مسکینوں کو ایک مُد یعنی تین پاؤ ہر روزہ کے عوض کھلایا جائے۔

سحری کرنا اور اخیر کی طاق راتوں میں ۲۱، ۲۳، ۲۵، ۲۷، ۲۹، میں شب قدر کو عبادت میں مصروف رہنا چاہئے اور یہ دعا ہمیشہ رمضان میں پڑھتے رہیں: اَشْھَدُ اَنْ لَّآ اِلٰـہَ اِلَّا اللّٰہُ اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ نَسْئَلُکَ الْجَنَّةَ وَنَعُوْذُ بِکَ مِنَ النَّارِ۔ اَللّٰھُمَّ اِنَّکَ عَفُوٌّ تُحِبُّ الْعَفْوَ فَاعْفُ عَنَّا یَا کَرِیْمُ۔ اور رمضان میں اعتکاف بھی مسنون ہے۔ عید

کے بعد چھ روزے مسلسل رہنا بھی مسنون ہے۔

دونوں عید اور ۱۱، ۱۲، ۱۳/ ذی الحجہ کو جملہ پانچ دن روزہ رکھنا حرام ہے۔

مسنون روزے

پیر و جمعرات کے روزے۔ عرفہ نویں ذی الحجہ، نویں دسویں محرم ایام بیض (ہر ماہ کی ۱۳/۱۴/۱۵) ایام سود چاند کی ۲۸/۲۹/۳۰ کے روزے مسنون ہیں۔

(اگر انتیسویں رات کو چاند نظر آئے تو داخل شدہ مہینہ کی پہلی کا روزہ رہ کر تین یوم تکمیل کریں)۔ ماہ ذی الحجہ میں تیرہویں کا روزہ حرام ہے۔

سوالات

۱۔ روزہ میں کون کونسی باتیں فرض ہیں۔ ۲۔ روزہ کی نیت بیان کرو

۳۔ روزہ کھولنے کی نیت کیا ہے؟ ۴۔ کن باتوں سے روزہ ٹوٹ جاتا ہے؟

۵۔ مسنون روزے کونسے ہیں؟

فطرہ

عیدالفطر کی شب میں غروب آفتاب کے بعد سے اگر عید کی رات اور دن کے سوا جس کسی کے پاس فاضل اناج بچے تو اس پر فطرہ نکالنا واجب ہے۔ اگر غروب آفتاب کے بعد بچہ پیدا ہو یا نکاح کرے یا غلام خریدے تو اس کا فطرہ واجب نہیں۔ ہر شخص کے طرف سے ایک صاع اناج گیہوں، چاول جوار، کھجور وغیرہ یعنی فی کس ڈھائی کیلو کے حساب سے نکالیں۔ آٹا گھی، گوشت وغیرہ درست نہیں، فطرہ عید کی نماز سے قبل تقسیم

کرنا مستحب ہے، فطرہ کے مستحق آٹھ فریق ہیں۔(۱) فقیر (۲) مسکین (۳) زکوٰۃ وصول کرنے والے (۴) نومسلم (۵) غلام یا باندی کو آزاد کرانے کے لئے (۶) قرض دار (۷) مجاہدین (۸) مسافر۔

زکوٰۃ کا مال بنی ہاشم اور بنی مطلب یعنی سادات اور ان کے غلام پر حرام ہے چونکہ اہل بیت بزرگی کی وجہ سے بڑا درجہ رکھتے ہیں۔ یہ زکوٰۃ مال کا میل ہے۔ البتہ ان کو بطور ہدیہ، تحفہ دینا جائز ہے، اناج پر ہاتھ رکھ کر یا اشارہ کرتے ہوئے یہ نیت کریں۔

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ جَعَلْتُ هٰذَا زَکَاةُ الْفِطْرِ زَکَاةَ صَوْمِیْ وَبَدَنِیْ الْوَاجِبَةَ عَلَّی وَعَنْ تِلْزَمُنِی نَفَقَتُهُ اَللّٰهُمَّ تَقَبَّلَهَا مِنِّیْ کَمَا تَقَبَّلْهَا مِنْ حَبِیْبِکَ مُحَمَّدٍ ﷺ .
یَااَللّٰهُمَّ اِنَّ هٰذَازَکَاةَ بَدَنِیْ.

سوالات

۱ فطرہ کب واجب ہوتا ہے اور کتنا دیا جائے اور فطرہ کے مستحق کون کون لوگ ہیں؟
۲ فطرہ کی نیت کیا ہے؟ ۳ فطرہ کن لوگوں کو نہیں دینا چاہیے؟

عقیقہ

عقیقہ سنت مؤکدہ ہے۔ جب بچہ پیدا ہوتو اسے غسل دے کر کوئی بزرگ اس کے دائیں کان میں اذان اور بائیں کان میں اقامت کہے اور کھجور چبا کر یا شہد چٹائیں اور ساتویں روز بال منڈوا کر اس کے ہم وزن سونا یا چاندی خیرات کریں اور پیدائش سے ساتویں روز تک ختنہ کرنا سنت ہے اور بالغ ہونے کے بعد ختنہ کرنا واجب ہے اور ساتویں

دن بہتر نام رکھیں۔ مثلاً عبداللہ، عبدالرحمٰن اور محمد۔ احمد کی بہت فضیلت آئی ہے۔ امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے لڑکے کا نام محمد رکھ کر فرمایا کہ سب ناموں میں محبوب تر نام میں نے رکھا ہے اور ابوالقاسم جو نبی کریم ﷺ کی کنیت ہے یہ نام رکھنا حرام ہے۔ ایسا ہی لڑکی کا نام بھی اچھے رکھا جائے۔ پھر ساتویں دن لڑکے کی طرف سے دو بکرے اور لڑکی کی طرف سے ایک بکرا بہ نیت عقیقہ ذبح کریں اونٹ یا گائے کا ساتواں حصہ ایک بکرے کے برابر ہے اگر گائے یا اونٹ ہو تو تین لڑکے اور ایک لڑکی کا عقیقہ ادا ہوگا جس کے جملہ سات حصے ہوتے ہیں۔ اگر ساتویں دن نہ ہوسکے تو بچہ بالغ ہونے تک بھی کرنا جائز ہے۔ اگر سات دن کے قبل بچہ مرجائے تو بھی عقیقہ کیا جائے اور مسنون ہے کہ سورج طلوع ہوتے وقت بکرا ذبح کرے۔ بِسْمِ اللّٰهِ اَللّٰهُ اَکْبَرُ اَللّٰهُمَّ هٰذِهِ مِنْکَ وَاِلَیْکَ اَللّٰهُمَّ هٰذِهِ عَقِیْقَةُ مِنْ فَلاَنِ۔ بچہ کا نام لیں اور افضل ہے کہ ہڈیوں کو جوڑوں سے الگ کریں اور اس گوشت میں تھوڑا شہد یا کشمش ملا کر پکائیں۔ فقیروں اور مسکینوں کو پہنچائیں۔ دعوت دینے سے بھیجنا افضل ہے۔ ہڈیوں کو گوشت سے الگ کرکے گاڑ دیں اور خود بھی کھانا درست ہے۔

سوالات

۱ عقیقہ کا کیا حکم ہے۔ ۲ لڑکے اور لڑکی کے حکم میں کیا فرق ہے؟
۳ ذبح کا طریقہ کیا ہے۔ نیت اور کیا دعا پڑھیں؟

قربانی

جس شخص کے پاس اپنے اور اپنے متعلقین کے عید اور تین دنوں کی غذا کی قیمت

سے فاضل ہوتو قربانی سنت مؤکدہ ہے۔ ایک شخص کی طرف سے ایک سال کا دنبہ یا مینڈھا دوسال کا بکرا یا بکری۔ اور سات آدمی کی طرف سے دوسال کی ایک گائے یا بیل اور پانچ سال کا اونٹ دینا چاہیے۔ کم عمر کے جانور نہ ہوں۔ اگر مرحوم نے کسی شخص کو وصیت کی ہو تو مرحوم کی طرف سے قربانی کرنا واجب ہے ورنہ نہیں۔ اور قربانی کے لیے عیب دار جانور نہ ہوں مثلاً لنگڑا، دم کٹا ہوا، نہایت دبلا، اندھا نہ ہو، اگر سینگ ٹوٹا ہوا ہو اور خصی ہو تو درست ہے۔ بہرحال جانور بے عیب ہونا چاہیے۔ اور قربانی کا وقت عید کے دن طلوع آفتاب کے ایک گھنٹہ بعد سے تیرہویں ذی الحجہ کی مغرب تک ہے۔ قربانی رات کو مکروہ ہے۔ اور قربانی کے وقت عیدین کی تکبیریں اور درود پڑھیں اور خود ذبح کرے یا کسی کو ذبح کرنے کے لیے کہے مگر خود بھی وہاں حاضر رہے۔ اور بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُمَّ هٰذِهٖ مِنْكَ وَاِلَيْكَ فَتَقَبَّلْ مِنِّيْ یا فَتَقَبَّلْ مِنْ فُلَانٍ. (جس کی طرف سے قربانی ہو اس کا نام لیں) اور قربانی دینے والے کو پہلی ذی الحجہ سے قربانی تک اپنے ناخن یا بال نکالنا مکروہ ہے۔ بہتر یہ ہے کہ قربانی کا گوشت تھوڑا خود رکھے باقی تقسیم کردے یا تین حصہ کریں، ایک خود رکھے دوسرا دوستوں و رشتہ داروں کو دیں۔ تیسرا حصہ محتاجوں کو دیں۔ قصائی کو اجرت میں چمڑا دینا درست نہیں۔

سوالات

۱ قربانی کا کیا حکم ہے؟ ۲ قربانی کا جانور کیسا ہونا چاہیے؟

۳ قربانی کا وقت کب سے کب تک ہے اور تقسیم کیسی ہونی چاہیے؟

☆☆

مختصر حالات امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ

حدیث: عَالِمُ قُرَيْشٍ يَمْلَأُ الْاَرْضَ عِلْمًا : قریش کا ایک عالم اپنے علم سے روئے زمین کو معمور کرے گا۔ اس حدیث شریف میں امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ کی طرف اشارہ ہے۔

نسب: ابو عبداللہ محمد بن ادریس بن عباس بن عثمان بن شافع۔ آپ خاندان بنی ہاشم سے ہیں اور جد سوم شافع کی نسبت سے شافعی کہلاتے ہیں، آپ کی ولادت غزہ میں ۱۵۰ھ میں ہوئی اسی سال امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ کا وصال ہوا مکہ مکرمہ میں آپ کی تعلیم ہوئی۔ سات سال کی عمر میں حافظِ قرآن ہوئے اور دس سال کی عمر میں مؤطا حفظ فرمایا مکہ میں مسلم بن خالد زنجی مفتی مکہ رحمۃ اللہ علیہ سے مدینۂ طیبہ میں حضرت امام مالک رحمۃ اللہ علیہ سے تلمذ حاصل کیا، بغداد شریف میں مذہب قدیم پر تصانیف لکھے، علامہ حموی رحمۃ اللہ علیہ نے تصانیف کی فہرست میں ۱۴۳ سے زیادہ کتابیں درج کی ہیں۔

حدیث میں سنن الشافعی، فقہ میں کتاب الام زیادہ مشہور ہیں۔ عمر کے آخری حصہ میں اجتہاد و یادِ الٰہی میں گزارا۔ ۳۰ رجب ۲۰۴ھ بروز جمعہ ۵۴ سال کی عمر میں وصال ہوا۔ مقبرہ اولاد عبدالحکم مصر میں تدفین عمل میں آئی۔

علامہ اصبہانی رحمۃ اللہ علیہ نے خواب میں نبی کریم ﷺ کی زیارت کی تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ میں نے شافعی (رحمۃ اللہ علیہ) کے لیے دعا کی، میں نے پوچھا کس لیے؟ حضور ﷺ نے فرمایا وہ ایسا درود مجھ پر پڑھا کرتے تھے جو کسی نے بھی ایسا نہ پڑھا۔ درود یہ ہے: اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ كُلَّمَا ذَكَرَهُ الذَّاكِرُوْنَ وَصَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ كُلَّمَا غَفَلَ عَنْ ذِكْرِهِ الْغَافِلُوْنَ۔ اس درود شریف کو کثرت سے پڑھیں۔